چار مفید چیزوں پر مشتمل لفظی ترجمہ

لفظ بہ لفظ ترجمہ | مکمل بامحاورہ ترجمہ | مختصر حواشی | آیات کے عنوانات

معرفۃ القرآن

علیٰ

کنز العرفان

مترجم: شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی ابو الصالح محمد قاسم قادری مدظلہ العالی

عَمَّ

30

آیات: 40 — رکوع: 02

سُوْرَةُ النَّبَاٰ مَكِّيَّة

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بِسۡمِ	اللّٰہِ	الرَّحۡمٰنِ	الرَّحِیۡمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

قیامت کے بارے میں سوال کرنے والوں کی تنبیہ

عَمَّ یَتَسَآءَلُوۡنَ ۚ﴿۱﴾ عَنِ النَّبَاِ الۡعَظِیۡمِ ۙ﴿۲﴾ الَّذِیۡ ہُمۡ فِیۡہِ

عَمَّ (1)	یَتَسَآءَلُوۡنَ ﴿۱﴾ (2)	عَنِ النَّبَاِ الۡعَظِیۡمِ ﴿۲﴾ (3)	الَّذِیۡ ہُمۡ فِیۡہِ
کس چیز کے بارے میں	لوگ آپس میں سوال کر رہے ہیں	بڑی خبر سے متعلق	جس میں وہ

لوگ آپس میں کس چیز کے بارے میں سوال کر رہے ہیں؟ ○ بڑی خبر کے متعلق ○ جس میں

مُخۡتَلِفُوۡنَ ؕ﴿۳﴾ کَلَّا سَیَعۡلَمُوۡنَ ۙ﴿۴﴾ ثُمَّ کَلَّا

مُخۡتَلِفُوۡنَ ﴿۳﴾	کَلَّا	سَیَعۡلَمُوۡنَ ﴿۴﴾	ثُمَّ	کَلَّا
اختلاف کرتے (ہیں)	خبردار	عنقریب وہ جان جائیں گے	پھر	خبردار

انہیں اختلاف ہے ○ خبردار! وہ جلد جان جائیں گے ○ پھر خبردار!

کائنات میں قدرتِ الٰہی کے آثار

سَیَعۡلَمُوۡنَ ﴿۵﴾ اَلَمۡ نَجۡعَلِ الۡاَرۡضَ مِہٰدًا ۙ﴿۶﴾ وَّ

سَیَعۡلَمُوۡنَ ﴿۵﴾	اَلَمۡ نَجۡعَلِ	الۡاَرۡضَ	مِہٰدًا ﴿۶﴾	وَّ
عنقریب وہ جان جائیں گے	کیا ہم نے نہ بنایا	زمین (کو)	بچھونا	اور

وہ جلد جان جائیں گے ○ کیا ہم نے زمین کو بچھونا نہ بنایا؟ ○ اور

1 ...... اللہ تعالیٰ پر کوئی چیز بھی پوشیدہ نہیں، یہاں اس بات کے عظیم الشان ہونے کی وجہ سے اسے استفہام کے پیرائے میں بیان فرمایا گیا ہے۔ 2 ...... جب حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کفارِ مکہ کو توحید کی دعوت اور مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کی خبر دی اور قرآنِ کریم انہیں سنایا تو وہ گفتگو کرتے ہوئے ایک دوسرے سے پوچھنے لگے کہ محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کیسا دین لائے ہیں؟ ان کی اس باہمی گفتگو کو یہاں بیان کیا گیا ہے۔ 3 ...... بڑی خبر سے مراد قرآن پاک ہے اور اس میں کفار کا اختلاف یہ تھا کہ کوئی قرآن پاک کو جادو، کوئی شعر، کوئی کہانت کہتا تھا۔ یا، بڑی خبر سے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت اور

الْجِبَالَ اَوْتَادًا ۝۷ وَّ خَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ۝۸ وَّ

الْجِبَالَ	اَوْتَادًا ۝۷	وَّ	خَلَقْنٰكُمْ	اَزْوَاجًا ۝۸	وَّ
پہاڑوں (کو)	میخیں	اور	ہم نے پیدا کیا تمہیں	جوڑے	اور

پہاڑوں کو میخیں ○ اور ہم نے تمہیں جوڑے پیدا کیا ○ اور

جَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۝۹ وَّ جَعَلْنَا الَّیْلَ

جَعَلْنَا	نَوْمَكُمْ	سُبَاتًا ۝۹	وَّ	جَعَلْنَا	الَّیْلَ
بنایا	تمہاری نیند (کو)	سکون وراحت	اور	ہم نے بنایا	رات (کو)

تمہاری نیند کو آرام کا ذریعہ بنایا ○ اور رات کو ڈھانپ دینے والی

لِبَاسًا ۝۱۰ وَّ جَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۝۱۱ وَّ بَنَیْنَا

لِبَاسًا ۝۱۰	وَّ	جَعَلْنَا	النَّهَارَ	مَعَاشًا ۝۱۱	وَّ	بَنَیْنَا
چھپا دینے والی	اور	بنایا	دن (کو)	روزی کمانے کا وقت	اور	ہم نے بنائے

بنایا ○ اور دن کو روزی کمانے کا وقت بنایا ○ اور تمہارے اوپر

فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ۝۱۲ وَّ جَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۝۱۳

فَوْقَكُمْ	سَبْعًا شِدَادًا ۝۱۲	وَّ	جَعَلْنَا	سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۝۱۳
تمہارے اوپر	سات مضبوط (آسمان)	اور	بنایا	ایک نہایت چمکتا چراغ (یعنی سورج)

سات مضبوط آسمان بنائے ○ اور ایک نہایت چمکتا چراغ (سورج) بنایا ○

وَّ اَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ۝۱۴ لِّنُخْرِجَ

وَّ	اَنْزَلْنَا	مِنَ الْمُعْصِرٰتِ	مَآءً ثَجَّاجًا ۝۱۴	لِّنُخْرِجَ
اور	ہم نے اتارا	نچوڑنے والیوں (یعنی بدلیوں) سے	زوردار پانی	تاکہ ہم نکالیں

اور بدلیوں سے زوردار پانی اتارا ○ تاکہ اس کے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) آپ کا دین مراد ہے اور اس میں اختلاف یوں تھا کہ کوئی کافر حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جادوگر، کوئی شاعر اور کوئی کاہن کہتا تھا۔

قیامت کا وقت اور ہولناک مناظر

بِهٖ حَبًّا وَّ نَبَاتًا ﴿١٥﴾ وَّ جَنّٰتٍ اَلْفَافًا ﴿١٦﴾ اِنَّ

بِهٖ	حَبًّا	وَّ	نَبَاتًا ﴿١٥﴾	وَّ	جَنّٰتٍ اَلْفَافًا ﴿١٦﴾	اِنَّ
اس کے ذریعے	اناج	اور	سبزہ	اور	گھنے باغات	بیشک

ذریعے اناج اور سبزہ نکالیں ○ اور گھنے باغات ○ بیشک

یَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِیْقَاتًا ﴿١٧﴾ یَّوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ

یَوْمَ الْفَصْلِ	كَانَ	مِیْقَاتًا ﴿١٧﴾	یَّوْمَ	یُنْفَخُ	فِی الصُّوْرِ (1)
فیصلے کا دن	ہے	ایک مقرر وقت	(جس) دن	پھونک ماری جائے گی	صور میں

فیصلے کا دن ایک مقرر وقت ہے ○ جس دن صور میں پھونک ماری جائے گی

فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ﴿١٨﴾ وَّ فُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ﴿١٩﴾

فَتَاْتُوْنَ	اَفْوَاجًا ﴿١٨﴾	وَّ	فُتِحَتِ	السَّمَآءُ	فَكَانَتْ	اَبْوَابًا ﴿١٩﴾
تو تم چلے آؤ گے	فوج در فوج	اور	کھول دیا جائے گا	آسمان	تو وہ ہو جائے گا	دروازے

تو تم فوج در فوج چلے آؤ گے ○ اور آسمان کھول دیا جائے گا تو وہ دروازے بن جائے گا ○

وَّ سُیِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ﴿٢٠﴾

وَّ	سُیِّرَتِ	الْجِبَالُ	فَكَانَتْ	سَرَابًا ﴿٢٠﴾
اور	چلائے جائیں گے	پہاڑ	تو وہ ہو جائیں گے	دور سے پانی کا دھوکا دینے والی باریک چمکتی ریت (کی طرح)

اور پہاڑ چلائے جائیں گے تو وہ ایسے ہو جائیں گے جیسے باریک چمکتی ہوئی ریت جو دور سے پانی کا دھوکا دیتی ہے ○

باغیوں اور سرکشوں کا انجام اور اس کا سبب

اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ﴿٢١﴾ لِّلطّٰغِیْنَ مَاٰبًا ﴿٢٢﴾

اِنَّ	جَهَنَّمَ	كَانَتْ	مِرْصَادًا ﴿٢١﴾ (2)	لِّلطّٰغِیْنَ	مَاٰبًا ﴿٢٢﴾
بیشک	جہنم	ہے	تاک (میں)	سرکشوں کے لئے	ٹھکانہ (ہے)

بیشک جہنم تاک میں ہے ○ سرکشوں کے لئے ٹھکانہ ہے ○

1 ...... یہاں دوسری بار صور میں پھونک مارے جانے کا ذکر ہے۔

2 ...... مفسرین نے اس آیت کے مختلف معنی بیان کیے ہیں (1) جہنم کافروں کی منتظر اور ان کی طلبگار ہے۔ (2) جہنم کے فرشتے کفار کے انتظار میں ہیں۔ (3) جہنم ایک گزرگاہ ہے اور کوئی بھی اس پر سے گزرے بغیر جنت تک نہیں پہنچ سکتا۔

لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا ﴿۲۳﴾ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا

لّٰبِثِيْنَ	فِيْهَآ	اَحْقَابًا ﴿۲۳﴾	لَا يَذُوْقُوْنَ	فِيْهَا	بَرْدًا (1)
رہنے والے (ہوں گے)	اس میں	مدتوں	وہ نہیں چکھیں گے	اس میں	ٹھنڈک

اس میں مدتوں رہیں گے ○ اس میں کسی طرح کی ٹھنڈک کا مزہ نہ چکھیں گے

وَّلَا شَرَابًا ﴿۲۴﴾ اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا ﴿۲۵﴾ جَزَآءً

وَّ	لَا	شَرَابًا ﴿۲۴﴾	اِلَّا	حَمِيْمًا	وَّ	غَسَّاقًا ﴿۲۵﴾	جَزَآءً
اور	نہ	کوئی پینے کی چیز	مگر	کھولتا پانی	اور	دوزخیوں کی پیپ	بدلہ (ہوگا)

اور نہ کچھ پینے کو ○ مگر کھولتا پانی اور دوزخیوں کی پیپ ○ برابر

وِّفَاقًا ﴿۲۶﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا ﴿۲۷﴾ وَّ

وِّفَاقًا ﴿۲۶﴾ (2)	اِنَّهُمْ	كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ	حِسَابًا ﴿۲۷﴾	وَّ
(ان کے عمل کے) مطابق	بیشک وہ	امید (یا) خوف نہیں رکھتے تھے	حساب ہونے (کا)	اور

بدلہ ہوگا ○ بیشک وہ حساب کا خوف نہ رکھتے تھے ○ اور

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا ﴿۲۸﴾ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ

كَذَّبُوْا	بِاٰيٰتِنَا	كِذَّابًا ﴿۲۸﴾	وَ	كُلَّ شَيْءٍ	اَحْصَيْنٰهُ
انہوں نے جھٹلایا	ہماری آیتوں کو	بہت جھٹلانا	اور	ہر چیز	ہم نے شمار کر رکھا ہے اسے

انہوں نے ہماری آیتوں کو بہت زیادہ جھٹلایا ○ اور ہم نے ہر چیز لکھ کر

كِتٰبًا ﴿۲۹﴾ فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ﴿۳۰﴾ ع اِنَّ

كِتٰبًا ﴿۲۹﴾	فَذُوْقُوْا	فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ	اِلَّا	عَذَابًا ﴿۳۰﴾	اِنَّ
لکھ (کر)	تو تم چکھو	پس ہم زیادہ نہیں کریں گے تمہیں	مگر	عذاب (میں)	بیشک

شمار کر رکھی ہے ○ تو اب چکھو تو ہم تمہارے عذاب ہی کو بڑھائیں گے ○ بیشک

متقین کا صلہ اور صفاتِ باری تعالیٰ

-ع-

1 ...... سرکش لوگ جہنم میں کسی طرح کی ایسی ٹھنڈک محسوس نہ کریں گے جس سے انہیں راحت نصیب ہو اور جہنم کی گرمی سے سکون ملے اور نہ جہنم کے کھولتے ہوئے پانی اور جہنمیوں کی پیپ کے علاوہ انہیں کچھ پینے کو ملے گا۔

2 ...... یعنی جیسے عمل ہوں گے ویسی جزا ملے گی اور چونکہ کفر سے بدترین کوئی جرم نہیں ہے اس لئے سب سے سخت عذاب بھی کفار کو ہوگا۔

لِلْمُتَّقِیْنَ مَفَازًا ﴿۳۱﴾ حَدَآىِٕقَ وَ اَعْنَابًا ﴿۳۲﴾ وَّ كَوَاعِبَ

لِلْمُتَّقِیْنَ	مَفَازًا ﴿۳۱﴾ [1]	حَدَآىِٕقَ	وَ	اَعْنَابًا ﴿۳۲﴾	وَّ	كَوَاعِبَ
ڈرنے والوں کے لئے	کامیابی کی جگہ (ہے)	باغات	اور	انگور (ہیں)	اور	اٹھتے جوبن والیاں

ڈر والوں کے لئے کامیابی کی جگہ ہے ○ باغات اور انگور ہیں ○ اور اٹھتے جوبن والیاں

اَتْرَابًا ﴿۳۳﴾ وَّ كَاْسًا دِهَاقًا ﴿۳۴﴾ لَا یَسْمَعُوْنَ فِیْهَا لَغْوًا وَّ

اَتْرَابًا ﴿۳۳﴾	وَّ	كَاْسًا دِهَاقًا ﴿۳۴﴾	لَا یَسْمَعُوْنَ	فِیْهَا	لَغْوًا	وَّ
ایک عمر (کی بیویاں ہیں)	اور	چھلکتا جام (ہے)	وہ نہیں سنیں گے	اس (جنت) میں	کوئی بیہودہ بات	اور

جو ایک عمر کی ہیں ○ اور چھلکتا جام ہے ○ وہ جنت میں نہ کوئی بیہودہ بات سنیں گے اور

لَا كِذّٰبًا ﴿۳۵﴾ جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ﴿۳۶﴾

لَا	كِذّٰبًا ﴿۳۵﴾	جَزَآءً	مِّنْ رَّبِّكَ	عَطَآءً حِسَابًا ﴿۳۶﴾
نہ	ایک دوسرے کو جھٹلانا	(یہ) بدلہ (ہے)	تمہارے رب کی طرف سے	نہایت کافی عطا

نہ ایک دوسرے کو جھٹلانا ○ (یہ) بدلہ ہے تمہارے رب کی طرف سے نہایت کافی عطا ○

رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَیْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ

رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	وَ	مَا	بَیْنَهُمَا	الرَّحْمٰنِ
آسمانوں اور زمین کا رب	اور	جو کچھ	ان دونوں کے درمیان (ہے)	نہایت رحم فرمانے والا (ہے)

وہ جو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا رب ہے، نہایت رحم فرمانے والا ہے،

روزِ قیامت عظمت و جلالِ الٰہی کا حال

لَا یَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ﴿۳۷﴾ یَوْمَ یَقُوْمُ الرُّوْحُ وَ

لَا یَمْلِكُوْنَ	مِنْهُ	خِطَابًا ﴿۳۷﴾ [2]	یَوْمَ	یَقُوْمُ	الرُّوْحُ	وَ
لوگ اختیار نہ رکھیں گے	اس سے	بات کرنے (کا)	(جس) دن	کھڑا ہو گا	جبریل	اور

لوگ اس سے بات کرنے کا اختیار نہ رکھیں گے ○ جس دن جبریل اور سب فرشتے

1 ...... اصل کامیاب وہ نہیں جو دنیا میں کامیابی پالے بلکہ حقیقی کامیاب وہ ہے جو قیامت کے دن جنت حاصل کرلے۔ لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ ایسے اعمال کرے جس سے دنیا میں بھی سرخرو ہو اور آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت سے جنت اور اس کی اَبدی نعمتیں حاصل کرلے۔ 2 ...... قیامت کے دن لوگ اللہ تعالیٰ کے جلال اور خوف کی وجہ سے اس سے مصیبت دور کرنے اور عذاب اٹھادینے کی بات کرنے کا اختیار نہ رکھیں گے، البتہ جسے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ نے کلام کرنے یا شفاعت کرنے کی اجازت دی ہو اور اس نے دنیا میں ٹھیک بات کہی ہو اور اُسی کے مطابق عمل کیا ہو تو وہ بارگاہِ الٰہی میں کلام کرسکے گا۔

الْمَلٰٓىٕكَةُ صَفًّا ۗۤ لَّا یَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ

الْمَلٰٓىٕكَةُ	صَفًّا	لَّا یَتَكَلَّمُوْنَ	اِلَّا	مَنْ اَذِنَ لَهُ
فرشتے	صف بنائے ہوئے	لوگ کلام نہ کرسکیں گے	مگر	(وہی) جس کو اجازت دی

صفیں بنائے کھڑے ہوں گے۔ کوئی نہ بول سکے گا مگر وہی جسے رحمٰن نے

الرَّحْمٰنُ وَ قَالَ صَوَابًا ﴿۳۸﴾ ذٰلِكَ الْیَوْمُ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ

الرَّحْمٰنُ	وَ	قَالَ	صَوَابًا ﴿۳۸﴾ (1)	ذٰلِكَ	الْیَوْمُ الْحَقُّ	فَمَنْ
رحمٰن (نے)	اور	اس نے کہی	ٹھیک بات	وہ	سچا دن (ہے)	تو جو

اجازت دی ہو اور اس نے ٹھیک بات کہی ہو ○ وہ سچا دن ہے، اب جو

شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ﴿۳۹﴾ اِنَّاۤ اَنْذَرْنٰكُمْ

شَآءَ	اتَّخَذَ	اِلٰى رَبِّهٖ	مَاٰبًا ﴿۳۹﴾	اِنَّاۤ	اَنْذَرْنٰكُمْ
چاہے	بنالے	اپنے رب کی طرف	راستہ	بیشک	ہم ڈرا چکے تمہیں

چاہے اپنے رب کی طرف راہ بنالے ○ بیشک ہم تمہیں ایک قریب آئے ہوئے عذاب سے

عَذَابًا قَرِیْبًا ۚۖ یَّوْمَ یَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ

عَذَابًا قَرِیْبًا (2)	یَّوْمَ	یَنْظُرُ	الْمَرْءُ	مَا	قَدَّمَتْ
نزدیک آنے والے عذاب (سے)	(جس) دن	دیکھے گا	آدمی	جو کچھ	آگے بھیجا

ڈرا چکے جس دن آدمی وہ دیکھے گا جو اس کے ہاتھوں نے

یَدٰهُ وَ یَقُوْلُ الْكٰفِرُ یٰلَیْتَنِیْ كُنْتُ تُرٰبًا ﴿۴۰﴾ ع

یَدٰهُ	وَ	یَقُوْلُ	الْكٰفِرُ	یٰلَیْتَنِیْ	كُنْتُ	تُرٰبًا ﴿۴۰﴾
اس کے ہاتھوں (نے)	اور	کہے گا	کافر	اے کاش	میں ہو جاتا	مٹی

آگے بھیجا اور کافر کہے گا: اے کاش کہ میں کسی طرح مٹی ہو جاتا ○

قیامت کی ہیبت اور کافر کی اس دن حسرت

ع ۲

1 ...... بعض مفسرین کے نزدیک ٹھیک بات سے کلمۂ طیبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مراد ہے۔

2 ...... قریب آئے ہوئے عذاب سے مراد روزِ قیامت کا عذاب ہے اور اس کا آنا چونکہ یقینی اور حتمی ہے اس لئے یہ گویا کہ قریب ہے۔

آیات:46 — رکوع:02

سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ﴿١﴾ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ﴿٢﴾

وَالنّٰزِعٰتِ (1)	غَرْقًا ﴿١﴾	وَّالنّٰشِطٰتِ (2)	نَشْطًا ﴿٢﴾
کھینچنے والوں کی قسم	سختی سے کھینچنا	اور نرمی سے بند کھولنے والوں (کی)	نرمی سے بند کھولنا

سختی سے جان کھینچنے والوں کی قسم ○ اور نرمی سے بند کھولنے والوں کی ○

وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ﴿٣﴾ فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ﴿٤﴾

وَّالسّٰبِحٰتِ	سَبْحًا ﴿٣﴾	فَالسّٰبِقٰتِ (3)	سَبْقًا ﴿٤﴾
اور آسانی سے تیرنے والوں (کی)	آسانی سے تیرنا	پھر آگے بڑھنے والوں (کی)	آگے بڑھنا

اور آسانی سے تیرنے والوں کی ○ پھر آگے بڑھنے والوں کی ○

فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ﴿٥﴾ يَوْمَ تَرْجُفُ

فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ﴿٥﴾ (4)	يَوْمَ	تَرْجُفُ
پھر کام کی تدبیر کرنے والوں (کی، اے کافرو! تم پر قیامت ضرور آئے گی)	(جس) دن	تھرتھرائے گی

پھر کائنات کا نظام چلانے والوں کی (اے کافرو! تم پر قیامت ضرور آئے گی) ○ جس دن تھرتھرانے والی

مختلف قسموں کے ساتھ قیامت کے مناظر کا بیان

وقف لازم

1 ...... یہاں ان فرشتوں کی قسم ارشاد فرمائی گئی ہے جو کافروں کے جسموں سے ان کی روح سختی سے کھینچ کر نکالتے ہیں۔ 2 ...... یہاں ان فرشتوں کی قسم ارشاد فرمائی گئی ہے جو مومنوں کے جسموں سے ان کی روحیں نرمی سے قبض کرتے ہیں۔ 3 ...... یعنی ان فرشتوں کی قسم جن کا وصف یہ ہے کہ وہ اپنی اس خدمت پر جلد پہنچتے ہیں جس پر وہ مقرر ہیں۔ 4 ...... اللہ تعالیٰ کی قدرت تو یہ ہے کہ ہر چھوٹا بڑا کام کسی وسیلے کے بغیر خود اسی کے حکم سے ہو جائے، لیکن قانون یہ ہے کہ کام وسیلے کے ذریعے ہو کیونکہ دنیا کا ہر کام کائنات کا نظام چلانے پر مقرر فرشتوں کے سپرد ہے۔

الرَّاجِفَةُ ۙ﴿۶﴾ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ؕ﴿۷﴾ قُلُوْبٌ يَّوْمَىٕذٍ وَّاجِفَةٌ ۙ﴿۸﴾					
الرَّاجِفَةُ ﴿۶﴾ (1)	تَتْبَعُهَا	الرَّادِفَةُ ﴿۷﴾ (2)	قُلُوْبٌ	يَّوْمَىٕذٍ	وَّاجِفَةٌ ﴿۸﴾
تھرتھرانے والی	پیچھے آئے گی اس کے	پیچھے آنے والی	دل	اس دن	لرز رہے (ہوں گے)
تھرتھرائے گی ○ اس کے پیچھے آئے گی پیچھے آنے والی ○ دل اس دن خوفزدہ ہوں گے ○					

اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۘ﴿۹﴾ يَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ				
اَبْصَارُهَا	خَاشِعَةٌ ﴿۹﴾	يَقُوْلُوْنَ	ءَاِنَّا	لَمَرْدُوْدُوْنَ
ان کی آنکھیں	جھکی ہوئی (ہوں گی)	کافر کہتے ہیں	کیا بیشک ہم	ضرور لوٹائے جائیں گے
ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی ○ کافر کہتے ہیں: کیا بیشک ہم ضرور پھر الٹے پاؤں				

فِي الْحَافِرَةِ ؕ﴿۱۰﴾ ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ؕ﴿۱۱﴾ قَالُوْا				
فِي الْحَافِرَةِ ﴿۱۰﴾	ءَاِذَا	كُنَّا	عِظَامًا نَّخِرَةً ﴿۱۱﴾	قَالُوْا
پہلی حالت میں	کیا جب	ہم ہو جائیں گے	گلی ہوئی ہڈیاں	انہوں نے کہا
پلٹیں گے ○ کیا اس وقت جب ہم گلی ہڈیاں ہو جائیں گے ؟ ○ کہنے لگے:				

تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۘ﴿۱۲﴾ فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ۙ﴿۱۳﴾ فَاِذَا					
تِلْكَ	اِذًا	كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ﴿۱۲﴾	فَاِنَّمَا هِيَ	زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ﴿۱۳﴾ (3)	فَاِذَا
یہ (پلٹنا)	اس وقت	نقصان کا پلٹنا (ہے)	تو وہ صرف	ایک جھڑکنا (ہی ہے)	تو اسی وقت
جب تو یہ پلٹنا نقصان کا پلٹنا ہے ○ تو وہ (پھونک) تو ایک جھڑکنا ہی ہے ○ تو فوراً					

هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ؕ﴿۱۴﴾ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ۘ﴿۱۵﴾ اِذْ					
هُمْ	بِالسَّاهِرَةِ ﴿۱۴﴾	هَلْ	اَتٰىكَ	حَدِيْثُ مُوْسٰى ﴿۱۵﴾	اِذْ
وہ	کھلے میدان میں (ہوں گے)	کیا	تمہارے پاس آئی	موسیٰ کی خبر	جب
وہ کھلے میدان میں آپڑے ہوں گے ○ کیا تمہیں موسیٰ کی خبر آئی ○ جب					

قیامت کے دن کافروں کی حالت اور ان کا جواب

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور فرعون کے متعدد واقعات

وقف لازم

وقف لازم

وقف لازم

1 ......اس سے مراد صور میں ماری جانے والی پہلی پھونک کا وقت ہے، جس دن یہ پھونک ماری جائے گی اس دن زمین اور پہاڑ شدید حرکت کرنے لگیں گے، انتہائی سخت زلزلہ آجائے گا اور تمام مخلوق مر جائے گی۔

2 ......اس سے مراد صور میں ماری جانے والی دوسری پھونک ہے۔ اس پھونک کے بعد ہر چیز حکمِ الٰہی سے زندہ ہو جائے گی۔

3 ......یعنی صور میں ماری جانے والی دوسری پھونک صرف ایک ہولناک آواز ہو گی۔

نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿١٦﴾ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ

نَادٰىهُ	رَبُّهٗ	بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿١٦﴾ (1)	اِذْهَبْ	اِلٰى فِرْعَوْنَ
ندا فرمائی اسے	اس کے رب (نے)	پاک وادی طویٰ میں	(فرمایا کہ) تو جا	فرعون کی طرف

اسے اس کے رب نے پاک جنگل طویٰ میں ندا فرمائی ○ (فرمایا) کہ فرعون کے پاس جا،

اِنَّهٗ طَغٰى ﴿١٧﴾ فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰۤى اَنْ

اِنَّهٗ	طَغٰى ﴿١٧﴾	فَقُلْ	هَلْ	لَّكَ	اِلٰۤى	اَنْ
بیشک وہ	سرکش ہوچکا	پس تو کہہ (اس سے)	کیا	تجھے (رغبت ہے)	(اس بات) کی طرف	کہ

بیشک وہ سرکش ہوگیا ہے ○ تو اس سے کہہ: کیا تجھے اس بات کی طرف کوئی رغبت ہے کہ

تَزَكّٰى ﴿١٨﴾ وَ اَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ﴿١٩﴾ فَاَرٰىهُ

تَزَكّٰى ﴿١٨﴾	وَ	اَهْدِيَكَ	اِلٰى رَبِّكَ	فَتَخْشٰى ﴿١٩﴾	فَاَرٰىهُ
تو پاکیزہ ہو جائے	اور	میں رہنمائی کروں تیری	تیرے رب کی طرف	تو تو ڈرے	پھر موسیٰ نے دکھائی اسے

تو پاکیزہ ہو جائے ؟ ○ اور یہ کہ میں تجھے تیرے رب کی طرف راہ بتاؤں تو تو ڈرے ○ پھر موسیٰ نے اسے

الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ﴿٢٠﴾ فَكَذَّبَ وَعَصٰى ﴿٢١﴾ ثُمَّ اَدْبَرَ

الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ﴿٢٠﴾ (2)	فَكَذَّبَ	وَ	عَصٰى ﴿٢١﴾	ثُمَّ	اَدْبَرَ
بہت بڑی نشانی	تو اس نے جھٹلایا	اور	نافرمانی کی	پھر	اس نے پیٹھ پھیر دی

بہت بڑی نشانی دکھائی ○ تو اس نے جھٹلایا اور نافرمانی کی ○ پھر اس نے (مقابلے کی)

يَسْعٰى ﴿٢٢﴾ فَحَشَرَ فَنَادٰى ﴿٢٣﴾ فَقَالَ اَنَا

يَسْعٰى ﴿٢٢﴾	فَحَشَرَ	فَنَادٰى ﴿٢٣﴾	فَقَالَ	اَنَا
(مقابلے کی) کوشش کرتے ہوئے	تو اس نے جمع کیا (لوگوں کو)	پھر پکارا	پھر بولا	میں

کوشش کرتے ہوئے پیٹھ پھیر دی ○ تو (لوگوں کو) جمع کیا پھر پکارا ○ پھر بولا: میں

1 ...... یہ جنگل ملک شام میں طور پہاڑ کے قریب واقع ہے۔

2 ...... بڑی نشانی سے عصا کے سانپ بن جانے یا ہاتھ روشن ہونے کا معجزہ مراد ہے۔

رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ﴿٢٤﴾ فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَ الْاُوْلٰى ﴿٢٥﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ﴿٢٤﴾	فَاَخَذَهُ	اللّٰهُ	نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَ الْاُوْلٰى ﴿٢٥﴾	اِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ
تمہارا سب سے اعلیٰ رب (ہوں)	تو پکڑ لیا اسے	اللہ (نے)	دنیا اور آخرت کے عذاب (میں)	بیشک	اس میں

تمہارا سب سے اعلیٰ رب ہوں ○ تو اللہ نے اسے دنیا و آخرت دونوں کے عذاب میں پکڑا ○ بیشک اس میں

لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ﴿٢٦﴾ ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ

ع ٢٦/٣

لَعِبْرَةً	لِّمَنْ	يَّخْشٰى ﴿٢٦﴾	ءَاَنْتُمْ	اَشَدُّ	خَلْقًا	اَمِ
ضرور عبرت (ہے)	(اس) کیلئے جو	ڈرتا ہے	کیا (تمہارے نزدیک) تم	زیادہ مشکل (ہو)	بنانے (میں)	یا

ڈرنے والے کے لئے عبرت ہے ○ کیا (تمہاری سمجھ کے مطابق) تمہارا بنانا مشکل ہے یا

دوبارہ زندہ کرنے پر قدرتِ الٰہی کے دلائل

السَّمَآءُ ؕ بَنٰىهَا ﴿٢٧﴾ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ﴿٢٨﴾ وَ اَغْطَشَ

السَّمَآءُ	بَنٰىهَا ﴿٢٧﴾	رَفَعَ	سَمْكَهَا	فَسَوّٰىهَا ﴿٢٨﴾	وَ	اَغْطَشَ
آسمان	اللہ نے بنایا اسے	اونچی کی	اس کی چھت	پھر ٹھیک کیا اسے	اور	تاریک کیا

آسمان کا؟ اسے اللہ نے بنایا ○ اس کی چھت اونچی کی پھر اسے ٹھیک کیا ○ اور اس کی رات کو

لَيْلَهَا وَ اَخْرَجَ ضُحٰىهَا ﴿٢٩﴾ وَ الْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ

لَيْلَهَا	وَ	اَخْرَجَ	ضُحٰىهَا ﴿٢٩﴾	وَ	الْاَرْضَ	بَعْدَ ذٰلِكَ
اس کی رات (کو)	اور	ظاہر کیا	اس کے دن کی روشنی (کو)	اور	زمین (کو)	اس کے بعد

تاریک کیا اور اس کے نور کو ظاہر کیا ○ اور اس کے بعد زمین

دَحٰىهَا ﴿٣٠﴾ اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَ مَرْعٰىهَا ﴿٣١﴾ وَ الْجِبَالَ

دَحٰىهَا ﴿٣٠﴾ (1)	اَخْرَجَ	مِنْهَا	مَآءَهَا	وَ	مَرْعٰىهَا ﴿٣١﴾	وَ	الْجِبَالَ
اس نے پھیلایا اسے	نکالا	اس سے	اس کا پانی	اور	اس کا چارہ	اور	پہاڑوں (کو)

پھیلائی ○ اس میں سے اس کا پانی اور اس کا چارہ نکالا ○ اور پہاڑوں کو

(1)...... زمین آسمان سے پہلے پیدا فرما دی گئی تھی لیکن اسے پھیلایا آسمانوں کی تخلیق کے بعد گیا تھا۔

روزِ قیامت انسان اپنے اعمال یاد کرے گا

اَرْسٰىهَا ﴿٣٢﴾ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿٣٣﴾ فَاِذَا

اَرْسٰىهَا ﴿٣٢﴾	مَتَاعًا	لَّكُمْ	وَ	لِاَنْعَامِكُمْ ﴿٣٣﴾	فَاِذَا
اس نے جمادیا انہیں	فائدے (کے لئے)	تمہارے	اور	تمہارے چوپایوں کے	پھر جب

جمایا ○ تمہارے اور تمہارے چوپایوں کے فائدہ کے لئے ○ پھر جب

جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ﴿٣٤﴾ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا

جَآءَتِ	الطَّآمَّةُ	الْكُبْرٰى ﴿٣٤﴾	يَوْمَ	يَتَذَكَّرُ	الْاِنْسَانُ	مَا
آئے گی	عام مصیبت	سب سے بڑی	(اس) دن	یاد کرے گا	آدمی	جو

وہ عام سب سے بڑی مصیبت آئے گی ○ اس دن آدمی یاد کرے گا جو

روزِ قیامت جہنم کا ظہور

سَعٰى ﴿٣٥﴾ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى ﴿٣٦﴾

سَعٰى ﴿٣٥﴾ (2)	وَ	بُرِّزَتِ	الْجَحِيْمُ	لِمَنْ	يَّرٰى ﴿٣٦﴾
اس نے کوشش کی	اور	ظاہر کر دی جائے گی	جہنم	(اس) کے لئے جو	دیکھتا ہوگا

اس نے کوشش کی تھی ○ اور جہنم ہر دیکھنے والے کے لئے ظاہر کر دی جائے گی ○

سرکش اور دنیا کو آخرت پر ترجیح دینے والے کا انجام

فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ﴿٣٧﴾ وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿٣٨﴾ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ

فَاَمَّا	مَنْ	طَغٰى ﴿٣٧﴾	وَ	اٰثَرَ	الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿٣٨﴾	فَاِنَّ	الْجَحِيْمَ
تو بہر حال	جس نے	سرکشی کی	اور	ترجیح دی	دنیا کی زندگی (کو)	تو بیشک	جہنم

تو بہر حال وہ جس نے سرکشی کی ○ اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی ○ تو بیشک جہنم ہی

اللہ سے ڈرنے اور نفس کو خواہش سے روکنے والے کا صلہ

هِيَ الْمَاْوٰى ﴿٣٩﴾ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَ

هِيَ	الْمَاْوٰى ﴿٣٩﴾	وَ	اَمَّا	مَنْ	خَافَ	مَقَامَ رَبِّهٖ	وَ
وہی	(اس کا) ٹھکانہ (ہے)	اور	بہر حال	جو	ڈرا	اپنے رب کے حضور کھڑا ہونے (سے)	اور

(اس کا) ٹھکانہ ہے ○ اور رہا وہ جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرا اور

1 ...... سب سے بڑی مصیبت سے مراد دوسری بار صور میں پھونک مارنا، یا قیامت، یا وہ گھڑی مراد ہے جب اہلِ جنت کو جنت کی طرف اور اہلِ جہنم کو جہنم کی جانب چلایا جائے گا تو یہ گھڑی کفار کے لئے سب سے بڑی مصیبت ہوگی۔

2 ...... بندہ انتہائی غفلت یا طویل عرصہ گزرنے کی وجہ سے اپنے اعمال بھول چکا ہوگا اور جب وہ قیامت کے دن انہیں اپنے اعمال نامہ میں لکھا ہوا دیکھے گا تو اسے سب کیا دھرا یاد آجائے گا۔

نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ﴿۴۰﴾ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿۴۱﴾

نَهَى	النَّفْسَ	عَنِ الْهَوٰى ﴿۴۰﴾	فَاِنَّ	الْجَنَّةَ	هِيَ	الْمَاْوٰى ﴿۴۱﴾
اس نے روکا	نفس (کو)	خواہش سے	تو بیشک	جنت	وہی	ٹھکانہ (ہے)

نفس کو خواہش سے روکا ○ تو بیشک جنت ہی (اس کا) ٹھکانہ ہے ○

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ﴿۴۲﴾ فِيْمَ

يَسْـَٔلُوْنَكَ	عَنِ السَّاعَةِ	اَيَّانَ	مُرْسٰىهَا ﴿۴۲﴾	فِيْمَ
وہ پوچھتے ہیں تم سے	قیامت کے بارے	کب (ہوگا)	اس کا قائم ہونا	کس چیز میں (یعنی کیا تعلق)

تم سے قیامت کے بارے پوچھتے ہیں کہ وہ کب کے لیے ٹھہری ہوئی ہے ○ تمہارا

اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا ﴿۴۳﴾ اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا ﴿۴۴﴾ اِنَّمَاۤ اَنْتَ

اَنْتَ	مِنْ ذِكْرٰىهَا ﴿۴۳﴾ (1)	اِلٰى رَبِّكَ	مُنْتَهٰىهَا ﴿۴۴﴾	اِنَّمَاۤ اَنْتَ
تمہارا	اس کے بیان سے	تمہارے رب ہی تک	اس کی انتہا (ہے)	تم تو صرف

اس کے بیان سے کیا تعلق ؟○ تمہارے رب ہی تک اس کی انتہا ہے ○ تم تو فقط

مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰىهَا ﴿۴۵﴾ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا

مُنْذِرُ	مَنْ	يَّخْشٰىهَا ﴿۴۵﴾	كَاَنَّهُمْ	يَوْمَ	يَرَوْنَهَا
ڈرانے والے (ہو)	(اسے) جو	ڈرتا ہے اس (قیامت) سے	گویا کہ وہ	(جس) دن	دیکھیں گے اسے

اسے ڈرانے والے ہو جو اس سے ڈرے ○ گویا جس دن وہ اسے دیکھیں گے

لَمْ يَلْبَثُوْۤا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰىهَا ﴿۴۶﴾

لَمْ يَلْبَثُوْۤا	اِلَّا	عَشِيَّةً	اَوْ	ضُحٰىهَا ﴿۴۶﴾
(تو سمجھیں گے کہ دنیا میں) وہ نہ ٹھہرے تھے	مگر	ایک شام	یا	اس کے دن چڑھے کے وقت (برابر)

(تو سمجھیں گے کہ) وہ صرف ایک شام یا ایک دن چڑھے کے وقت برابر ہی ٹھہرے تھے ○

قیامت کے بارے میں سوال بے سود ہے

رکوع ۲

1 ...... یہ آیتِ مبارکہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو قیامت قائم ہونے کے وقت کا علم نہ ہونے کی دلیل نہیں بن سکتی کیونکہ یہاں جو بیان ہوا یہ اس وقت کی بات ہے جب اللہ تعالٰی نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو قیامت واقع ہونے کے وقت کا علم نہیں دیا تھا، بعد میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس کا علم دے دیا گیا تھا، جیسا کہ کثیر احادیث سے ثابت ہے، رہا حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کچھ چیزوں کی غیبی معلومات نہ بتانا تو یہ بھی اس بات کی دلیل نہیں کہ آپ کو غیب کا علم نہیں تھا کیونکہ علم ہونے کے باوجود آپ کو کچھ باتیں چھپانے کا حکم تھا۔

رکوع: 01 — آیات: 42

سُوْرَةُ عَبَسَ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

عَبَسَ وَ تَوَلّٰۤى ۙ﴿۱﴾ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ؕ﴿۲﴾

عَبَسَ (1)	وَ	تَوَلّٰۤى ﴿۱﴾	اَنْ	جَآءَهُ	الْاَعْمٰى ﴿۲﴾ (2)
اس نے تیوری چڑھائی	اور	منہ پھیرا	(اس بات پر) کہ	آیا اس کے پاس	نابینا

تیوری چڑھائی اور منہ پھیرا ○ اس بات پر کہ ان کے پاس نابینا حاضر ہوا ○

وَ مَا یُدْرِیْكَ لَعَلَّهٗ یَزَّكّٰۤى ۙ﴿۳﴾ اَوْ یَذَّكَّرُ

وَ	مَا یُدْرِیْكَ	لَعَلَّهٗ	یَزَّكّٰۤى ﴿۳﴾	اَوْ	یَذَّكَّرُ
اور	تم کیا جانو	شاید وہ (نابینا)	پاکیزہ ہو جائے	یا	وہ نصیحت حاصل کرے

اور تمہیں کیا معلوم شاید وہ پاکیزہ ہو جائے ○ یا نصیحت حاصل کرے

فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ؕ﴿۴﴾ اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ۙ﴿۵﴾ فَاَنْتَ

فَتَنْفَعَهُ	الذِّكْرٰى ﴿۴﴾	اَمَّا	مَنِ	اسْتَغْنٰى ﴿۵﴾	فَاَنْتَ
تو فائدہ دے اسے	نصیحت	بہر حال	وہ شخص جو	بے پرواہوا	تو تم

تو نصیحت اسے فائدہ دے ○ بہر حال وہ شخص جو بے پروا بنا ○ تو تم

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے متعلق اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تربیت

1 ...... اس سورت کی ابتدائی دس آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمت اور اپنی بارگاہ میں ان کی محبوبیت کا ایک پہلو بیان فرمایا ہے کہ جب نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے اجتہاد سے ایک کام کو زیادہ اہم سمجھتے ہوئے اسے دوسرے کام پر فوقیت دی اور دوسرے کام کی طرف توجہ نہ فرمائی تو اس پر اللہ تعالیٰ نے لطیف انداز میں اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تربیت فرمائی۔

2 ...... یہ نابینا حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تھے اور یہاں نابینا کہنے سے ان کی معذوری کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

لَهٗ تَصَدّٰى ؕ﴿۶﴾ وَ مَا عَلَیْكَ اَلَّا یَزَّكّٰى ؕ﴿۷﴾

لَهٗ	تَصَدّٰى ﴿۶﴾	وَ	مَا	عَلَیْكَ	اَلَّا یَزَّكّٰى ﴿۷﴾
اس کے	پیچھے پڑتے ہو	اور	نہیں	تم پر (کوئی الزام)	کہ وہ (کافر) پاکیزگی حاصل نہ کرے

اس کے پیچھے پڑتے ہو ○ اور تم پر اس بات کا کوئی الزام نہیں کہ وہ (کافر) پاکیزہ نہ ہو ○

وَ اَمَّا مَنْ جَآءَكَ یَسْعٰى ۙ﴿۸﴾ وَ هُوَ یَخْشٰى ۙ﴿۹﴾

وَ	اَمَّا	مَنْ	جَآءَكَ	یَسْعٰى ﴿۸﴾	وَ	هُوَ	یَخْشٰى ﴿۹﴾
اور	بہر حال	وہ شخص جو	آیا تمہارے پاس	دوڑتا ہوا	اور	وہ	ڈر رہا ہے

اور رہا وہ جو تمہارے حضور دوڑتا ہوا آیا ○ اور وہ ڈر رہا ہے ○

فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ۚ﴿۱۰﴾ كَلَّاۤ اِنَّهَا

فَاَنْتَ	عَنْهُ	تَلَهّٰى ﴿۱۰﴾	كَلَّاۤ	اِنَّهَا
تو تم	اس سے	بے پروائی کرتے ہو	ایسے نہیں (کریں)	بیشک یہ (آیتیں)

تو تم اسے چھوڑ کر (دوسری طرف) مشغول ہوتے ہو ○ ایسے نہیں، بیشک یہ باتیں

تَذْكِرَةٌ ۚ﴿۱۱﴾ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ۘ﴿۱۲﴾ فِیْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۙ﴿۱۳﴾

تَذْكِرَةٌ ﴿۱۱﴾	فَمَنْ	شَآءَ	ذَكَرَهٗ ﴿۱۲﴾ (1)	فِیْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ﴿۱۳﴾
نصیحت (ہیں)	تو جو	چاہے	یاد کرے اس (قرآن) کو	(وہ) عزت والے صحیفوں میں (ہے)

نصیحت ہیں ○ تو جو چاہے اسے یاد کرے ○ ان عزت والے صحیفوں میں ○

مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍۭ ۙ﴿۱۴﴾ بِاَیْدِیْ سَفَرَةٍ ۙ﴿۱۵﴾ كِرَامٍۭ

مَّرْفُوْعَةٍ	مُّطَهَّرَةٍ ﴿۱۴﴾	بِاَیْدِیْ سَفَرَةٍ ﴿۱۵﴾	كِرَامٍ
(جو) بلندی والے	پاکی والے (ہیں)	(ان) لکھنے والوں کے ہاتھوں سے (لکھے ہوئے)	(جو) معزز

جو بلندی والے پاکی والے ہیں ○ ان لکھنے والوں کے ہاتھوں سے (لکھے ہوئے) ○ جو معزز

معرفتِ قرآن

وقف لازم

1 ...... قرآنِ پاک حفظ کرنے کی بہت فضیلت ہے، حدیثِ پاک میں ہے ”اس شخص کی مثال جو قرآنِ کریم کو پڑھتا ہے یہاں تک کہ اسے ذہن نشین کر لیتا ہے تو وہ بزرگ فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور اس شخص کی مثال جو قرآنِ کریم کو پڑھے اور اسے ذہن نشین کرتے ہوئے بڑی دشواری کا سامنا ہو تو اس کے لئے دگنا ثواب ہے۔ (بخاری، ۳/۳۷۳، الحدیث: ۴۹۳۷) لہٰذا جس سے قرآنِ مجید حفظ کرنا اور اس کے تقاضوں کو پورا کرنا ممکن ہو تو اسے حفظِ قرآن کی سعادت ضرور حاصل کرنی چاہئے۔

انسان کی ناشکری کا بیان

بَرَرَةٍ ﴿۱۶﴾ قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَاۤ اَكْفَرَهٗ ﴿۱۷﴾

بَرَرَةٍ ﴿۱۶﴾	قُتِلَ	الْاِنْسَانُ (1)	مَاۤ اَكْفَرَهٗ ﴿۱۷﴾
نیکی والے (ہیں)	مارا جائے	آدمی	کتنا ناشکرا ہے وہ

نیکی والے ہیں ○ آدمی مارا جائے، کتنا ناشکرا ہے وہ ○

انسان کی پیدائش، موت اور دوبارہ زندگی کی طرف اشارہ

مِنْ اَیِّ شَیْءٍ خَلَقَهٗ ﴿۱۸﴾ مِنْ نُّطْفَةٍ ؕ خَلَقَهٗ

مِنْ اَیِّ شَیْءٍ	خَلَقَهٗ ﴿۱۸﴾	مِنْ نُّطْفَةٍ	خَلَقَهٗ
کس چیز سے	اللہ نے پیدا کیا اسے	ایک بوند سے	اس نے پیدا کیا اسے

اللہ نے اسے کس چیز سے پیدا کیا ہے؟ ○ ایک بوند سے اسے پیدا فرمایا،

فَقَدَّرَهٗ ﴿۱۹﴾ ثُمَّ السَّبِیْلَ یَسَّرَهٗ ﴿۲۰﴾ ثُمَّ

فَقَدَّرَهٗ ﴿۱۹﴾	ثُمَّ	السَّبِیْلَ	یَسَّرَهٗ ﴿۲۰﴾ (2)	ثُمَّ
پھر طرح طرح کی حالتوں میں رکھا اسے	پھر	راستہ	آسان کردیا اسے	پھر

پھر اسے طرح طرح کی حالتوں میں رکھا ○ پھر راستہ آسان کردیا ○ پھر

اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ﴿۲۱﴾ ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ﴿۲۲﴾

اَمَاتَهٗ	فَاَقْبَرَهٗ ﴿۲۱﴾	ثُمَّ	اِذَا	شَآءَ	اَنْشَرَهٗ ﴿۲۲﴾
موت دی اسے	پھر قبر میں رکھوایا اسے	پھر	جب	وہ چاہے گا	باہر نکالے گا اسے

اسے موت دی پھر اسے قبر میں رکھوایا ○ پھر جب چاہے گا اسے باہر نکالے گا ○

انسان کو اسباب و سامانِ زندگی کی یاد دہانی

كَلَّا لَمَّا یَقْضِ مَاۤ اَمَرَهٗ ﴿۲۳﴾ فَلْیَنْظُرِ

كَلَّا	لَمَّا یَقْضِ	مَاۤ	اَمَرَهٗ ﴿۲۳﴾ (3)	فَلْیَنْظُرِ
یقیناً	اب تک نہ پورا کیا	جو	اللہ نے حکم دیا اسے	تو چاہئے کہ دیکھے

یقیناً اس نے اب تک پورا نہ کیا جو اللہ نے اسے حکم دیا تھا ○ تو آدمی کو چاہیے

1 ...... یہاں آدمی سے کافر شخص مراد ہے اور ہر کافر اللہ تعالیٰ کی کثیر نعمتوں اور بے انتہا احسانات کے باوجود اس کے ساتھ کفر کرکے ناشکری کرتا ہے۔

2 ...... اس سے مراد یہ ہے کہ اس کیلئے ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے کا راستہ آسان کر دیا۔

3 ...... یعنی کافر انسان کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ تکبر اور کفر نہ کرے یونہی توحید، مرنے کے بعد اٹھائے جانے اور حشر و نشر کا انکار کرنے پر قائم نہ رہے، لیکن اس نے اب تک حکمِ الٰہی پر عمل کرتے ہوئے نہ ایمان قبول کیا ہے اور نہ ہی اپنے تکبر سے باز آیا ہے۔

الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖۤ ﴿۲۴﴾ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ﴿۲۵﴾ ثُمَّ

الْاِنْسَانُ	اِلٰى طَعَامِهٖۤ ﴿۲۴﴾	اَنَّا	صَبَبْنَا	الْمَآءَ	صَبًّا ﴿۲۵﴾	ثُمَّ
آدمی	اپنے کھانے کی طرف	بیشک	ہم نے برسایا	پانی	خوب برسانا	پھر

اپنے کھانوں کو دیکھے ○ کہ ہم نے اچھی طرح پانی ڈالا ○ پھر

شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ﴿۲۶﴾ فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ﴿۲۷﴾ وَّعِنَبًا

شَقَقْنَا	الْاَرْضَ	شَقًّا ﴿۲۶﴾	فَاَنْۢبَتْنَا	فِيْهَا	حَبًّا ﴿۲۷﴾	وَّ	عِنَبًا
ہم نے چیرا	زمین (کو)	خوب چیرنا	تو ہم نے اگایا	اس میں	اناج	اور	انگور

زمین کو خوب چیرا ○ تو اس میں اناج اُگایا ○ اور انگور

وَّقَضْبًا ﴿۲۸﴾ وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ﴿۲۹﴾ وَّحَدَآىِٕقَ غُلْبًا ﴿۳۰﴾ وَّ

وَّ	قَضْبًا ﴿۲۸﴾	وَّ	زَيْتُوْنًا	وَّ	نَخْلًا ﴿۲۹﴾	وَّ	حَدَآىِٕقَ غُلْبًا ﴿۳۰﴾	وَّ
اور	چارہ	اور	زیتون	اور	کھجور	اور	گھنے باغات	اور

اور چارہ ○ اور زیتون اور کھجور ○ اور گھنے باغیچے ○ اور

فَاكِهَةً وَّاَبًّا ﴿۳۱﴾ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۲﴾

فَاكِهَةً	وَّ	اَبًّا ﴿۳۱﴾	مَّتَاعًا	لَّكُمْ	وَ	لِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۲﴾
پھل	اور	گھاس	فائدے (کے لئے)	تمہارے	اور	تمہارے چوپایوں کے

پھل اور گھاس ○ تمہارے فائدے کے لئے اور تمہارے چوپایوں کے لئے ○

فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ﴿۳۳﴾ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ

فَاِذَا	جَآءَتِ	الصَّآخَّةُ ﴿۳۳﴾ (1)	يَوْمَ	يَفِرُّ	الْمَرْءُ
پھر جب	آئے گی	کان پھاڑنے والی چنگھاڑ	(اس) دن	بھاگے گا	آدمی

پھر جب وہ کان پھاڑنے والی چنگھاڑ آئے گی ○ اس دن آدمی اپنے بھائی سے

روزِ قیامت شدائد کا حال

(1)...... یہ آواز دوسری بار صور پھونکنے کی ہوگی۔ جب یہ آواز آئے گی تو اس دن آدمی اپنے بھائی، ماں، باپ، بیوی اور بیٹوں سے بھاگے گا اور ان میں سے کسی کی طرف توجہ نہیں کرے گا تاکہ کوئی اپنے حقوق کا مطالبہ نہ کرلے اور ان میں سے ہر ایک کو اس دن اپنی ایسی فکر ہوگی جو اسے دوسروں سے بے پروا کردے گی۔

مِنْ اَخِيْهِ ﴿٣٤﴾ وَ اُمِّهٖ وَ اَبِيْهِ ﴿٣٥﴾ وَ صَاحِبَتِهٖ

مِنْ اَخِيْهِ ﴿٣٤﴾	وَ	اُمِّهٖ	وَ	اَبِيْهِ ﴿٣٥﴾	وَ	صَاحِبَتِهٖ
اپنے بھائی سے	اور	اپنی ماں	اور	اپنے باپ (سے)	اور	اپنی بیوی

بھاگے گا ○ اور اپنی ماں اور اپنے باپ ○ اور اپنی بیوی

وَ بَنِيْهِ ﴿٣٦﴾ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ

وَ	بَنِيْهِ ﴿٣٦﴾	لِكُلِّ امْرِئٍ	مِّنْهُمْ	يَوْمَئِذٍ	شَاْنٌ
اور	اپنے بیٹوں (سے)	ہر شخص کو	ان میں سے	اس دن	ایک فکر (ہوگی)

اور اپنے بیٹوں سے ○ ان میں سے ہر شخص کو اس دن ایک ایسی فکر ہوگی

يُّغْنِيْهِ ﴿٣٧﴾ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ﴿٣٨﴾ ضَاحِكَةٌ

يُّغْنِيْهِ ﴿٣٧﴾	وُجُوْهٌ	يَّوْمَئِذٍ	مُّسْفِرَةٌ ﴿٣٨﴾ (1)	ضَاحِكَةٌ
جو بے پروا کردے گی اسے (دوسروں سے)	بہت سے چہرے	اس دن	روشن (ہوں گے)	ہنسنے والے

جو اسے (دوسروں سے) بے پروا کردے گی ○ بہت سے چہرے اس دن روشن ہوں گے ○ ہنستے ہوئے

مُّسْتَبْشِرَةٌ ﴿٣٩﴾ وَ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ﴿٤٠﴾

مُّسْتَبْشِرَةٌ ﴿٣٩﴾	وَ	وُجُوْهٌ	يَّوْمَئِذٍ	عَلَيْهَا	غَبَرَةٌ ﴿٤٠﴾
خوشیاں منانے والے (ہوں گے)	اور	بہت سے چہرے	اس دن	ان پر	گرد (پڑی ہوگی)

خوشیاں مناتے ہوں گے ○ اور بہت سے چہروں پر اس دن گرد پڑی ہوگی ○

تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ﴿٤١﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ﴿٤٢﴾

تَرْهَقُهَا	قَتَرَةٌ ﴿٤١﴾	اُولٰٓئِكَ	هُمُ	الْكَفَرَةُ	الْفَجَرَةُ ﴿٤٢﴾
چڑھ رہی ہوگی ان پر	سیاہی	یہ لوگ	وہی	کافر	بدکار (ہیں)

ان پر سیاہی چڑھ رہی ہوگی ○ یہ لوگ وہی کافر بدکار ہیں ○

روزِ قیامت ہر کسی کو اپنی فکر ہوگی

روزِ قیامت اہلِ ایمان اور کفار کے چہروں کا حال

ع ۱ ۴۲ ۵

(1)......مکلف لوگ دو طرح کے ہیں۔(1) سعادت مند۔(2) بدبخت۔روزِ قیامت سعادت مندوں کے چہرے ایمان کے نور، یا رات کی عبادتوں، یا وضو کے آثار سے روشن ہوں گے اور حساب سے فراغت کے بعد وہ اللہ تعالیٰ کی نعمت، اس کے کرم اور اس کی رضا پر ہنستے ہوئے خوشیاں منا رہے ہوں گے اور بدبختوں کا حال یہ ہوگا کہ اس دن بدعملیوں کی وجہ سے ان کے چہروں پر گرد پڑی اور کفر کی وجہ سے ان پر سیاہی چڑھ رہی ہوگی۔

آیات:29 رکوع:01

سُوْرَةُ التَّكْوِيْر مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

احوالِ قیامت کا بیان اور لوگوں کو تنبیہ

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۪ۙ (۱) وَ اِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ۪ۙ (۲) وَ اِذَا

اِذَا	الشَّمْسُ	كُوِّرَتْ (۱) (1)	وَ	اِذَا	النُّجُوْمُ	انْكَدَرَتْ (۲)	وَ	اِذَا
جب	سورج	لپیٹ دیا جائے گا	اور	جب	تارے	جھڑ پڑیں گے	اور	جب

جب سورج کو لپیٹ دیا جائے گا ○ اور جب تارے جھڑ پڑیں گے ○ اور جب

الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ۪ۙ (۳) وَ اِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۪ۙ (۴) وَ اِذَا

الْجِبَالُ	سُيِّرَتْ (۳)	وَ	اِذَا	الْعِشَارُ	عُطِّلَتْ (۴) (2)	وَ	اِذَا
پہاڑ	چلائے جائیں گے	اور	جب	دس ماہ کی حاملہ اونٹنیاں	چھوڑ دی جائیں گی	اور	جب

پہاڑ چلائے جائیں گے ○ اور جب دس ماہ کی حاملہ اونٹنیاں چھوٹی پھریں گی ○ اور جب

الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ ۪ۙ (۵) وَ اِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۪ۙ (۶) وَ اِذَا

الْوُحُوْشُ	حُشِرَتْ (۵)	وَ	اِذَا	الْبِحَارُ	سُجِّرَتْ (۶)	وَ	اِذَا
وحشی جانور	جمع کئے جائیں گے	اور	جب	سمندر	سلگائے جائیں گے	اور	جب

وحشی جانور جمع کئے جائیں گے ○ اور جب سمندر سلگائے جائیں گے ○ اور جب

1 ...... حدیث پاک میں ہے ”جسے یہ پسند ہو کہ وہ قیامت کے دن کو ایسا دیکھے گویا کہ وہ نظر کے سامنے ہے تو اسے چاہیے کہ وہ سورۂ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ اور سورۂ اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ اور سورۂ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ پڑھے۔(ترمذی، ۵ / ۲۲۰، الحدیث: ۳۳۴۴) 2 ...... یہاں ابتدائے قیامت کا حال بیان کیا گیا ہے کہ جس وقت دنیا تباہ ہونا شروع ہو گی اس وقت دہشت کی وجہ سے حال یہ ہو گا کہ پسندیدہ مال ہونے کے باجود دس ماہ کی حاملہ اونٹنیاں آزاد پھریں گی، انہیں نہ کوئی چرانے والا ہو گا اور نہ ہی ان کا کوئی نگران ہو گا، یا یہاں بطور تمثیل کلام ہے، یعنی قیامت کی ہولناکی کا عالم یہ ہے کہ اگر کسی کے پاس دس ماہ کی حاملہ اونٹنی ہوتی کہ جس سے بچہ ملنے ہی والا

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ﴿۷﴾ وَ اِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُىٕلَتْ ﴿۸﴾

النُّفُوْسُ	زُوِّجَتْ ﴿۷﴾ (1)	وَ	اِذَا	الْمَوْءٗدَةُ	سُىٕلَتْ ﴿۸﴾
جانیں	جوڑی جائیں گی	اور	جب	زندہ دفن کی گئی لڑکی	اس سے پوچھا جائے گا

جانوں کو جوڑا جائے گا ○ اور جب زندہ دفن کی گئی لڑکی سے پوچھا جائے گا ○

بِاَیِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ﴿۹﴾ وَ اِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ﴿۱۰﴾ وَ اِذَا

بِاَیِّ ذَنْۢبٍ	قُتِلَتْ ﴿۹﴾	وَ	اِذَا	الصُّحُفُ	نُشِرَتْ ﴿۱۰﴾	وَ	اِذَا
کس خطا کی وجہ سے	اسے قتل کیا گیا	اور	جب	اعمال نامے	کھولے جائیں گے	اور	جب

کس خطا کی وجہ سے اسے قتل کیا گیا؟ ○ اور جب نامۂ اعمال کھولے جائیں گے ○ اور جب

السَّمَآءُ كُشِطَتْ ﴿۱۱﴾ وَ اِذَا الْجَحِیْمُ سُعِّرَتْ ﴿۱۲﴾ وَ اِذَا الْجَنَّةُ

السَّمَآءُ	كُشِطَتْ ﴿۱۱﴾	وَ	اِذَا	الْجَحِیْمُ	سُعِّرَتْ ﴿۱۲﴾ (2)	وَ	اِذَا	الْجَنَّةُ
آسمان	کھینچ لیا جائے گا	اور	جب	جہنم	بھڑکائی جائے گی	اور	جب	جنت

آسمان کھینچ لیا جائے گا ○ اور جب جہنم بھڑکائی جائے گی ○ اور جب جنت

اُزْلِفَتْ ﴿۱۳﴾ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّاۤ اَحْضَرَتْ ﴿۱۴﴾ فَلَاۤ اُقْسِمُ

اُزْلِفَتْ ﴿۱۳﴾	عَلِمَتْ	نَفْسٌ	مَّاۤ	اَحْضَرَتْ ﴿۱۴﴾	فَلَاۤ اُقْسِمُ
قریب لائی جائے گی	(اس وقت) جان لے گی	ہر جان	جو	اس نے حاضر کیا	تو مجھے قسم ہے

قریب لائی جائے گی ○ ہر جان کو معلوم ہو جائے گا جو حاضر لائی ○ تو ان ستاروں

بِالْخُنَّسِ ﴿۱۵﴾ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ﴿۱۶﴾ وَ الَّیْلِ

بِالْخُنَّسِ ﴿۱۵﴾	الْجَوَارِ	الْكُنَّسِ ﴿۱۶﴾	وَ	الَّیْلِ
الٹا چلنے والوں کی	سیدھا چلنے والوں	چھپ جانے والوں (کی)	اور	رات (کی)

کی قسم جو الٹے چلیں ○ جو سیدھے چلیں، چھپ جائیں ○ اور رات کی

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ہے تو وہ اسے بھی آزاد چھوڑ دیتا اور اپنی جان کی فکر میں مشغول ہو جاتا۔ 1 ...... مفسرین نے اس آیت کے مختلف معنی بیان کئے ہیں (1) نیک لوگ نیکوں کے ساتھ اور برے لوگ بروں کے ساتھ کر دیئے جائیں گے۔ (2) جانیں اپنے جسموں کے ساتھ یا اپنے عملوں کے ساتھ ملا دی جائیں گی۔ (3) ایمانداروں کی جانیں حوروں کے ساتھ اور کافروں کی جانیں شیاطین کے ساتھ ملا دی جائیں گی۔ (4) روحیں اپنے جسموں کی طرف لوٹا دی جائیں گی۔ 2 ...... اس سے مراد یہ ہے کہ قیامت کے دن جہنم کی بھڑک میں مزید اضافہ کیا جائے گا تاکہ وہ کفار کو ہمیشہ کے لئے جلاتی رہے ورنہ جہنم تو جب سے پیدا کی گئی ہے تب سے ہی بھڑک رہی ہے۔

قرآن حضرت جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لایا ہوا کلام ہے

اِذَا عَسۡعَسَ ﴿۱۷﴾ وَ الصُّبۡحِ اِذَا تَنَفَّسَ ﴿۱۸﴾ اِنَّهٗ

اِذَا	عَسۡعَسَ ﴿۱۷﴾	وَ	الصُّبۡحِ	اِذَا	تَنَفَّسَ ﴿۱۸﴾ (1)	اِنَّهٗ
جب	وہ پیٹھ پھیر کر جائے	اور	صبح (کی)	جب	وہ سانس لے	بیشک وہ

جب پیٹھ پھیر کر جائے ○ اور صبح کی جب سانس لے ○ بیشک یہ

لَقَوۡلُ رَسُوۡلٍ كَرِيۡمٍ ﴿۱۹﴾ ذِیۡ قُوَّةٍ عِنۡدَ ذِی الۡعَرۡشِ مَكِيۡنٍ ﴿۲۰﴾

لَقَوۡلُ رَسُوۡلٍ كَرِيۡمٍ ﴿۱۹﴾ (2)	ذِیۡ قُوَّةٍ	عِنۡدَ ذِی الۡعَرۡشِ	مَكِيۡنٍ ﴿۲۰﴾
ضرور عزت والے رسول کا کلام (ہے)	قوت والا (ہے)	عرش والے کے حضور	عزت والا (ہے)

ضرور عزت والے رسول کا کلام ہے ○ جو قوت والا ہے، عرش کے مالک کے حضور عزت والا ہے ○

مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيۡنٍ ﴿۲۱﴾ وَ مَا صَاحِبُكُمۡ بِمَجۡنُوۡنٍ ﴿۲۲﴾ وَ

مُّطَاعٍ	ثَمَّ	اَمِيۡنٍ ﴿۲۱﴾	وَ	مَا	صَاحِبُكُمۡ	بِمَجۡنُوۡنٍ ﴿۲۲﴾	وَ
اس کا حکم مانا جاتا ہے	وہاں	امانت دار (ہے)	اور	نہیں	تمہارے صاحب	مجنون	اور

وہاں اس کا حکم مانا جاتا ہے، امانت دار ہے ○ اور تمہارے صاحب ہرگز مجنون نہیں ○ اور

لَقَدۡ رَاٰهُ بِالۡاُفُقِ الۡمُبِيۡنِ ﴿۲۳﴾ وَ مَا هُوَ عَلَى الۡغَيۡبِ

لَقَدۡ	رَاٰهُ	بِالۡاُفُقِ الۡمُبِيۡنِ ﴿۲۳﴾	وَ	مَا	هُوَ	عَلَى الۡغَيۡبِ
ضرور بیشک	اس نے دیکھا اس (جبریل) کو	روشن کنارے پر	اور	نہیں	وہ (نبی)	غیب (بتانے) پر

یقیناً بیشک انہوں نے اسے روشن کنارے پر دیکھا ○ اور یہ نبی غیب بتانے پر

بِضَنِيۡنٍ ﴿۲۴﴾ وَ مَا هُوَ بِقَوۡلِ شَيۡطٰنٍ رَّجِيۡمٍ ﴿۲۵﴾ فَاَيۡنَ تَذۡهَبُوۡنَ ﴿۲۶﴾ اِنۡ

بِضَنِيۡنٍ ﴿۲۴﴾ (3)	وَ	مَا	هُوَ	بِقَوۡلِ شَيۡطٰنٍ رَّجِيۡمٍ ﴿۲۵﴾	فَاَيۡنَ	تَذۡهَبُوۡنَ ﴿۲۶﴾	اِنۡ
بخیل	اور	نہیں	وہ (قرآن)	شیطان مردود کا پڑھا ہوا	پھر کہاں	تم جاتے ہو	نہیں

ہرگز بخیل نہیں ○ اور وہ (قرآن) ہرگز مردود شیطان کا پڑھا ہوا نہیں ○ پھر تم کدھر جاتے ہو؟ ○ وہ تو

حضرت جبریل اور نبی علیہما الصلوۃ والسلام کے متعلق کلام

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم غیب بتانے پر بخیل نہیں

قرآن پر اعتراض کرنے والوں کو جواب

1 ...... صبح کے سانس لینے سے مراد یہ ہے کہ وہ ظاہر ہو جائے اور اس کی روشنی خوب پھیل جائے۔

2 ...... جمہور مفسرین کے نزدیک اس آیت میں "عزت والے رسول" سے مراد حضرت جبریل علیہ الصلوۃ والسلام ہیں۔

3 ...... اس آیت سے ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے غیب کا علم عطا فرمایا ہے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اس میں سے بہت کچھ اپنے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بتایا ہے۔

هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۷﴾ لَا لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ						
هُوَ	اِلَّا	ذِكْرٌ (1)	لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۷﴾	لِمَنْ	شَآءَ	مِنْكُمْ	اَنْ
وہ	مگر	نصیحت	تمام جہانوں کے لئے	(اس) کے لئے جو	چاہے	تم میں سے	کہ

سارے جہانوں کے لیے نصیحت ہی ہے ○ اس کے لیے جو تم میں سے

يَّسْتَقِيْمَ ﴿۲۸﴾ ط وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۹﴾ ع								
يَّسْتَقِيْمَ ﴿۲۸﴾	وَ	مَا تَشَآءُوْنَ	اِلَّآ	اَنْ	يَّشَآءَ (2)	اللّٰهُ	رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۹﴾
وہ سیدھا ہو جائے	اور	تم نہیں چاہ سکتے	مگر	یہ کہ	چاہے	اللہ	(جو) تمام جہانوں کا رب (ہے)

سیدھا ہونا چاہے ○ اور تم کچھ نہیں چاہ سکتے مگر یہ کہ اللہ چاہے جو سارے جہانوں کا رب ہے ○

بندوں کا چاہنا مشیتِ الٰہی کے تابع ہے

ع ۲۹/۲

آیات:19 — رکوع:01

سُوْرَةُ الْاِنْفِطَارِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ			
بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ﴿۱﴾ لَا وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ﴿۲﴾ لَا وَاِذَا								
اِذَا	السَّمَآءُ	انْفَطَرَتْ ﴿۱﴾	وَ	اِذَا	الْكَوَاكِبُ	انْتَثَرَتْ ﴿۲﴾	وَ	اِذَا
جب	آسمان	پھٹ جائے گا	اور	جب	ستارے	جھڑ پڑیں گے	اور	جب

جب آسمان پھٹ جائے گا ○ اور جب ستارے جھڑ پڑیں گے ○ اور جب

احوالِ قیامت کا بیان اور لوگوں کو تنبیہ

1 ...... قرآنِ عظیم تمام جنوں اور انسانوں کے لئے نصیحت ہے اور اس سے وہی نصیحت حاصل کر سکتا ہے جسے حق کی پیروی کرنا، اس پر قائم رہنا اور اس سے نفع حاصل کرنا منظور ہو۔

2 ...... اللہ تعالیٰ کی مشیت و ارادہ اور رضا میں بہت فرق ہے، بندے کا ہر کام اللہ تعالیٰ کی مشیت و ارادہ سے ہوتا ہے لیکن ہر کام سے اللہ تعالیٰ راضی ہو یہ ضروری نہیں۔

الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۙ﴿۳﴾ وَ اِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ۙ﴿۴﴾ عَلِمَتْ

عَلِمَتْ (1)	بُعْثِرَتْ ﴿۴﴾	الْقُبُوْرُ	اِذَا	وَ	فُجِّرَتْ ﴿۳﴾	الْبِحَارُ
(اس وقت) جان لے گی	کریدی جائیں گی	قبریں	جب	اور	بہادیے جائیں گے	سمندر

سمندر بہادیے جائیں گے ○ اور جب قبریں کریدی جائیں گی ○ ہر جان کو

نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَ اَخَّرَتْ ؕ﴿۵﴾ یٰۤاَیُّهَا الْاِنْسَانُ مَا

مَا	الْاِنْسَانُ	یٰۤاَیُّهَا	اَخَّرَتْ ﴿۵﴾	وَ	قَدَّمَتْ (2)	مَّا	نَفْسٌ
کس چیز نے	انسان	اے	(جو) پیچھے چھوڑا	اور	اس نے آگے بھیجا	جو	ہر جان

معلوم ہوجائے گا جو اس نے آگے بھیجا اور جو پیچھے چھوڑا ○ اے انسان! تجھے کس چیز نے

ربِّ کریم سے متعلق دھوکے میں مبتلا انسان کو تنبیہ

غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِیْمِ ۙ﴿۶﴾ الَّذِیْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ

فَسَوّٰىكَ	خَلَقَكَ	الَّذِیْ	بِرَبِّكَ الْكَرِیْمِ ﴿۶﴾	غَرَّكَ (3)
پھر ٹھیک بنایا تجھے	پیدا کیا تجھے	جس نے	اپنے کرم والے رب کے بارے میں	دھوکے میں ڈال دیا تجھے

اپنے کرم والے رب کے بارے میں دھوکے میں ڈال دیا ○ جس نے تجھے پیدا کیا پھر ٹھیک بنایا

فَعَدَلَكَ ۙ﴿۷﴾ فِیْۤ اَیِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ؕ﴿۸﴾ كَلَّا بَلْ

بَلْ	كَلَّا	رَكَّبَكَ ﴿۸﴾	مَّا شَآءَ	فِیْۤ اَیِّ صُوْرَةٍ	فَعَدَلَكَ ﴿۷﴾
بلکہ	ہرگز نہیں	جوڑ دیا تجھے	اس نے چاہا	جس صورت میں	پھر اعتدال والا کیا تجھے

پھر اعتدال والا کیا ○ جس صورت میں چاہا تجھے جوڑ دیا ○ ہرگز نہیں، بلکہ

اعمال لکھنے والے فرشتوں سے متعلق نکتہ

تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّیْنِ ۙ﴿۹﴾ وَ اِنَّ عَلَیْكُمْ لَحٰفِظِیْنَ ۙ﴿۱۰﴾

لَحٰفِظِیْنَ ﴿۱۰﴾	عَلَیْكُمْ	اِنَّ	وَ	بِالدِّیْنِ ﴿۹﴾	تُكَذِّبُوْنَ
ضرور نگہبانی کرنے والے (مقرر ہیں)	تمہارے اوپر	بیشک	اور	انصاف ہونے کو	تم جھٹلاتے ہو

تم انصاف ہونے کو جھٹلاتے ہو ○ اور بیشک تم پر ضرور کچھ نگہبان مقرر ہیں ○

1 ...... یہ جاننا اعمال نامہ پڑھنے کے ذریعے ہوگا۔ 2 ...... جو آگے بھیجا اس سے مراد نیک یا برا عمل ہے، یا اس سے صدقات مراد ہیں اور جو پیچھے چھوڑا اس سے مراد نیکی یا بدی ہے یا اس سے میراث مراد ہے۔ 3 ...... اگرچہ اللہ تعالیٰ کرم فرمانے والا ہے لیکن اس کا کرم دیکھ کر اس کی نافرمانی کرنے کی جرأت کرنے کی بجائے اس کے عذاب کا سوچ کر اس کی نافرمانی سے ہر دم بچتے رہنا چاہئے۔ اس سے ان لوگوں کو نصیحت حاصل کرنی چاہئے کہ جو گناہ کرنے کے بعد سچی توبہ کرنے کی بجائے یہ کہہ کر اپنے دل کو تسلی دے لیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا ہے، وہ معاف کردے گا کوئی بات نہیں۔

نیکوں کا صلہ اور بدکاروں کا انجام

كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ﴿١١﴾ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿١٢﴾ اِنَّ الْاَبْرَارَ

كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ﴿١١﴾ (1)	يَعْلَمُوْنَ (2)	مَا	تَفْعَلُوْنَ ﴿١٢﴾	اِنَّ	الْاَبْرَارَ
معزز لکھنے والے	وہ جانتے ہیں	جو کچھ	تم کرتے ہو	بیشک	نیک لوگ

معزز لکھنے والے ○ وہ جانتے ہیں جو کچھ تم کرتے ہو ○ بیشک نیک لوگ

لَفِيْ نَعِيْمٍ ﴿١٣﴾ وَ اِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ ﴿١٤﴾

لَفِيْ نَعِيْمٍ ﴿١٣﴾	وَ	اِنَّ	الْفُجَّارَ	لَفِيْ جَحِيْمٍ ﴿١٤﴾
ضرور نعمتوں، راحتوں میں (ہیں)	اور	بیشک	بدکار لوگ (یعنی کافر)	ضرور جہنم میں (ہیں)

ضرور چین میں (جانے والے) ہیں ○ اور بیشک بدکار ضرور دوزخ میں ہیں ○

يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿١٥﴾ وَ مَا هُمْ عَنْهَا

يَّصْلَوْنَهَا	يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿١٥﴾	وَ	مَا	هُمْ	عَنْهَا
وہ داخل ہوں گے اس میں	جزا، انصاف کے دن	اور	نہیں	وہ	اس سے

انصاف کے دن اس میں جائیں گے ○ اور اس سے کہیں

روز جزا و انصاف کی حقیقت

بِغَآئِبِيْنَ ﴿١٦﴾ وَ مَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿١٧﴾ ثُمَّ

بِغَآئِبِيْنَ ﴿١٦﴾	وَ	مَآ اَدْرٰىكَ	مَا	يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿١٧﴾	ثُمَّ
چھپ سکنے والے	اور	کیا معلوم تجھے	کیا (ہے)	جزا، انصاف کا دن	پھر

چھپ نہ سکیں گے ○ اور تجھے کیا معلوم کہ انصاف کا دن کیا ہے؟ ○ پھر

مَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿١٨﴾ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ

مَآ اَدْرٰىكَ	مَا	يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿١٨﴾	يَوْمَ	لَا تَمْلِكُ	نَفْسٌ
کیا معلوم تجھے	کیا (ہے)	جزا، انصاف کا دن	(جس) دن	اختیار نہ رکھے گی	کوئی جان

تجھے کیا معلوم کہ انصاف کا دن کیا ہے؟ ○ جس دن کوئی جان

1 ...... اس سے معلوم ہوا کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عزت والے کریم ہیں۔

2 ...... ہمارا چھپا اور ظاہر کوئی عمل فرشتوں سے پوشیدہ نہیں، اسی لئے وہ ہر عمل لکھ لیتے ہیں۔

رُبع ١٩

لِّنَفْسٍ شَيْـًٔا ؕ وَ الْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ۟ ﴿١٩﴾ ع

لِّنَفْسٍ	شَيْـًٔا	وَ	الْاَمْرُ	يَوْمَئِذٍ	لِّلّٰهِ ﴿١٩﴾
کسی جان کے لئے	کچھ	اور	سارا حکم	اس دن	اللہ کا (ہو گا)

کسی جان کے لئے کچھ اختیار نہ رکھے گی اور سارا حکم اس دن اللہ کا ہو گا○

آیات:36 | رکوع:01

سُوْرَةُ الْمُطَفِّفِيْنَ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

ناپ تول میں خیانت کرنے والوں کو تنبیہ

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ۙ﴿١﴾ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ

وَيْلٌ	لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ﴿١﴾ [(1)]	الَّذِيْنَ	اِذَا	اكْتَالُوْا	عَلَى النَّاسِ
خرابی (ہے)	کم تولنے والوں کے لئے	وہ لوگ جو	جب	ناپ کر لیں	لوگوں سے

کم تولنے والوں کے لئے خرابی ہے○ وہ لوگ کہ جب دوسرے لوگوں سے ناپ لیں

يَسْتَوْفُوْنَ ﴿٢﴾ وَ اِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ﴿٣﴾

يَسْتَوْفُوْنَ ﴿٢﴾	وَ	اِذَا	كَالُوْهُمْ	اَوْ وَّزَنُوْهُمْ	يُخْسِرُوْنَ ﴿٣﴾ [(2)]
(تو) پورا وصول کریں	اور	جب	ناپ کر دیں انہیں	یا تول کر دیں انہیں	(تو) کم کر دیں

تو پورا وصول کریں○ اور جب انہیں ناپ یا تول کر دیں تو کم کر دیں○

1 ...... صحیح ناپنے اور تولنے کا انجام دنیا میں بھی بہتر ہوتا ہے کہ اس سے لوگوں کا اعتبار قائم رہتا، تجارت میں خوب اضافہ ہوتا اور رزق میں برکت ہوتی ہے اور آخرت میں بھی یقیناً بہتر ہو گا کہ اِس حوالے سے لوگوں کا اُس پر کوئی حق نہ ہو گا، ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لیے ان آیات میں سخت وعید ہے۔

2 ...... ناپ تول میں کمی کرنے کی تمام صورتیں اس آیت میں داخل ہیں جیسے کپڑا ناپتے وقت لچک دار کپڑے کو کھینچ کر ناپنا، ترازو کے جس حصے میں باٹ رکھے جاتے ہیں اس کے نیچے کوئی چیز لگا دینا، وزن کرنے کے الیکٹرونک آلات کی سیٹنگ میں یا میٹر میں تبدیلی کر کے کم تول کے دینا وغیرہ۔

کفار کے اعمال ناموں کا مقام اور اس کی حقیقت

اَلَا یَظُنُّ اُولٰٓىِٕكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ﴿۴﴾ لِیَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۵﴾

اَلَا یَظُنُّ	اُولٰٓىِٕكَ	اَنَّهُمْ	مَّبْعُوْثُوْنَ ﴿۴﴾	لِیَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۵﴾
کیا یقین نہیں رکھتے	یہ لوگ	کہ وہ	اٹھائے جائیں گے	ایک عظمت والے دن کے لئے

کیا یہ لوگ یقین نہیں رکھتے کہ انہیں (دوبارہ زندہ کرکے) اٹھایا جائے گا ○ ایک عظمت والے دن کے لیے ○

یَّوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۶﴾

یَّوْمَ (1)	یَقُوْمُ	النَّاسُ	لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۶﴾
(جس) دن	کھڑے ہوں گے	تمام لوگ	تمام جہانوں کے رب کے حضور

جس دن سب لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے ○

كَلَّاۤ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِیْ سِجِّیْنٍ ﴿۷﴾ وَ

كَلَّاۤ	اِنَّ	كِتٰبَ الْفُجَّارِ (2)	لَفِیْ سِجِّیْنٍ ﴿۷﴾	وَ
یقیناً	بیشک	بدکاروں کا اعمال نامہ	ضرور سجین میں (ہے)	اور

یقیناً بیشک بدکاروں کا نامہ اعمال ضرور سجین میں ہے ○ اور

مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا سِجِّیْنٌ ﴿۸﴾ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ﴿۹﴾

مَاۤ اَدْرٰىكَ	مَا	سِجِّیْنٌ ﴿۸﴾	كِتٰبٌ	مَّرْقُوْمٌ ﴿۹﴾
کیا معلوم تجھے	کیا (ہے)	سجین	(وہ) ایک کتاب (ہے)	مہر لگائی ہوئی

تجھے کیا معلوم کہ سجین کیا ہے؟ ○ (وہ) مہر لگائی ہوئی ایک کتاب ہے ○

روزِ انصاف کو جھٹلانے والے کا انجام

وَیْلٌ یَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۱۰﴾ الَّذِیْنَ یُكَذِّبُوْنَ

وَیْلٌ	یَّوْمَىِٕذٍ	لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۱۰﴾	الَّذِیْنَ	یُكَذِّبُوْنَ
خرابی (ہے)	اس دن	جھٹلانے والوں کے لئے	وہ لوگ جو	جھٹلاتے ہیں

اس دن جھٹلانے والوں کے لئے خرابی ہے ○ جو انصاف کے دن کو

1 ...یعنی جس دن سب لوگ اپنے اعمال کے حساب اور ان کی جزا کے لئے ربُّ العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے اس دن ان لوگوں کا ناپ تول میں کمی کرنا اور اس کا بدلہ ظاہر ہو جائے گا۔

2 ...یہاں بدکاروں سے مراد کفار ہیں اور سجین کے بارے میں ایک قول یہ ہے کہ یہ ساتویں زمین کے نیچے ایک مقام ہے اور یہ مقام ابلیس اور اس کے لشکروں کا محل ہے۔

روزِ انصاف کو جھٹلانے والے کی بری صفات

بِيَوۡمِ الدِّيۡنِ ؕ﴿۱۱﴾ وَ مَا يُكَذِّبُ بِهٖۤ اِلَّا كُلُّ مُعۡتَدٍ

بِيَوۡمِ الدِّيۡنِ ﴿۱۱﴾	وَ	مَا يُكَذِّبُ	بِهٖۤ	اِلَّا	كُلُّ مُعۡتَدٍ
جزاء، انصاف کے دن کو	اور	نہیں جھٹلائے گا	اس کو	مگر	ہر سرکش

جھٹلاتے ہیں ○ اور اسے نہیں جھٹلائے گا مگر ہر سرکش،

اَثِيۡمٍ ۙ﴿۱۲﴾ اِذَا تُتۡلٰى عَلَيۡهِ اٰيٰتُنَا قَالَ

اَثِيۡمٍ ﴿۱۲﴾	اِذَا	تُتۡلٰى	عَلَيۡهِ	اٰيٰتُنَا	قَالَ
بڑا گناہگار	جب	پڑھی جاتی ہیں	اس پر	ہماری آیتیں	(تو) کہتا ہے

بڑا گناہگار ○ جب اس پر ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کہتا ہے

جھٹلانے والے کا دنیوی اور اُخروی انجام

اَسَاطِيۡرُ الۡاَوَّلِيۡنَ ؕ﴿۱۳﴾ كَلَّا بَلۡ ٚ سکتۃ رَانَ عَلٰى قُلُوۡبِهِمۡ

اَسَاطِيۡرُ الۡاَوَّلِيۡنَ ﴿۱۳﴾	كَلَّا	بَلۡ	رَانَ (1)	عَلٰى قُلُوۡبِهِمۡ
(یہ) پہلے لوگوں کی کہانیاں (ہیں)	ہرگز نہیں	بلکہ	زنگ چڑھادیا ہے	ان کے دلوں پر

(یہ قرآن) اگلوں کی کہانیاں ہیں ○ (ایسا) ہرگز نہیں (ہے) بلکہ ان کے کمائے ہوئے اعمال نے

مَّا كَانُوۡا يَكۡسِبُوۡنَ ﴿۱۴﴾ كَلَّاۤ اِنَّهُمۡ عَنۡ رَّبِّهِمۡ

مَّا	كَانُوۡا يَكۡسِبُوۡنَ ﴿۱۴﴾	كَلَّاۤ	اِنَّهُمۡ	عَنۡ رَّبِّهِمۡ
(اس نے) جو	وہ کماتے (کام کرتے) تھے	یقیناً	بیشک وہ	اپنے رب (کے دیدار) سے

ان کے دلوں پر زنگ چڑھادیا ہے ○ یقیناً بیشک وہ اس دن اپنے رب کے

يَوۡمَئِذٍ لَّمَحۡجُوۡبُوۡنَ ؕ﴿۱۵﴾ ثُمَّ اِنَّهُمۡ لَصَالُوا

يَوۡمَئِذٍ	لَّمَحۡجُوۡبُوۡنَ ﴿۱۵﴾ (2)	ثُمَّ	اِنَّهُمۡ	لَصَالُوا
اس دن	ضرور حجاب یعنی پردے میں ہوں گے	پھر	بیشک وہ	ضرور داخل ہونے والے

دیدار سے ضرور محروم ہوں گے ○ پھر بیشک وہ ضرور جہنم میں

1 ...... گناہ دل کو میلا کرتے ہیں اور گناہوں کی زیادتی دل کے زنگ کا باعث ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: ”جب بندہ کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ نقطہ پیدا ہوتا ہے، جب اس گناہ سے باز آجاتا ہے اور توبہ واستغفار کرلیتا ہے تو اس کا دل صاف ہوجاتا ہے اور اگر پھر گناہ کرتا ہے تو وہ نقطہ بڑھتا ہے یہاں تک کہ پورا دل سیاہ ہوجاتا ہے اور یہی رَان یعنی وہ زنگ ہے جس کا اس آیت میں ذکر ہوا۔ (ترمذی، ۵/۲۲۰، الحدیث: ۳۳۴۵)

2 ...... آخرت میں دیدارِ الٰہی کی نعمت سے محرومی کی وعید کفار کے لیے ہے، مومنین کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے دیدارِ الٰہی کی نعمت نصیب ہوگی۔

اَلْجَحِیْمِ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ یُقَالُ هٰذَا الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۷﴾

اَلْجَحِیْمِ ﴿۱۶﴾	ثُمَّ	یُقَالُ	هٰذَا	الَّذِیْ	كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۷﴾
جہنم(میں)	پھر	کہا جائے گا	یہ(ہے)	وہ جو	تم اس کو جھٹلاتے تھے

داخل ہونے والے ہیں ○ پھر کہا جائے گا: یہ وہ ہے جسے تم جھٹلاتے تھے ○

كَلَّاۤ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِیْ عِلِّیِّیْنَ ﴿۱۸﴾ وَ

كَلَّاۤ	اِنَّ	كِتٰبَ الْاَبْرَارِ	لَفِیْ عِلِّیِّیْنَ ﴿۱۸﴾ (1)	وَ
یقیناً	بیشک	نیک لوگوں کا اعمال نامہ	ضرور علیین میں (ہے)	اور

یقیناً بیشک نیک لوگوں کا نامہ اعمال ضرور علیین میں ہے ○ اور تجھے

مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّیُّوْنَ ﴿۱۹﴾ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ﴿۲۰﴾

مَاۤ اَدْرٰىكَ	مَا	عِلِّیُّوْنَ ﴿۱۹﴾	كِتٰبٌ	مَّرْقُوْمٌ ﴿۲۰﴾
کیا معلوم تجھے	کیا(ہے)	علیین	(وہ) ایک کتاب (ہے)	مہر لگائی ہوئی

کیا معلوم کہ علیین کیا ہے؟ ○ (وہ) مہر لگائی ہوئی ایک کتاب ہے ○

یَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۱﴾ اِنَّ الْاَبْرَارَ

یَّشْهَدُهُ	الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۱﴾	اِنَّ	الْاَبْرَارَ
حاضر ہوتے ہیں اس پر	قرب والے (فرشتے)	بیشک	نیک لوگ

قرب والے اس کی زیارت کرتے ہیں ○ بیشک نیک لوگ

لَفِیْ نَعِیْمٍ ﴿۲۲﴾ عَلَى الْاَرَآىٕكِ یَنْظُرُوْنَ ﴿۲۳﴾ تَعْرِفُ

لَفِیْ نَعِیْمٍ ﴿۲۲﴾	عَلَى الْاَرَآىٕكِ	یَنْظُرُوْنَ ﴿۲۳﴾ (2)	تَعْرِفُ
ضرور نعمتوں، راحتوں میں (ہوں گے)	تختوں پر	نظارے کررہے ہوں گے	تو پہچان لے گا

ضرور چین میں ہوں گے ○ تختوں پر نظارے کررہے ہوں گے ○ تم ان کے چہروں میں

نیک لوگوں کے اعمال نامے کا مقام اور اس کی حقیقت

نیک لوگوں کے لیے جنتی انعامات

(1) علیین ساتویں آسمان میں عرش کے نیچے سب سے اونچا مقام ہے۔

(2) اللہ تعالیٰ کے اطاعت گزار نیک بندے جنت میں تختوں پر بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کو اور اس کے علاوہ طرح طرح کے عذابات میں گرفتار اپنے دشمنوں کو دیکھیں گے۔

دنیا میں کفار کا اہلِ ایمان کے ساتھ برا سلوک اور اس کا اخروی نتیجہ

فِیۡ وُجُوۡهِهِمۡ نَضۡرَةَ النَّعِیۡمِ ﴿۲۴﴾ۚ یُسۡقَوۡنَ مِنۡ رَّحِیۡقٍ مَّخۡتُوۡمٍ ﴿۲۵﴾ۙ خِتٰمُهٗ

فِیۡ وُجُوۡهِهِمۡ	نَضۡرَةَ النَّعِیۡمِ ﴿۲۴﴾	یُسۡقَوۡنَ	مِنۡ رَّحِیۡقٍ مَّخۡتُوۡمٍ ﴿۲۵﴾	خِتٰمُهٗ
ان کے چہروں میں	نعمتوں کی تروتازگی	انہیں پلایا جائے گا	مہر لگائی ہوئی خالص شراب سے	اس کی مہر

نعمتوں کی تروتازگی پہچان لوگے ○ انہیں صاف ستھری خالص شراب پلائی جائے گی جس پر مہر لگائی ہوئی ہوگی ○ اس

مِسۡكٌ ؕ وَ فِیۡ ذٰلِكَ فَلۡیَتَنَافَسِ الۡمُتَنَافِسُوۡنَ ﴿۲۶﴾ؕ وَ مِزَاجُهٗ

مِسۡكٌ	وَ	فِیۡ ذٰلِكَ	فَلۡیَتَنَافَسِ	الۡمُتَنَافِسُوۡنَ ﴿۲۶﴾ (1)	وَ	مِزَاجُهٗ
مشک (کی ہے)	اور	اسی میں (پر)	تو چاہیے کہ للچائیں	للچانے والے	اور	اس کی ملاوٹ

کی مہر مشک (کی) ہے اور للچانے والوں کو تو اسی پر للچانا چاہیے ○ اور اس کی ملاوٹ

مِنۡ تَسۡنِیۡمٍ ﴿۲۷﴾ۙ عَیۡنًا یَّشۡرَبُ بِهَا الۡمُقَرَّبُوۡنَ ﴿۲۸﴾ؕ اِنَّ

مِنۡ تَسۡنِیۡمٍ ﴿۲۷﴾	عَیۡنًا	یَّشۡرَبُ	بِهَا	الۡمُقَرَّبُوۡنَ ﴿۲۸﴾	اِنَّ
تسنیم سے (ہے)	(وہ) ایک چشمہ (ہے)	پئیں گے	اس سے	مقرب بندے	بیشک

تسنیم سے ہے ○ ایک چشمہ جس سے مقرب بندے پئیں گے ○ بیشک

الَّذِیۡنَ اَجۡرَمُوۡا كَانُوۡا مِنَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا یَضۡحَكُوۡنَ ﴿۲۹﴾ۡ وَ

الَّذِیۡنَ	اَجۡرَمُوۡا	كَانُوۡا	مِنَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا	یَضۡحَكُوۡنَ ﴿۲۹﴾ (2)	وَ
وہ لوگ جنہوں نے	جرم کئے	وہ تھے	ایمان والوں / سے (پر)	ہنسا کرتے	اور

مجرم لوگ ایمان والوں پر ہنسا کرتے تھے ○ اور

اِذَا مَرُّوۡا بِهِمۡ یَتَغَامَزُوۡنَ ﴿۳۰﴾ۡ وَ اِذَا انۡقَلَبُوۡۤا

اِذَا	مَرُّوۡا	بِهِمۡ	یَتَغَامَزُوۡنَ ﴿۳۰﴾	وَ	اِذَا	انۡقَلَبُوۡۤا
جب	وہ گزرتے	ان پر	(تو) یہ آپس میں آنکھوں سے اشارے کرتے تھے	اور	جب	وہ پلٹتے

جب وہ ان کے پاس سے گزرتے تو یہ آپس میں (ان پر) آنکھوں سے اشارے کرتے تھے ○ اور جب یہ کافر

(1)...... یعنی للچانے والوں کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی طرف سبقت کرکے اور برائیوں سے باز رہ کر جنت میں مشک کی مہر لگی شراب پر للچانا چاہیے۔ (2)...... ابوجہل، ولید بن مغیرہ اور عاص بن وائل وغیرہ کفار کے سردار، حضرت عمار، حضرت خباب، حضرت صہیب اور حضرت بلال وغیرہ غریب مومنین پر ہنسا کرتے تھے اور جب وہ غریب مومنین ان مالدار کافر سرداروں کے پاس سے گزرتے تو یہ سردار آپس میں طعن کے طور پر ان مومنین پر آنکھوں سے اشارے کرتے تھے۔ ان کے بارے میں یہ آیات نازل ہوئیں۔

اِلٰۤى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ ﴿۳۱﴾ۖ وَ اِذَا رَاَوْهُمْ

اِلٰۤى اَهْلِهِمُ	انْقَلَبُوْا	فَكِهِيْنَ ﴿۳۱﴾	وَ	اِذَا	رَاَوْهُمْ
اپنے گھروں کی طرف	(تو) پلٹتے	خوش ہوتے ہوئے	اور	جب	وہ دیکھتے ان (مسلمانوں) کو

اپنے گھروں کی طرف لوٹتے تو خوش ہو کر لوٹتے ○ اور جب مسلمانوں کو دیکھتے

قَالُوْۤا اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ﴿۳۲﴾ۙ وَ مَاۤ اُرْسِلُوْا

قَالُوْۤا	اِنَّ	هٰۤؤُلَآءِ	لَضَآلُّوْنَ ﴿۳۲﴾	وَ	مَاۤ اُرْسِلُوْا
(تو) کہتے	بیشک	یہ لوگ	ضرور بھکے ہوئے (ہیں)	اور (حالانکہ)	انہیں نہیں بھیجا گیا

تو کہتے: بیشک یہ لوگ بھکے ہوئے ہیں ○ حالانکہ ان کافروں کو

عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ ﴿۳۳﴾ؕ فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

عَلَيْهِمْ	حٰفِظِيْنَ ﴿۳۳﴾ (1)	فَالْيَوْمَ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا
ان (مسلمانوں) پر	نگہبان (بنا کر)	تو آج	وہ لوگ جو	ایمان لائے

مسلمانوں پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا گیا ○ تو آج ایمان والے

مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ ﴿۳۴﴾ۙ عَلَى الْاَرَآئِكِ ۙ يَنْظُرُوْنَ ﴿۳۵﴾ؕ

مِنَ الْكُفَّارِ	يَضْحَكُوْنَ ﴿۳۴﴾ (2)	عَلَى الْاَرَآئِكِ	يَنْظُرُوْنَ ﴿۳۵﴾
کافروں سے (پر)	ہنسیں گے	تختوں پر (بیٹھ کر)	دیکھ رہے ہوں گے

کافروں پر ہنسیں گے ○ تختوں پر بیٹھے دیکھ رہے ہوں گے ○

ع ۳۶ ۸ هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾ع

هَلْ	ثُوِّبَ	الْكُفَّارُ	مَا	كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾
کیا	بدلہ دیا گیا	کافروں (کو)	(اس کا) جو	وہ کام کرتے تھے

کیا بدلہ دیا گیا کافروں کو اس کا جو وہ کام کرتے تھے ○

(1)......یعنی ان کافروں کو مسلمانوں پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا گیا کہ وہ اُن کے احوال اور اعمال پر گرفت کریں بلکہ ان کفار کو اپنی اصلاح کا حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنا حال درست کریں۔

(2)......جب جہنم کا دروازہ کھولا جائے گا تو کافر جہنم سے نکلنے کے لئے دروازے کی طرف دوڑیں گے اور جب قریب پہنچیں گے تو دروازہ بند ہو جائے گا، ان کے ساتھ بار بار ایسا ہی ہو گا اور کافروں کی یہ حالت دیکھ کر مسلمان اُن پر ہنسیں گے اور مسلمانوں کا یہ ہنسنا کفار کے ہنسنے کا بدلہ ہو گا۔

آیات:25 — رکوع:01

سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاق مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ (۱) وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَ

اِذَا	السَّمَآءُ	انْشَقَّتْ (۱)	وَ	اَذِنَتْ	لِرَبِّهَا	وَ
جب	آسمان	پھٹ جائے گا	اور	وہ سنے گا	اپنے رب کا (حکم)	اور

جب آسمان پھٹ جائے گا ○ اور وہ اپنے رب کا حکم سنے گا اور

حُقَّتْ (۲) وَ اِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ (۳) وَ اَلْقَتْ

حُقَّتْ (۲)	وَ	اِذَا	الْاَرْضُ	مُدَّتْ (۳) (1)	وَ	اَلْقَتْ (2)
(یہی) اسے لائق ہے	اور	جب	زمین	دراز کر دی جائے گی	اور	وہ (باہر) ڈال دے گی

اسے یہی لائق ہے ○ اور جب زمین کو دراز کر دیا جائے گا ○ اور جو کچھ

مَا فِيْهَا وَ تَخَلَّتْ (۴) وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَ

مَا	فِيْهَا	وَ	تَخَلَّتْ (۴)	وَ	اَذِنَتْ	لِرَبِّهَا	وَ
جو کچھ	اس میں (ہے)	اور	خالی ہو جائے گی	اور	وہ سنے گی	اپنے رب کا (حکم)	اور

اس میں ہے زمین اسے (باہر) ڈال دے گی اور خالی ہو جائے گی ○ اور وہ اپنے رب کا حکم سنے گی اور

ظہورِ قیامت کے وقت آسمان وزمین کا حال

1 ......یعنی جب زمین کی وسعت میں اضافہ کرکے اسے دراز کر دیا جائے گا اور اس پر کوئی عمارت اور کوئی پہاڑ باقی نہ رہے گا۔

2 ......یعنی جب زمین اپنے اندر موجود سب خزانے اور مردے باہر ڈال دے گی اور خزانوں اور مردوں سے خالی ہو جائے گی۔

انسان کو ایک تنبیہ

حُقَّتْ ﴿۵﴾ یٰۤاَیُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ

حُقَّتْ ﴿۵﴾	یٰۤاَیُّهَا	الْاِنْسَانُ	اِنَّكَ	كَادِحٌ
(یہی) اسے لائق ہے	اے	انسان	بیشک تو	دوڑنے والا (ہے)

اسے یہی لائق ہے ○ اے انسان! بیشک تو اپنے رب کی طرف

دائیں ہاتھ میں اعمال نامہ پانے والے کا حال

اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِیْهِ ﴿۶﴾ فَاَمَّا مَنْ

اِلٰى رَبِّكَ	كَدْحًا	فَمُلٰقِیْهِ ﴿۶﴾	فَاَمَّا	مَنْ
اپنے رب کی طرف	دوڑنا	پھر ملنے والا (ہے) اس سے	تو بہر حال	جسے

دوڑنے والا ہے پھر اس سے ملنے والا ہے ○ تو بہر حال جسے

اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ ﴿۷﴾ فَسَوْفَ یُحَاسَبُ

اُوْتِیَ	كِتٰبَهٗ	بِیَمِیْنِهٖ ﴿۷﴾	فَسَوْفَ یُحَاسَبُ
دیا جائے گا	اس کا اعمال نامہ	اس کے دائیں ہاتھ میں	تو عنقریب اس سے حساب لیا جائے گا

اس کا نامۂ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا ○ تو عنقریب اس سے

حِسَابًا یَّسِیْرًا ﴿۸﴾ وَّ یَنْقَلِبُ اِلٰۤى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ﴿۹﴾

حِسَابًا یَّسِیْرًا ﴿۸﴾ (1)	وَّ	یَنْقَلِبُ	اِلٰۤى اَهْلِهٖ	مَسْرُوْرًا ﴿۹﴾
آسان حساب	اور	وہ پلٹے گا	اپنے گھر والوں کی طرف	خوش ہوتا ہوا

آسان حساب لیا جائے گا ○ اور وہ اپنے گھر والوں کی طرف خوشی خوشی پلٹے گا ○

پیٹھ پیچھے اعمال نامہ پانے والے کا حال اور اس کا سبب

وَ اَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ﴿۱۰﴾

وَ	اَمَّا	مَنْ	اُوْتِیَ	كِتٰبَهٗ	وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ﴿۱۰﴾
اور	بہر حال	جسے	دیا جائے گا	اس کا اعمال نامہ	اس کی پیٹھ کے پیچھے (سے)

اور رہا وہ جسے اس کا نامۂ اعمال اس کی پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائے گا ○

(1)...... قیامت کے دن بعض اہلِ ایمان ایسے ہوں گے کہ بارگاہِ الٰہی میں حاضری کے وقت ان سے تحقیق اور جرح والا حساب نہیں ہو گا بلکہ صرف ان کے اعمال ان پر پیش کئے جائیں گے، وہ اپنی نیکیوں اور گناہوں کو پہچانیں گے، پھر انہیں نیکیوں پر ثواب دیا اور گناہوں سے درگزر کیا جائے گا۔ یہ وہ آسان حساب ہے جس کا اس آیت میں ذکر ہے یعنی نہ تو شدید اعتراضات کر کے اعمال کی تنقیح ہو گی، اور نہ یہ کہا جائے گا کہ ایسا کیوں کیا، اور نہ اس پر حجت قائم کی جائے گی کیونکہ جس سے مطالبہ کیا گیا تو اس کے پاس کوئی عذر نہ ہو گا اور نہ ہی وہ کوئی حجت پائے گا، اس طرح وہ رسوا ہو جائے گا۔

فَسَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ﴿۱۱﴾ وَّيَصْلٰى سَعِيْرًا ﴿۱۲﴾

فَسَوْفَ يَدْعُوْا	ثُبُوْرًا ﴿۱۱﴾	وَّ	يَصْلٰى	سَعِيْرًا ﴿۱۲﴾
تو عنقریب وہ مانگے گا	موت	اور	وہ داخل ہوگا	بھڑکتی آگ (میں)

تو وہ عنقریب موت مانگے گا ○ اور وہ بھڑکتی آگ میں داخل ہوگا ○

اِنَّهٗ كَانَ فِیْۤ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ﴿۱۳﴾ اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ

اِنَّهٗ	كَانَ	فِیْۤ اَهْلِهٖ	مَسْرُوْرًا ﴿۱۳﴾ (1)	اِنَّهٗ	ظَنَّ	اَنْ
بیشک وہ	تھا	اپنے گھر والوں میں	خوش	بیشک وہ	سمجھا	کہ

بیشک وہ اپنے گھر والوں میں خوش تھا ○ بیشک اس نے سمجھا کہ

لَّنْ يَّحُوْرَ ﴿۱۴﴾ بَلٰۤى ۚۛ اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا ﴿۱۵﴾

لَّنْ يَّحُوْرَ ﴿۱۴﴾	بَلٰۤى	اِنَّ	رَبَّهٗ	كَانَ	بِهٖ	بَصِيْرًا ﴿۱۵﴾
وہ ہرگز واپس نہیں لوٹے گا	کیوں نہیں	بیشک	اس کا رب	ہے	اس کو	دیکھنے والا

وہ ہرگز واپس نہیں لوٹے گا ○ ہاں، کیوں نہیں! بیشک اس کا رب اسے دیکھ رہا ہے ○

معانقہ ۷

انسانوں کو مختلف احوال پیش آنے کی خبر اور ایمان نہ لانے والوں پر ملامت

فَلَاۤ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ﴿۱۶﴾ وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ﴿۱۷﴾

فَلَاۤ اُقْسِمُ	بِالشَّفَقِ ﴿۱۶﴾	وَ	الَّيْلِ	وَ	مَا	وَسَقَ ﴿۱۷﴾ (2)
تو مجھے قسم ہے	شام کے اجالے کی	اور	رات (کی)	اور	(اس کی) جسے	وہ جمع کردے

تو مجھے شام کے اجالے کی قسم ہے ○ اور رات کی اور ان چیزوں کی جنہیں رات جمع کردے ○

وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ﴿۱۸﴾ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا

وَ	الْقَمَرِ	اِذَا	اتَّسَقَ ﴿۱۸﴾ (3)	لَتَرْكَبُنَّ	طَبَقًا
اور	چاند (کی)	جب	وہ پورا ہو جائے	ضرور تم چڑھوگے	ایک حالت (کی طرف)

اور چاند کی جب اس کا نور پورا ہو جائے ○ ضرور تم ایک حالت کے بعد دوسری حالت کی طرف

1 ......اس سے مراد یہ ہے کہ وہ دنیا کے اندر اپنے گھر والوں میں اپنی خواہشات میں مگن اور اپنے تکبر و غرور میں خوش تھا۔

2 ......ان چیزوں سے مراد یا تو جانور ہیں جو کہ دن میں منتشر ہوتے اور رات میں اپنے آشیانوں اور ٹھکانوں کی طرف چلے آتے ہیں، یا ان سے مراد وہ اعمال ہیں جو رات میں کئے جاتے ہیں جیسے تہجد کی نماز، یا ان سے مراد تاریکی اور ستارے ہیں کہ یہ رات میں جمع ہوتے ہیں۔

3 ......چاند کا نور ایامِ بیض یعنی قمری مہینے کی تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں تاریخ میں کامل ہوتا ہے۔

کفار کی سزا اور مومنوں کی جزا

السجدۃ ١٣

عَنْ طَبَقٍ ﴿١٩﴾ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٢٠﴾ وَإِذَا

عَنْ طَبَقٍ ﴿١٩﴾ (1)	فَمَا	لَهُمْ	لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٢٠﴾	وَ	اِذَا
ایک حالت سے	تو کیا ہوا	ان کو	وہ ایمان نہیں لاتے	اور	جب

چڑھو گے ○ تو انہیں کیا ہوا کہ وہ ایمان نہیں لاتے ○ اور جب

قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُونَ ﴿٢١﴾ السجدة

قُرِئَ	عَلَيْهِمُ	الْقُرْاٰنُ	لَا يَسْجُدُوْنَ ﴿٢١﴾
پڑھا جاتا ہے	ان پر (کے سامنے)	قرآن	(تو) وہ سجدہ نہیں کرتے

ان کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو سجدہ نہیں کرتے ○

بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ ﴿٢٢﴾ وَاللّٰهُ

بَلِ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	يُكَذِّبُوْنَ ﴿٢٢﴾	وَ	اللّٰهُ
بلکہ	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	وہ جھٹلا رہے ہیں	اور	اللہ

بلکہ کافر جھٹلا رہے ہیں ○ اور اللہ

اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ ﴿٢٣﴾ فَبَشِّرْهُمْ

اَعْلَمُ	بِمَا	يُوْعُوْنَ ﴿٢٣﴾	فَبَشِّرْهُمْ
خوب جانتا ہے	(اس) کو جو	وہ اپنے دلوں میں رکھتے ہیں	تو تم بشارت سنادو انہیں

اسے خوب جانتا ہے جو وہ اپنے دلوں میں رکھتے ہیں ○ تو تم انہیں دردناک عذاب کی

بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٢٤﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ

بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٢٤﴾	اِلَّا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ
دردناک عذاب کی	مگر	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور

بشارت سنادو ○ مگر جو ایمان لائے اور

1 ...... اس آیت میں عام انسانوں سے خطاب ہے اور ایک حالت کے بعد دوسری حالت کی طرف چڑھنے سے مراد پہلے موت کی سختیوں اور ہولناکیوں میں مبتلا ہونا، پھر مرنے کے بعد اُٹھنا اور پھر حساب کیلئے جانے کی جگہ میں پیش ہونا ہے۔ یا اس آیت میں خاص حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے خطاب ہے اور مراد یہ ہے کہ ایک آسمان سے دوسرے آسمان کی طرف چڑھیں گے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم معراج کی رات ایک آسمان پر تشریف لے گئے، پھر دوسرے آسمان پر اسی طرح درجہ بدرجہ اور مرتبہ بمرتبہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ کے قرب کی منازل میں پہنچے۔

ع ۱۵/۹

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿۲۵﴾ ع				
غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿۲۵﴾	اَجْرٌ	لَهُمْ	الصّٰلِحٰتِ	عَمِلُوا
نہ ختم ہونے والا	ثواب (ہے)	ان کے لئے	اچھے، نیک	انہوں نے عمل کئے
انہوں نے اچھے اعمال کئے ان کے لیے وہ ثواب ہے جو کبھی ختم نہیں ہوگا ○				

آیات:22 | رکوع:01

سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ			
الرَّحِيْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔			

اصحابِ اُخدود کے واقعہ کی طرف اشارہ

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ﴿۱﴾ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ﴿۲﴾ وَشَاهِدٍ				
شَاهِدٍ	وَ	اَلْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ﴿۲﴾ (2)	وَ	وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ﴿۱﴾ (1)
گواہ (دن کی)	اور	وعدہ کئے گئے دن (کی)	اور	برجوں والے آسمان کی قسم
برجوں والے آسمان کی قسم ○ اور اس دن کی جس کا وعدہ ہے ○ اور گواہ دن کی				

وَّمَشْهُوْدٍ ﴿۳﴾ قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ﴿۴﴾			
اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ﴿۴﴾ (3)	قُتِلَ	مَشْهُوْدٍ ﴿۳﴾	وَّ
کھائی والے	مارے جائیں	حاضر کئے ہوئے (دن کی)	اور
اور اس دن کی جس میں (لوگ) حاضر ہوتے ہیں ○ کھائی والوں پر لعنت ہو ○			

(1)...... آسمان میں موجود برجوں کی تعداد بارہ ہے اور ان کی قسم اس لئے ارشاد فرمائی گئی کہ ان میں اللہ تعالیٰ کی حکمت کے عجائبات نمودار ہیں جیسے سورج، چاند اور ستاروں کا ان بروج میں ایک معین اندازے پر چلنا اور اس چال میں اختلاف نہ ہونا وغیرہ۔

(2)...... رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا "وعدے کے دن سے قیامت کا دن، حاضر ہونے کے دن سے عرفہ کا دن اور گواہ کے دن سے جمعہ کا دن مراد ہے۔ (ترمذی، ۵/۲۲۲، الحدیث: ۳۳۵۰)

(3)...... کھائی والوں کے واقعہ کی تفصیل جاننے کے لیے تفسیر صراط الجنان کے اسی مقام کا مطالعہ کریں۔

النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ۙ﴿۵﴾ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا

النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ﴿۵﴾	اِذْ	هُمْ	عَلَيْهَا
بھڑکنے والی آگ (والے)	جب	وہ	اس (کے کناروں) پر

بھڑکتی آگ والے ○ جب وہ اس کے کناروں پر

قُعُوْدٌ ۙ﴿۶﴾ وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ

قُعُوْدٌ ﴿۶﴾	وَّ	هُمْ	عَلٰى	مَا	يَفْعَلُوْنَ	بِالْمُؤْمِنِيْنَ
بیٹھے ہوئے (تھے)	اور	وہ	(اس) پر	جو	وہ کررہے تھے	ایمان والوں کے ساتھ

بیٹھے ہوئے تھے ○ اور وہ خود اس پر گواہ ہیں جو وہ مسلمانوں کے ساتھ

شُهُوْدٌ ؕ﴿۷﴾ وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا

شُهُوْدٌ ﴿۷﴾	وَ	مَا نَقَمُوْا	مِنْهُمْ	اِلَّآ	اَنْ	يُّؤْمِنُوْا[1]
گواہ (ہیں)	اور	انہیں برا نہ لگا	ان (مسلمانوں) کی طرف سے	مگر	یہ کہ	وہ ایمان لائے

کررہے تھے ○ اور انہیں مسلمانوں کی طرف سے صرف یہی بات بری لگی کہ وہ اس اللہ پر

بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۙ﴿۸﴾ الَّذِيْ لَهٗ

بِاللّٰهِ	الْعَزِيْزِ	الْحَمِيْدِ ﴿۸﴾	الَّذِيْ لَهٗ
اللہ پر	(جو) بہت عزت والا، غلبے والا	ہر تعریف کے لائق (ہے)	جس کے لئے

ایمان لے آئے جو بہت عزت والا، ہر تعریف کے لائق ہے ○ وہ جس کے لئے

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ؕ﴿۹﴾

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	وَ	اللّٰهُ	عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ	شَهِيْدٌ ﴿۹﴾
آسمانوں اور زمین کی سلطنت (ہے)	اور	اللہ	ہر چیز پر	گواہ (ہے)

آسمانوں اور زمین کی سلطنت ہے اور اللہ ہر چیز پر گواہ ہے ○

1...... کافر مومن کے ایمان کی وجہ سے اس کا دشمن ہے اور کوئی مومن، مومن رہتے ہوئے کفار کو خوش نہیں کرسکتا۔ نیز مومن کی علامت یہ ہے کہ کافر اس سے ناخوش رہیں اور مومن خوش رہیں، لہٰذا جو کفار کو خوش کرنے کی کوشش میں مصروف ہو وہ عموماً دین میں مداہنت کرنے والا ہوتا ہے۔ اس سے ان لوگوں کو اپنے طرزِ عمل پر غور کرنا چاہئے جو کفار کی خوشی کے لئے ان کی مذہبی تقریبات منعقد کرتے یا ان میں شرکت کرتے ہیں، کفار کی خوشی کے لئے اسلام کے احکامات پر عمل کرنا چھوڑتے اور مسلمانوں کو اذیتیں دیتے ہیں۔

مسلمانوں کو ایذا دینے والوں کے لیے وعید

اِنَّ الَّذِیْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ

اِنَّ	الَّذِیْنَ	فَتَنُوا	الْمُؤْمِنِیْنَ	وَ	الْمُؤْمِنٰتِ
بیشک	وہ لوگ جنہوں نے	آزمائش میں ڈالا	مسلمان مردوں	اور	مسلمان عورتوں (کو)

بے شک جنہوں نے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو آزمائش میں مبتلا کیا

ثُمَّ لَمْ یَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَ لَهُمْ

ثُمَّ	لَمْ یَتُوْبُوْا	فَلَهُمْ	عَذَابُ جَهَنَّمَ	وَ	لَهُمْ
پھر	انہوں نے توبہ نہ کی	تو ان کے لئے	جہنم کا عذاب (ہے)	اور	ان کے لئے

پھر توبہ نہ کی ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے اور ان کے لئے

باعمل مسلمانوں کے لیے بشارت

عَذَابُ الْحَرِیْقِ ؕ﴿۱۰﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا

عَذَابُ الْحَرِیْقِ ﴿۱۰﴾	اِنَّ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا
آگ کا عذاب (ہے)	بیشک	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے

آگ کا عذاب ہے ○ بے شک جو ایمان لائے اور انہوں نے

الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ۬ ذٰلِكَ

الصّٰلِحٰتِ	لَهُمْ	جَنّٰتٌ	تَجْرِیْ	مِنْ تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ	ذٰلِكَ
اچھے، نیک	ان کے لئے	باغات (ہیں)	بہہ رہی ہیں	ان کے نیچے	نہریں	یہی

اچھے کام کئے ان کے لئے ایسے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں رواں ہیں، یہی

صفاتِ باری تعالیٰ کا بیان

الْفَوْزُ الْكَبِیْرُ ؕ﴿۱۱﴾ اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِیْدٌ ؕ﴿۱۲﴾ اِنَّهٗ هُوَ

الْفَوْزُ الْكَبِیْرُ ﴿۱۱﴾	اِنَّ	بَطْشَ رَبِّكَ	لَشَدِیْدٌ ﴿۱۲﴾ [1]	اِنَّهٗ	هُوَ
بڑی کامیابی (ہے)	بیشک	تیرے رب کی پکڑ	ضرور بہت سخت (ہے)	بیشک وہ	وہی

بڑی کامیابی ہے ○ بے شک تیرے رب کی پکڑ بہت سخت ہے ○ بیشک وہی

[1] ...... اللہ تعالیٰ جب ظالموں کو اپنے عذاب میں پکڑتا ہے تو اس کی پکڑ بہت سخت ہوتی ہے اگرچہ یہ پکڑ کچھ عرصہ ظالموں کو مہلت دینے کے بعد ہو کیونکہ انہیں مہلت دینا عاجز ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ حکمت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اس آیت میں ہر ظالم شخص کے لئے نصیحت ہے کہ اگرچہ ابھی اللہ تعالیٰ نے اس کی پکڑ نہیں فرمائی لیکن جب بھی اللہ تعالیٰ نے اس کے ظلم کی وجہ سے اس کی گرفت فرمائی تو وہ بہت سخت ہوگی اور یہ گرفت دنیا و آخرت کہیں بھی ہو سکتی ہے۔

اٰیۃ حمصیۃ ١٢

يُبْدِئُ وَ يُعِيْدُ ﴿۱۳﴾ ج وَ هُوَ الْغَفُوْرُ

يُبْدِئُ	وَ	يُعِيْدُ ﴿۱۳﴾	وَ	هُوَ	الْغَفُوْرُ
(پیدائش کی) ابتداء فرماتا ہے	اور	(وہی موت کے بعد) لوٹائے گا	اور	وہی	بہت بخشنے والا

پہلے پیدا کرتا ہے اور وہی دوبارہ پیدا کرے گا ○ اور وہی بہت بخشنے والا ہے،

الْوَدُوْدُ ﴿۱۴﴾ لا ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ﴿۱۵﴾ لا فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ﴿۱۶﴾ ط

الْوَدُوْدُ ﴿۱۴﴾	ذُو الْعَرْشِ	الْمَجِيْدُ ﴿۱۵﴾	فَعَّالٌ	لِّمَا	يُرِيْدُ ﴿۱۶﴾
نہایت محبت فرمانے والا (ہے)	عرش کا مالک	بڑی عظمت والا	(ہمیشہ) کرنے والا	(اس) کو جو	وہ چاہے

نہایت محبت فرمانے والا ہے ○ عرش کا مالک بڑی عظمت والا ہے ○ (ہمیشہ) جو چاہے کرنے والا ہے ○

فرعون اور ثمود کے احوال کی طرف اشارہ

کفارِ مکہ کا حال اور انہیں تنبیہ

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ﴿۱۷﴾ لا فِرْعَوْنَ وَ ثَمُوْدَ ﴿۱۸﴾ ط بَلِ

هَلْ	اَتٰىكَ	حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ﴿۱۷﴾ (1)	فِرْعَوْنَ	وَ	ثَمُوْدَ ﴿۱۸﴾	بَلِ
کیا	آئی تمہارے پاس	لشکروں کی بات	فرعون	اور	ثمود	بلکہ

کیا تمہارے پاس لشکروں کی بات آئی ○ فرعون اور ثمود ○ بلکہ

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ تَكْذِيْبٍ ﴿۱۹﴾ لا وَّ اللّٰهُ مِنْ وَّرَآىٕهِمْ

الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	فِيْ تَكْذِيْبٍ ﴿۱۹﴾	وَّ	اللّٰهُ	مِنْ وَّرَآىٕهِمْ
وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	جھٹلانے میں (لگے ہوئے ہیں)	اور	اللہ	ان کے پیچھے سے

کافر جھٹلانے میں لگے ہوئے ہیں ○ اور اللہ ان کے پیچھے سے انہیں

عظمتِ قرآن

مُّحِيْطٌ ﴿۲۰﴾ ج بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ﴿۲۱﴾ لا فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ﴿۲۲﴾ ع

مُّحِيْطٌ ﴿۲۰﴾ (2)	بَلْ	هُوَ	قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ﴿۲۱﴾	فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ﴿۲۲﴾
گھیرے ہوئے (ہے)	بلکہ	وہ	بہت بزرگی والا قرآن (ہے)	لوحِ محفوظ میں (لکھا ہوا ہے)

گھیرے ہوئے ہے ○ بلکہ وہ بہت بزرگی والا قرآن ہے ○ لوحِ محفوظ میں ○

ع ۲۲ ۱۰

1 ...... اس سے پہلی آیات میں کفار کی طرف سے اہلِ ایمان کو اذیتیں پہنچنے کے حوالے سے اصحابُ الاخدود کا حال بیان کر کے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تسلی دی گئی اور اب یہاں سے اصحابُ الاخدود سے بھی پہلے کے کفار کا حال بیان کر کے تسلی دی جارہی ہے۔

2 ...... اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالٰی اِن کافروں کو جانتا ہے اور اِن کا کوئی عمل اللہ تعالٰی سے چھپا ہوا نہیں اور وہ اس بات پر قادر ہے کہ اِن کفار پر بھی ویسا ہی عذاب نازل کر دے جیسا اِن سے پہلے کفار پر نازل کیا تھا۔

رکوع: 01 | آیات: 17

سُوْرَةُ الطَّارِقِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ			
بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔			

ہر جان پر نگہبان مقرر ہے

وَ السَّمَآءِ وَ الطَّارِقِ ۙ﴿۱﴾ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ۙ﴿۲﴾					
وَ السَّمَآءِ	وَ	الطَّارِقِ ﴿۱﴾	وَ	مَاۤ اَدْرٰىكَ	مَا	الطَّارِقُ ﴿۲﴾
آسمان کی قسم	اور	رات کو آنے والے (کی)	اور	کیا معلوم تجھے	کیا (ہے)	رات کو آنے والا
آسمان کی اور رات کو آنے والے کی قسم ○ اور تمہیں کیا معلوم کہ رات کو آنے والا کیا ہے؟ ○						

النَّجْمُ الثَّاقِبُ ۙ﴿۳﴾ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَیْهَا حَافِظٌ ؕ﴿۴﴾					
النَّجْمُ الثَّاقِبُ ﴿۳﴾	اِنْ	كُلُّ نَفْسٍ	لَّمَّا	عَلَیْهَا	حَافِظٌ ﴿۴﴾ [1]
خوب چمکنے والا ستارا (ہے)	نہیں	کوئی جان	مگر	اس پر	نگہبان (موجود ہے)
خوب چمکنے والا ستارا ہے ○ کوئی جان نہیں مگر اس پر نگہبان موجود ہے ○					

دوبارہ زندہ کرنے پر قدرت کی وجودِ انسان سے دلیل

فَلْیَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ؕ﴿۵﴾ خُلِقَ				
فَلْیَنْظُرِ	الْاِنْسَانُ	مِمَّ	خُلِقَ ﴿۵﴾	خُلِقَ
تو چاہئے کہ غور کرے	انسان	کس چیز سے	اسے پیدا کیا گیا	اسے پیدا کیا گیا
انسان کو غور کرنا چاہئے کہ اسے کس چیز سے پیدا کیا گیا ○ اچھل کر نکلنے والے				

[1]...... یہ نگہبان ایک فرشتہ ہے۔ اگرچہ رب تعالیٰ خود سب کی ہر طرح حفاظت فرمانے پر قادر ہے، مگر قانون یہ ہے کہ یہ کام اس کے مقرر کردہ فرشتے کریں۔ نیز اس آیت سے معلوم ہوا کہ رب تعالیٰ کے بعض نام اس کے بندوں کو دے سکتے ہیں، جیسے اللہ تعالیٰ کا ایک نام حافظ ہے اور یہاں آیت میں فرشتوں کو حافظ بتایا گیا، لہٰذا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے حافظ و ناصر ہیں۔

مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ۙ﴿۶﴾ یَّخْرُجُ مِنْۢ بَیْنِ الصُّلْبِ وَ التَّرَآىٕبِ ﴿ؕ۷﴾ اِنَّهٗ

اِنَّهٗ	مِنْۢ بَیْنِ الصُّلْبِ وَ التَّرَآىٕبِ ﴿۷﴾	یَّخْرُجُ	مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ﴿۶﴾
بیشک وہ (اللہ)	پیٹھ اور سینوں کے درمیان سے	جو نکلتا ہے	اچھل کر نکلنے والے پانی سے

پانی سے پیدا کیا گیا ○ جو پیٹھ اور سینوں کے درمیان سے نکلتا ہے ○ بیشک اللہ

عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ﴿ؕ۸﴾ یَوْمَ تُبْلَى السَّرَآىٕرُ ۙ﴿۹﴾

السَّرَآىٕرُ ﴿۹﴾ (1)	تُبْلَى	یَوْمَ	لَقَادِرٌ ﴿۸﴾	عَلٰى رَجْعِهٖ
چھپی باتوں (کو)	جانچا جائے گا	(جس) دن	ضرور قادر (ہے)	اسے واپس کرنے پر

اس کے واپس کرنے پر ضرور قادر ہے ○ جس دن چھپی باتوں کو جانچا جائے گا ○

فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّ لَا نَاصِرٍ ﴿ؕ۱۰﴾

نَاصِرٍ ﴿۱۰﴾	لَا	وَّ	مِنْ قُوَّةٍ	لَهٗ	فَمَا
کوئی مددگار	نہ	اور	کوئی قوت	آدمی کے لئے	تو نہ (ہوگی)

تو آدمی کے پاس نہ کچھ قوت ہوگی اور نہ کوئی مددگار ○

وَ السَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ۙ﴿۱۱﴾ وَ الْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ۙ﴿۱۲﴾

الْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ﴿۱۲﴾	وَ	وَ السَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ﴿۱۱﴾
پھاڑی جانے والی زمین (کی)	اور	لوٹ لوٹ کر آنے (برسنے) والے آسمان کی قسم

اس آسمان کی قسم جو لوٹ لوٹ کر برستا ہے ○ اور پھاڑی جانے والی زمین کی ○

اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ۙ﴿۱۳﴾ وَّ مَا هُوَ بِالْهَزْلِ ﴿ؕ۱۴﴾

بِالْهَزْلِ ﴿۱۴﴾	هُوَ	مَا	وَّ	لَقَوْلٌ فَصْلٌ ﴿۱۳﴾	اِنَّهٗ
کوئی ہنسی مذاق کی بات	وہ	نہیں	اور	ضرور فیصلہ کردینے والا کلام (ہے)	بیشک وہ (قرآن)

بیشک قرآن ضرور فیصلہ کردینے والا کلام ہے ○ اور وہ کوئی ہنسی مذاق کی بات نہیں ہے ○

روزِ قیامت منکرِ بعثت کی بے بسی

قرآن فیصلہ کن بات ہے

1 ...... چھپی باتوں سے مراد عقائد، نیتیں اور وہ اعمال ہیں جنہیں آدمی چھپاتا ہے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان سب کو ظاہر کردے گا۔ لہٰذا ہر ایک کو چاہئے کہ اپنے ظاہری اعمال درست کرنے کے ساتھ ساتھ باطنی اور پوشیدہ اعمال بھی درست کرے تاکہ قیامت کے دن لوگوں کے سامنے رسوا ہونے سے بچ سکے۔

مکر و فریب کرنے والے کفار کو تنبیہ

اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ۝١٥ وَّ اَكِيْدُ كَيْدًا ۝١٦

كَيْدًا ۝١٦	اَكِيْدُ	وَّ	كَيْدًا ۝١٥	يَكِيْدُوْنَ (1)	اِنَّهُمْ
خفیہ تدبیر	میں خفیہ تدبیر کرتا ہوں	اور	چال	چالیں چل رہے ہیں	بیشک وہ (کافر)

بیشک کافر اپنی چالیں چل رہے ہیں ○ اور میں اپنی خفیہ تدبیر فرماتا ہوں ○

فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ۝١٧ ع

رُوَيْدًا ۝١٧	اَمْهِلْهُمْ	الْكٰفِرِيْنَ	فَمَهِّلِ
تھوڑی سی	مہلت دو انہیں	کافروں (کو)	تو تم ڈھیل دو

تو تم کافروں کو ڈھیل دو، انہیں کچھ تھوڑی سی مہلت دو ○

آیات: 19 — رکوع: 01

سُوْرَةُ الْاَعْلٰى مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الرَّحِيْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

رب تعالیٰ کی تسبیح کرنے کا حکم اور اس کی صفات کا بیان

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ۝١ الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى ۝٢ وَ

وَ	فَسَوّٰى ۝٢	خَلَقَ	الَّذِيْ	اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ۝١	سَبِّحِ
اور	پھر ٹھیک بنایا	پیدا کیا	جس نے	اپنے سب سے بلند رب کے نام (کی)	پاکی بیان کرو

اپنے رب کے نام کی پاکی بیان کرو جو سب سے بلند ہے ○ جس نے پیدا کرکے ٹھیک بنایا ○ اور

1 ...... یعنی کفارِ مکہ اللہ تعالیٰ کے دین کو مٹانے، حق کے نور کو بجھانے اور حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو تکلیف پہنچانے کے لئے طرح طرح کی چالیں چل رہے ہیں اور میں اپنی خفیہ تدبیر فرماتا ہوں جس کی انہیں خبر نہیں تو اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ آپ کافروں کی ہلاکت کی دعا نہ فرمائیں بلکہ انہیں ڈھیل دیں اور انہیں چند روز کے لئے کچھ تھوڑی سی مہلت دیں کیونکہ وہ عنقریب ہلاک کر دیئے جائیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور غزوۂ بدر میں انہیں عذابِ الٰہی نے اپنی گرفت میں لے لیا۔

الَّذِیْ قَدَّرَ فَهَدٰى ۪ۙ(٣) وَ الَّذِیْۤ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ۪ۙ(٤)

الَّذِیْ	قَدَّرَ	فَهَدٰى (٣)	وَ	الَّذِیْۤ	اَخْرَجَ	الْمَرْعٰى (٤)
جس نے	اندازے پر رکھا	پھر راہ دکھائی	اور	جس نے	نکالا	چارہ

جس نے اندازے پر رکھا پھر راہ دکھائی ○ اور جس نے چارہ نکالا ○

فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰى ؕ(٥) سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰۤى ۙ(٦) اِلَّا

فَجَعَلَهٗ	غُثَآءً	اَحْوٰى (٥)	سَنُقْرِئُكَ	فَلَا تَنْسٰۤى (٦) [1]	اِلَّا
پھر کردیا اسے	خشک	سیاہ	عنقریب ہم پڑھائیں گے تمہیں	تو تم نہ بھولو گے	مگر

پھر اسے خشک سیاہ کردیا ○ (اے حبیب!) اب ہم تمہیں پڑھائیں گے تو تم نہ بھولو گے ○ مگر

حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو دو بشارتیں

مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ یَعْلَمُ الْجَهْرَ وَ مَا یَخْفٰى ؕ(٧)

مَا	شَآءَ	اللّٰهُ	اِنَّهٗ	یَعْلَمُ	الْجَهْرَ	وَ	مَا	یَخْفٰى (٧)
جو	چاہے	اللّٰہ	بیشک وہ	جانتا ہے	ہر ظاہر (کو)	اور	(اسے) جو	چھپا ہوتا ہے

جو اللّٰہ چاہے بیشک وہ ہر کھلی اور چھپی بات کو جانتا ہے ○

وَ نُیَسِّرُكَ لِلْیُسْرٰى ۚۖ(٨) فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ

وَ	نُیَسِّرُكَ	لِلْیُسْرٰى (٨)	فَذَكِّرْ	اِنْ	نَّفَعَتِ
اور	ہم آسانی دیں گے تمہیں	سب سے آسان چیز کے لئے	تو تم نصیحت کرو	اگر	فائدہ دے

اور ہم تمہارے لئے آسانی کا سامان کردیں گے ○ تو تم نصیحت فرماؤ اگر نصیحت

نصیحت کرنے سے متعلق ہدایت

الذِّكْرٰى ؕ(٩) سَیَذَّكَّرُ مَنْ یَّخْشٰى ۙ(١٠) وَ یَتَجَنَّبُهَا

الذِّكْرٰى (٩) [2]	سَیَذَّكَّرُ	مَنْ	یَّخْشٰى (١٠)	وَ	یَتَجَنَّبُهَا
نصیحت	عنقریب وہ نصیحت مانے گا	جو	ڈرتا ہے	اور	دور رہے گا اس (نصیحت) سے

فائدہ دے ○ عنقریب وہ نصیحت مانے گا جو ڈرتا ہے ○ اور نصیحت سے وہ بڑا بدبخت

1 ...... حضرت جبریل عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام وحی لے کر نازل ہوتے اور ابھی آیت کا آخری حصہ پڑھ کر فارغ نہیں ہوتے تھے کہ حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم اُس آیت کا ابتدائی حصہ پڑھنا شروع کر دیتے تاکہ اسے بھول نہ جائیں، اس پر اللّٰہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا "اے حبیب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم، ہم حضرت جبریل عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے ذریعے تمہیں قرآن پڑھائیں گے تو جو کچھ آپ کے سامنے پڑھا جائے گا آپ اسے نہیں بھولیں گے۔

2 ...... یہاں نصیحت کرنے میں جو نصیحت فائدہ دینے کی شرط لگائی گئی، اس کا یہ مطلب نہیں کہ اگر نصیحت فائدہ نہ دے تو نصیحت نہ کی جائے بلکہ نصیحت فائدہ دے یا نہ دے دونوں صورتوں میں

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

الْاَشْقَى ۙ﴿۱۱﴾ الَّذِیْ یَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ۚ﴿۱۲﴾ ثُمَّ لَا یَمُوْتُ فِیْهَا

الْاَشْقَى ﴿۱۱﴾	الَّذِیْ	یَصْلَى	النَّارَ الْكُبْرٰى ﴿۱۲﴾	ثُمَّ	لَا یَمُوْتُ	فِیْهَا
بڑا بدبخت	جو	داخل ہوگا	سب سے بڑی آگ (میں)	پھر	نہ وہ مرے گا	اس میں

دور رہے گا ○ جو سب سے بڑی آگ میں جائے گا ○ پھر وہ نہ اس میں مرے گا

حقیقی کامیاب شخص کی صفات

وَ لَا یَحْیٰى ؕ﴿۱۳﴾ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۙ﴿۱۴﴾ وَ ذَكَرَ

وَ	لَا یَحْیٰى ﴿۱۳﴾	قَدْ	اَفْلَحَ	مَنْ	تَزَكّٰى ﴿۱۴﴾ (1)	وَ	ذَكَرَ
اور	نہ جئے گا	بیشک	کامیاب ہوا	وہ جو	پاکیزہ بن گیا	اور	اس نے ذکر کیا

اور نہ جئے گا ○ بیشک جس نے خود کو پاک کرلیا وہ کامیاب ہوگا ○ اور اس نے

دنیاوی زندگی کو ترجیح دینے والوں کو تنبیہ

اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ؕ﴿۱۵﴾ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا ۚ﴿۱۶﴾

اسْمَ رَبِّهٖ	فَصَلّٰى ﴿۱۵﴾	بَلْ	تُؤْثِرُوْنَ	الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا ﴿۱۶﴾ (2)
اپنے رب کا نام	پھر نماز پڑھی	بلکہ	تم ترجیح دیتے ہو	دنیاوی زندگی (کو)

اپنے رب کا نام لے کر نماز پڑھی ○ بلکہ تم دنیاوی زندگی کو ترجیح دیتے ہو ○

حضرت ابراہیم و موسیٰ کے صحیفوں کے مضمون کی طرف اشارہ

وَ الْاٰخِرَةُ خَیْرٌ وَّ اَبْقٰى ؕ﴿۱۷﴾ اِنَّ

وَ	الْاٰخِرَةُ	خَیْرٌ	وَّ	اَبْقٰى ﴿۱۷﴾	اِنَّ
اور (حالانکہ)	آخرت	بہتر	اور	(ہمیشہ) باقی رہنے والی (ہے)	بیشک

اور آخرت بہتر اور باقی رہنے والی ہے ○ بیشک

هٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ۙ﴿۱۸﴾ صُحُفِ اِبْرٰهِیْمَ وَ مُوْسٰى ۠﴿۱۹﴾

ع ۱۹/۱۲

هٰذَا	لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿۱۸﴾	صُحُفِ اِبْرٰهِیْمَ وَ مُوْسٰى ﴿۱۹﴾
یہ (بات)	ضرور پہلے صحیفوں میں (ہے)	ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں (میں)

یہ بات ضرور اگلے صحیفوں میں ہے ○ ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں ○

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) نصیحت کرنے کا حکم ہے کیونکہ قرآنِ پاک کی آیات میں مفہومِ مخالف کا اعتبار نہیں ہے۔ 1...... لفظ "تَزَكّٰى" سے مراد خود کو کفر و شرک اور گناہوں سے پاک کرنا ہے۔ یا اس سے مراد نماز کے لئے طہارت حاصل کرنا ہے۔ اس صورت میں اس آیت سے نماز کے لئے وضو اور غسل کرنا ثابت ہوتا ہے۔ 2...... ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ دنیاوی زندگی کی فانی لذتوں، رنگینیوں اور رعنائیوں میں کھو کر اپنی آخرت کو نہ بھول جائے بلکہ اپنی سانسوں کو غنیمت جانتے ہوئے اپنی زندگی اطاعتِ الٰہی میں گزارے اور آخرت میں جنت کی دائمی نعمتیں حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ افسوس! فی زمانہ مسلمانوں کی ایک بہت بڑی تعداد ایسی ہے جو

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

آیات:26 — رکوع:01

سُوْرَةُ الْغَاشِيَةِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ؕ ﴿۱﴾ وُجُوْهٌ

هَلْ	اَتٰىكَ	حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ﴿۱﴾ (1)	وُجُوْهٌ
کیا (یعنی بیشک)	آگئی تمہارے پاس	چھاجانے والی (مصیبت) کی خبر	بہت سے چہرے

بیشک تمہارے پاس چھاجانے والی مصیبت کی خبر آچکی ○ بہت سے چہرے

يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ۙ ﴿۲﴾ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ۙ ﴿۳﴾ تَصْلٰى

يَّوْمَئِذٍ	خَاشِعَةٌ ﴿۲﴾	عَامِلَةٌ	نَّاصِبَةٌ ﴿۳﴾ (2)	تَصْلٰى
اس دن	ذلیل و رسوا ہوں گے	کام کرنے والے	مشقت اٹھانے والے	وہ داخل ہوں گے

اس دن ذلیل و رسوا ہوں گے ○ کام کرنے والے، مشقتیں برداشت کرنے والے ○ بھڑکتی آگ میں

نَارًا حَامِيَةً ۙ ﴿۴﴾ تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ؕ ﴿۵﴾ لَيْسَ لَهُمْ

نَارًا حَامِيَةً ﴿۴﴾	تُسْقٰى	مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ﴿۵﴾	لَيْسَ	لَهُمْ
بھڑکتی آگ (میں)	انہیں پلایا جائے گا	کھولتے ہوئے چشمے سے	نہ ہوگا	ان کے لئے

داخل ہوں گے ○ انہیں شدید گرم چشمے سے پلایا جائے گا ○ ان کے لیے

روزِ قیامت مجرموں کو پیش آنے والی صورتِ حال

جہنمیوں کا مشروب اور کھانا

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اپنی دنیا بہتر بنانے میں ایسی مصروف ہے کہ اسے اپنی آخرت کی کوئی فکر نہیں۔

1 ...... چھاجانے والی مصیبت سے مراد قیامت ہے جس کی شدتیں اور ہولناکیاں ہر چیز پر چھاجائیں گی۔ 2 ...... اس سے بت پرست یا کتابی کافر مراد ہیں، انہوں نے اپنی طرف سے عبادت و ریاضت کے نام پر محنتیں بھی اُٹھائیں، مشقتیں بھی جھیلیں اور نتیجہ یہ ہوا کہ جہنم میں جائیں گے۔ یونہی جوگی، سادھو لوگ کہ دنیا چھوڑتے، لذتوں سے منہ موڑتے اور تکالیف اٹھاتے ہیں مگر آخرت میں کوئی صلہ نہیں اور یونہی بدمذہبوں کا اپنے باطل عقائد کے تحفظ و ترویج میں کوششیں کرنا اور کتابیں لکھنا وغیرہا سب بے فائدہ رہے گا۔

طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ۙ﴿۶﴾ لَّا يُسْمِنُ وَ لَا يُغْنِيْ

طَعَامٌ	اِلَّا	مِنْ ضَرِيْعٍ ﴿۶﴾ (1)	لَّا يُسْمِنُ	وَ	لَا يُغْنِيْ
کوئی کھانا	مگر	کانٹے دار گھاس	وہ (کھانا) موٹا نہ کرے گا	اور	نجات نہ دے گا

کانٹے دار گھاس کے سوا کوئی کھانا نہیں ○ جو نہ موٹا کرے گا اور نہ بھوک سے

مِنْ جُوْعٍ ؕ﴿۷﴾ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ۙ﴿۸﴾ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ۙ﴿۹﴾

مِنْ جُوْعٍ ﴿۷﴾	وُجُوْهٌ	يَّوْمَئِذٍ	نَّاعِمَةٌ ﴿۸﴾	لِّسَعْيِهَا	رَاضِيَةٌ ﴿۹﴾
بھوک سے	بہت سے چہرے	اس دن	ترو تازہ ہوں گے	اپنی کوشش پر	راضی ہوں گے

نجات دے گا ○ بہت سے چہرے اس دن چین سے ہوں گے ○ اپنی کوشش پر راضی ہوں گے ○

روزِ قیامت باعمل مسلمانوں کا حال اور ان کا صلہ

فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۙ﴿۱۰﴾ لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ؕ﴿۱۱﴾ فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۘ﴿۱۲﴾

فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿۱۰﴾	لَّا تَسْمَعُ	فِيْهَا	لَاغِيَةً ﴿۱۱﴾	فِيْهَا	عَيْنٌ جَارِيَةٌ ﴿۱۲﴾
بلند باغ میں	نہ سنیں گے	اس میں	کوئی بیہودہ بات	اس میں	جاری چشمے (ہوں گے)

بلند باغ میں ○ اس میں کوئی بیہودہ بات نہ سنیں گے ○ اس میں جاری چشمے ہوں گے ○

وقف لازم

جنت کا خوشنما منظر اور سامانِ آرائش

فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ۙ﴿۱۳﴾ وَّ اَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ۙ﴿۱۴﴾ وَّ

فِيْهَا	سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ﴿۱۳﴾	وَّ	اَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ﴿۱۴﴾	وَّ
اس میں	بلند تخت (ہوں گے)	اور	رکھے ہوئے پیالے (ہوں گے)	اور

اس میں بلند تخت ہوں گے ○ اور رکھے ہوئے گلاس ہوں گے ○ اور

نَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ۙ﴿۱۵﴾ وَّ زَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ ؕ﴿۱۶﴾ اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ

نَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ﴿۱۵﴾	وَّ	زَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ ﴿۱۶﴾	اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ
صف در صف لگے ہوئے گاؤ تکیے (ہوں گے)	اور	بچھے ہوئے عمدہ قالین (ہوں گے)	تو کیا وہ نہیں دیکھتے

صف در صف گاؤ تکیے لگے ہوئے ہوں گے ○ اور عمدہ قالین بچھے ہوئے ہوں گے ○ تو کیا وہ اونٹ کو

مظاہرِ قدرت کی طرف اشارہ

(1)…… "ضَرِیع" عرب میں ایک خاردار زہریلی گھاس ہے، جو جانور کے پیٹ میں آگ سی لگا دیتی ہے، نہایت بدمزہ اور سخت نقصان دہ ہوتی ہے۔ یاد رہے کہ قیامت کے دن عذاب مختلف طرح کا ہوگا اور عذاب پانے والوں کے بہت سے طبقے ہوں گے، ان میں بعض کو زقوم (تھوہڑ کا درخت) کھانے کو دیا جائے گا اور بعض کو غِسْلِیْن یعنی دوزخیوں کی پیپ اور بعض کو آگ کے کانٹے کھانے کو دیئے جائیں گے۔ انہی مختلف اقسام کی وجہ سے قرآنِ پاک میں مختلف مقامات پر جہنمیوں کے کھانے کیلئے مختلف اشیاء بیان کی گئی ہیں۔

تبلیغ و نصیحت سے متعلق حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تلقین و تسلی

اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ﴿١٧﴾ وَ اِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ﴿١٨﴾

اِلَى الْاِبِلِ	كَيْفَ	خُلِقَتْ ﴿١٧﴾	وَ	اِلَى السَّمَآءِ	كَيْفَ	رُفِعَتْ ﴿١٨﴾
اونٹ کی طرف	کیسا	اسے بنایا گیا ہے	اور	آسمان کی طرف	کیسا	اسے اونچا کیا گیا ہے

نہیں دیکھتے کہ کیسا بنایا گیا ہے○ اور آسمان کو، کیسا اونچا کیا گیا ہے○

وَ اِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ﴿١٩﴾ وَ اِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ

وَ	اِلَى الْجِبَالِ	كَيْفَ	نُصِبَتْ ﴿١٩﴾	وَ	اِلَى الْاَرْضِ	كَيْفَ
اور	پہاڑوں کی طرف	کیسے	اسے قائم کیا گیا ہے	اور	زمین کی طرف	کیسے

اور پہاڑوں کو، کیسے قائم کیا گیا ہے○ اور زمین کو، کیسے

سُطِحَتْ ﴿٢٠﴾ فَذَكِّرْ ۗ اِنَّمَاۤ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ﴿٢١﴾ لَسْتَ

سُطِحَتْ ﴿٢٠﴾	فَذَكِّرْ (1)	اِنَّمَاۤ اَنْتَ	مُذَكِّرٌ ﴿٢١﴾	لَسْتَ
اسے بچھایا گیا ہے	تو تم نصیحت کرو	تم تو صرف	نصیحت کرنے والے (ہو)	تم نہیں ہو

بچھائی گئی ہے○ تو تم نصیحت کرو تم تو نصیحت کرنے والے ہی ہو○ تم کچھ

عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ﴿٢٢﴾ اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَ كَفَرَ ﴿٢٣﴾

عَلَيْهِمْ	بِمُصَيْطِرٍ ﴿٢٢﴾ (2)	اِلَّا	مَنْ	تَوَلّٰى	وَ	كَفَرَ ﴿٢٣﴾
ان پر	زبردستی کرنے والے	مگر	جس نے	منہ پھیرا	اور	کفر کیا

ان پر زبردستی کرنے والے نہیں ہو○ ہاں جس نے منہ پھیرا اور کفر کیا○

فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ﴿٢٤﴾ اِنَّ اِلَيْنَاۤ

فَيُعَذِّبُهُ	اللّٰهُ	الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ﴿٢٤﴾ (3)	اِنَّ	اِلَيْنَاۤ
تو عذاب دے گا اسے	اللہ	بہت بڑا عذاب	بیشک	ہماری طرف (ہی)

تو اسے اللہ بہت بڑا عذاب دے گا○ بیشک ہماری ہی طرف

(1)...... اِس آیت میں خطاب حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ہے لیکن ہمیں بھی یہی حکم ہے کہ جو سمجھانے کی صلاحیت رکھتا ہو وہ دوسروں کو سمجھائے۔

(2)...... اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی یہ ذمہ داری نہیں کہ آپ کفار کو مسلمان کرکے ہی چھوڑیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا پیغام احسن طریقے سے پہنچا دینا آپ کا کام ہے، اس کے بعد اگر ایک بھی شخص ایمان نہ لائے تو آپ کی کوئی ذمہ داری نہیں۔

(3)...... بڑے عذاب سے مراد جہنم کا عذاب ہے۔

ع ٢٦ ١٣ النصف

اِيَابَهُمْ ﴿٢٥﴾ لا ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ﴿٢٦﴾ ع

حِسَابَهُمْ ﴿٢٦﴾	عَلَيْنَا	اِنَّ	ثُمَّ	اِيَابَهُمْ ﴿٢٥﴾
ان کا حساب (لینا ہے)	ہم پر (ہی)	بیشک	پھر	ان کا لوٹنا (ہے)

ان کا لوٹنا ہے ○ پھر بیشک ہم پر ہی ان کا حساب (لینا) ہے ○

آیات:30 — رکوع:01

سُوْرَةُ الْفَجْرِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الرَّحِيْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

وَالْفَجْرِ ﴿١﴾ لا وَلَيَالٍ عَشْرٍ ﴿٢﴾ لا وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ﴿٣﴾ لا وَ

وَ	الْوَتْرِ ﴿٣﴾ (4)	وَ	الشَّفْعِ (3)	وَّ	لَيَالٍ عَشْرٍ ﴿٢﴾ (2)	وَ	وَالْفَجْرِ ﴿١﴾ (1)
اور	طاق (کی)	اور	جفت	اور	دس راتوں (کی)	اور	صبح کی قسم

صبح کی قسم ○ اور دس راتوں کی ○ اور جفت اور طاق کی ○ اور

اور اب تک ہے کہ کل عقل والے اپنی قسمیں

الَّيْلِ اِذَا يَسْرِ ﴿٤﴾ ج هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ ﴿٥﴾ ط

لِّذِيْ حِجْرٍ ﴿٥﴾	قَسَمٌ	فِيْ ذٰلِكَ	هَلْ	يَسْرِ ﴿٤﴾	اِذَا	الَّيْلِ (5)
عقل والے کے لئے	قسم (ہے)	اس (قسم) میں	کیا	وہ چل پڑے	جب	رات (کی)

رات کی جب وہ چل پڑے ○ کیا اس قسم میں عقلمند کے لیے قسم ہے؟ ○

1 ......اس صبح سے پہلی محرم کی، یا یکم ذی الحجہ کی، یا عید الاضحیٰ کی، یا ہر دن کی صبح مراد ہے۔ 2 ......ان سے ذی الحجہ کی پہلی دس راتیں، یا محرم الحرام کے پہلے عشرے کی دس راتیں مراد ہیں۔ 3 ......جفت سے ذوالحجہ کی 10 تاریخ، یا مخلوق، یا 2 اور 4 رکعت والی نمازیں مراد ہیں۔

4 ......طاق سے ذوالحجہ کی 9 تاریخ، یا اللہ تعالیٰ کی ذات، یا 3 رکعت والی نماز یعنی مغرب مراد ہے۔

5 ......اس رات سے خاص مزدلفہ کی رات، یا شبِ قدر، یا ہر رات مراد ہے اور رات کے چلنے سے مراد اس کا گزرنا ہے۔

قومِ عاد، ثمود اور فرعون کے احوال و انجام کی طرف اشارہ

اَلَمْ تَرَ كَیْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۪ۙ(۶) اِرَمَ

اَلَمْ تَرَ	كَیْفَ	فَعَلَ	رَبُّكَ	بِعَادٍ (۶) [1]	اِرَمَ
کیا تم نے نہ دیکھا	کیسا	کیا	تمہارے رب (نے)	عاد کے ساتھ	(وہ) ارم (کے لوگ)

کیا تم نے نہ دیکھا کہ تمہارے رب نے عاد کے ساتھ کیسا کیا؟○ اِرم (کے لوگ)،

ذَاتِ الْعِمَادِ ۪ۙ(۷) الَّتِیْ لَمْ یُخْلَقْ مِثْلُهَا فِی الْبِلَادِ ۪ۙ(۸) وَ

ذَاتِ الْعِمَادِ (۷)	الَّتِیْ	لَمْ یُخْلَقْ	مِثْلُهَا [2]	فِی الْبِلَادِ (۸)	وَ
ستونوں (جیسے قد) والے	وہ جو	نہ پیدا کیا گیا	ان جیسا	شہروں میں	اور

ستونوں (جیسے قد) والے○ کہ ان جیسا شہروں میں پیدا نہ ہوا○ اور

ثَمُوْدَ الَّذِیْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ۪ۙ(۹) وَ

ثَمُوْدَ	الَّذِیْنَ	جَابُوا	الصَّخْرَ	بِالْوَادِ (۹)	وَ
ثمود (کے ساتھ)	جنہوں نے	کاٹیں	پتھر کی چٹانیں	وادی میں	اور

ثمود (کے ساتھ) جنہوں نے وادی میں پتھر کی چٹانیں کاٹیں○ اور

فِرْعَوْنَ ذِی الْاَوْتَادِ ۪ۙ(۱۰) الَّذِیْنَ طَغَوْا فِی الْبِلَادِ ۪ۙ(۱۱)

فِرْعَوْنَ ذِی الْاَوْتَادِ (۱۰) [3]	الَّذِیْنَ	طَغَوْا	فِی الْبِلَادِ (۱۱)
میخوں والے فرعون (کے ساتھ)	جنہوں نے	سرکشی کی	شہروں میں

فرعون (کے ساتھ) جو میخوں والا تھا○ جنہوں نے شہروں میں سرکشی کی○

فَاَكْثَرُوْا فِیْهَا الْفَسَادَ ۪ۙ(۱۲) فَصَبَّ عَلَیْهِمْ رَبُّكَ

فَاَكْثَرُوْا	فِیْهَا	الْفَسَادَ (۱۲)	فَصَبَّ	عَلَیْهِمْ	رَبُّكَ
پھر بہت پھیلایا	ان میں	فساد	تو برسایا	ان پر	تمہارے رب (نے)

پھر ان میں بہت فساد پھیلایا○ تو ان پر تمہارے رب نے

1 ...... قومِ عاد دو تھیں: (1) عادِ اُولیٰ، (2) عادِ اُخریٰ۔ یہاں عادِ اُولیٰ مراد ہے جن کے قد بہت دراز تھے، انہیں عادِ ارم بھی کہتے ہیں۔

2 ...... قومِ عاد کی قوت و طاقت اور قد و قامت کے بارے میں بہت کچھ مروی ہے جس میں بہت کچھ اسرائیلی روایات میں سے ہے لیکن یہ بات قطعی ہے جو قرآن میں بیان کی گئی کہ وہ غیر معمولی قوت و طاقت اور قد کاٹھ والے تھے۔

3 ...... فرعون نے جس کو سزا دینا ہوتی اس کے ہاتھ پاؤں میخوں سے باندھ دیتا یا ہاتھ پاؤں میں ہی میخیں گاڑ دیتا تھا۔

نعمت پانے اور نعمت سے محرومی کے وقت انسان کا حال

سَوْطَ عَذَابٍ ﴿۱۳﴾ اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ﴿۱۴﴾ فَاَمَّا الْاِنْسَانُ

سَوْطَ عَذَابٍ ﴿۱۳﴾	اِنَّ	رَبَّكَ	لَبِالْمِرْصَادِ ﴿۱۴﴾	فَاَمَّا	الْاِنْسَانُ
عذاب کا کوڑا	بیشک	تمہارا رب	ضرور دیکھ رہا ہے	پس بہر حال	آدمی

عذاب کا کوڑا برسایا ○ بیشک تمہارا رب یقیناً دیکھ رہا ہے ○ تو بہر حال آدمی کو

اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَ نَعَّمَهٗ ۙ۬ فَیَقُوْلُ

اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ (1)	رَبُّهٗ	فَاَكْرَمَهٗ	وَ	نَعَّمَهٗ	فَیَقُوْلُ
جب آزمائے اسے	اس کا رب	پس عزت دے اسے	اور	نعمت دے اسے	تو وہ کہتا ہے

جب اس کا رب آزمائے کہ اس کو عزت اور نعمت دے تو اس وقت وہ کہتا ہے کہ

رَبِّیْۤ اَكْرَمَنِ ﴿۱۵﴾ وَ اَمَّاۤ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ

رَبِّیْۤ	اَكْرَمَنِ ﴿۱۵﴾	وَ	اَمَّاۤ	اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ	فَقَدَرَ
میرے رب (نے)	عزت دی مجھے	اور	بہر حال	جب وہ آزمائے اسے	پس تنگ کر دے

میرے رب نے مجھے عزت دی ○ اور بہر حال جب (اللہ) بندے کو آزمائے اور اس کا رزق

کفار کی مذموم باتیں

عَلَیْهِ رِزْقَهٗ ۙ۬ فَیَقُوْلُ رَبِّیْۤ اَهَانَنِ ﴿۱۶﴾ۚ كَلَّا

عَلَیْهِ	رِزْقَهٗ	فَیَقُوْلُ	رَبِّیْۤ	اَهَانَنِ ﴿۱۶﴾	كَلَّا
اس پر	اس کا رزق	تو وہ کہتا ہے	میرے رب (نے)	ذلیل کر دیا مجھے	ہر گز نہیں

اس پر تنگ کر دے تو کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھے ذلیل کر دیا ○ ہر گز نہیں

بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْیَتِیْمَ ﴿۱۷﴾ۙ وَ لَا تَحٰٓضُّوْنَ

بَلْ	لَّا تُكْرِمُوْنَ	الْیَتِیْمَ ﴿۱۷﴾	وَ	لَا تَحٰٓضُّوْنَ
بلکہ	تم عزت نہیں کرتے	یتیم (کی)	اور	ایک دوسرے کو ترغیب نہیں دیتے

بلکہ تم یتیم کی عزت نہیں کرتے ○ اور تم ایک دوسرے کو

1 ......اللہ تعالیٰ بندوں کو مال و دولت اور نعمت و عزت دے کر اور واپس لے کر آزماتا ہے۔ اس میں مومن و مخلص اور مطیع و فرمانبردار تو ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہتا، نعمت پر شکر اور مصیبت پر صبر کرتا ہے، لیکن غافل اور جاہل کا طرزِ عمل اس کے برخلاف ہوتا ہے کہ اگر اسے نعمت و عزت کے ذریعے آزمایا جائے تو وہ خود پسندی کا شکار ہو جاتا؛ نعمت پر شکرِ الٰہی ادا کرنے اور اُسے فضلِ الٰہی قرار دینے کی بجائے اپنا حق سمجھتا، اسے اپنا کمال یا اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبولیت کی دلیل قرار دیتا ہے۔ اس کے برعکس جب اللہ تعالیٰ اُسے رزق کی تنگی میں مبتلا کر کے یا دوسری تکالیف کے ذریعے آزماتا ہے تو اللہ تعالیٰ سے شکوہ و شکایت کرتا، ←

مال کے پرستاروں کو روزِ حشر کی یاد دہانی اور تنبیہ

عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِیْنِ ﴿۱۸﴾ وَ تَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ﴿۱۹﴾ وَّ

عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِیْنِ ﴿۱۸﴾	وَ	تَاْكُلُوْنَ	التُّرَاثَ	اَكْلًا لَّمًّا ﴿۱۹﴾	وَّ
مسکین کو کھلانے پر	اور	تم کھا جاتے ہو	میراث کا سارا مال	جمع کر کے کھا جانا	اور

مسکین کے کھلانے کی ترغیب نہیں دیتے ○ اور میراث کا سارا مال جمع کر کے کھا جاتے ہو ○ اور

تُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ﴿۲۰﴾ كَلَّاۤ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ

تُحِبُّوْنَ (1)	الْمَالَ	حُبًّا جَمًّا ﴿۲۰﴾	كَلَّاۤ	اِذَا	دُكَّتِ	الْاَرْضُ
محبت رکھتے ہو	مال (سے)	بہت زیادہ محبت	ہاں ہاں	جب	ریزہ ریزہ کر دی جائے گی	زمین

مال سے بہت زیادہ محبت رکھتے ہو ○ ہاں ہاں جب زمین ٹکرا کر ریزہ ریزہ

دَكًّا دَكًّا ﴿۲۱﴾ وَّ جَآءَ رَبُّكَ وَ الْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ﴿۲۲﴾

دَكًّا دَكًّا ﴿۲۱﴾	وَّ	جَآءَ	رَبُّكَ	وَ	الْمَلَكُ	صَفًّا صَفًّا ﴿۲۲﴾
خوب ریزہ ریزہ کرنا	اور	آئے گا	تمہارے رب (کا حکم)	اور	فرشتے	قطار در قطار (آئیں گے)

کر دی جائے گی ○ اور تمہارے رب کا حکم آئے گا اور فرشتے قطار در قطار (آئیں گے) ○

وَ جِایْٓءَ یَوْمَىٕذٍۭ بِجَهَنَّمَ یَوْمَىٕذٍ یَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَ

وَ	جِایْٓءَ یَوْمَىٕذٍۭ بِجَهَنَّمَ	یَوْمَىٕذٍ	یَّتَذَكَّرُ	الْاِنْسَانُ	وَ
اور	اس دن جہنم لائی جائے گی	اس دن	سوچے گا	آدمی	اور

اور اس دن جہنم لائی جائے گی، اس دن آدمی سوچے گا اور

اَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى ﴿۲۳﴾ یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ

اَنّٰى	لَهُ	الذِّكْرٰى ﴿۲۳﴾	یَقُوْلُ	یٰلَیْتَنِیْ
(اب) کہاں (ہے)	اس کے لئے	سوچنے کا وقت	وہ کہے گا	اے کاش

اب اس کے لئے سوچنے کا وقت کہاں ؟ ○ وہ کہے گا: اے کاش کہ

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ہر ایک کے سامنے جا کر واویلا کرتا یا اس چیز کو اللہ تعالیٰ کے ہاں مردودیت کی علامت سمجھتا ہے۔ یہ طرزِ عمل حقیقی مسلمان کی شان کے بر خلاف ہے۔

1 ...... ان آیات میں کفار کی ذلت و رسوائی کے یہ اسباب بیان کئے گئے ہیں (1) یتیم کی عزت نہ کرنا۔ (2) مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہ دینا۔ (3) حقداروں کا مالِ وراثت ہڑپ کر جانا۔ (4) مال سے بہت زیادہ محبت رکھنا۔ ان اسباب کو سامنے رکھتے ہوئے ہمیں بھی اپنی عملی حالت پر غور کرنے کی شدید حاجت ہے۔

عذابِ الٰہی کی شدت

قَدَّمْتُ لِحَیَاتِیْ ﴿۲۴﴾ فَیَوْمَىٕذٍ

قَدَّمْتُ	لِحَیَاتِیْ ﴿۲۴﴾ [1]	فَیَوْمَىٕذٍ
میں نے آگے بھیجی ہوتی (کوئی نیکی)	اپنی (اخروی) زندگی کے لئے (یا) اپنی (دنیاوی) زندگی میں	تو اس دن

میں نے اپنی زندگی میں (کوئی نیکی) آگے بھیجی ہوتی ○ تو اس دن

لَّا یُعَذِّبُ عَذَابَهٗۤ اَحَدٌ ﴿۲۵﴾ وَّ لَا یُوْثِقُ

لَّا یُعَذِّبُ	عَذَابَهٗۤ	اَحَدٌ ﴿۲۵﴾	وَّ	لَا یُوْثِقُ
عذاب نہ کرے گا	اللہ کے عذاب (کی طرح)	کوئی ایک	اور	نہیں باندھے گا

اللہ کے عذاب کی طرح کوئی عذاب نہیں دے گا ○ اور اس کے باندھنے کی طرح

مستحقینِ جنت کو ملنے والی بشارت کی طرف اشارہ

وَ ثَاقَهٗۤ اَحَدٌ ﴿۲۶﴾ یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَىٕنَّةُ ﴿۲۷﴾ ارْجِعِیْۤ

وَثَاقَهٗۤ	اَحَدٌ ﴿۲۶﴾	یٰۤاَیَّتُهَا	النَّفْسُ الْمُطْمَىٕنَّةُ ﴿۲۷﴾	ارْجِعِیْۤ
اس کے باندھنے (کی طرح)	کوئی ایک	اے	اطمینان والی جان	تو لوٹ

کوئی نہ باندھے گا ○ اے اطمینان والی جان ○ اپنے رب کی طرف

اِلٰى رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً ﴿۲۸﴾ فَادْخُلِیْ

اِلٰى رَبِّكِ [2]	رَاضِیَةً	مَّرْضِیَّةً ﴿۲۸﴾	فَادْخُلِیْ
اپنے رب کی طرف	(اس سے) راضی	(اس کی بارگاہ میں) پسندیدہ	پھر داخل ہوجا

اس حال میں واپس آ کہ تو اس سے راضی ہو وہ تجھ سے راضی ہو ○ پھر میرے خاص بندوں میں

فِیْ عِبٰدِیْ ﴿۲۹﴾ وَ ادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ﴿۳۰﴾

فِیْ عِبٰدِیْ ﴿۲۹﴾ [3]	وَ	ادْخُلِیْ	جَنَّتِیْ ﴿۳۰﴾
میرے خاص بندوں میں	اور	داخل ہوجا	میری جنت (میں)

داخل ہوجا ○ اور میری جنت میں داخل ہوجا ○

رکوع ۱۴

[1] ...... یہاں زندگی سے مراد یا دنیاوی زندگی ہے یا اُخروی زندگی، پہلی صورت میں آیت کا مطلب یہ ہے کہ کاش میں دنیاوی زندگی میں کچھ نیکیاں کما کر آگے بھیج دیتا۔ دوسری صورت میں مطلب یہ ہے کہ کاش میں نے آخرت کی دائمی زندگی کے لئے کچھ بھیج دیا ہوتا۔ [2] ...... ربِ عَزَّوَجَلَّ کی طرف لوٹنے سے مراد اس کی رحمت، قرب اور حضوری میں حاضر ہونا ہے۔ [3] ...... اس آیت سے نیک لوگوں کی معیت و قرب کی فضیلت بھی ظاہر ہوتی ہے کہ اللہ تعالٰی نے پہلے مخلص مومن کو نیک بندوں کی معیت میں جانے کا فرمایا، پھر جنت میں داخل ہونے کا فرمایا اور یہ حقیقت ہے کہ نیکوں کی صحبت اصلاحِ قلب اور دخولِ جنت کا ذریعہ ہے۔

آیات:20 — رکوع:01

سُوْرَةُ الْبَلَد مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

انسان کے مشقت میں رہنے کا قسمیہ بیان

لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ﴿۱﴾ وَ اَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ﴿۲﴾ وَ

لَاۤ اُقْسِمُ	بِهٰذَا الْبَلَدِ ﴿۱﴾ (1)	وَ	اَنْتَ	حِلٌّۢ	بِهٰذَا الْبَلَدِ ﴿۲﴾	وَ
مجھے قسم ہے	اس شہر کی	اور (جبکہ)	تم	جلوہ گر (ہو)	اس شہر میں	اور

مجھے اِس شہر کی قسم ○ جبکہ تم اس شہر میں تشریف فرما ہو ○ اور

وَالِدٍ وَّ مَا وَلَدَ ﴿۳﴾ لَقَدْ خَلَقْنَا

وَالِدٍ (2)	وَّ	مَا وَلَدَ ﴿۳﴾	لَقَدْ	خَلَقْنَا
باپ (کی قسم)	اور	اس کی اولاد (کی)	ضرور بیشک	ہم نے پیدا کیا

باپ کی قسم اور اس کی اولاد کی ○ یقیناً بیشک ہم نے آدمی کو

کفارِ قریش کے ایک سردار کے گمان اور مقولے کی طرف اشارہ

الْاِنْسَانَ فِیْ كَبَدٍ ﴿۴﴾ اَیَحْسَبُ اَنْ لَّنْ یَّقْدِرَ

الْاِنْسَانَ	فِیْ كَبَدٍ ﴿۴﴾	اَیَحْسَبُ	اَنْ	لَّنْ یَّقْدِرَ
انسان (کو)	مشقت میں (رہتا)	کیا آدمی سمجھتا ہے	کہ	ہرگز قدرت نہ پائے گا

مشقت میں رہتا پیدا کیا ○ کیا آدمی یہ سمجھتا ہے کہ ہرگز اس پر کوئی قدرت

(1)...... اس آیت میں شہر سے مراد مکۂ مکرمہ ہے، یہ شہر اللہ تعالیٰ کے نزدیک انتہائی معزز و مکرم ہے اور اسے یہ عظمت نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وہاں تشریف فرما ہونے کی وجہ سے حاصل ہوئی ہے۔

(2)...... یہاں باپ سے مراد حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کی اولاد سے مراد حضرت اسماعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں، یا باپ سے حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اولاد سے آپ کی ذریت مراد ہے، یا والد سے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور اولاد سے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی امت مراد ہے۔

وقفِ لازم

کفارِ قریش کے سردار کو نعمتوں کی یاد دہانی اور تنبیہ

عَلَيۡهِ اَحَدٌ ﴿۵﴾ يَقُوۡلُ اَهۡلَكۡتُ مَالًا لُّبَدًا ﴿۶﴾

عَلَيۡهِ	اَحَدٌ ﴿۵﴾	يَقُوۡلُ	اَهۡلَكۡتُ	مَالًا لُّبَدًا ﴿۶﴾ [1]
اس پر	کوئی ایک	وہ کہتا ہے	میں نے ختم کر دیا	ڈھیروں مال

نہیں پائے گا ○ کہتا ہے کہ میں نے ڈھیروں مال ختم کر دیا ○

اَيَحۡسَبُ اَنۡ لَّمۡ يَرَهٗۤ اَحَدٌ ﴿۷﴾ اَلَمۡ نَجۡعَلۡ لَّهٗ

اَيَحۡسَبُ	اَنۡ	لَّمۡ يَرَهٗۤ	اَحَدٌ ﴿۷﴾	اَلَمۡ نَجۡعَلۡ	لَّهٗ
کیا وہ سمجھتا ہے	کہ	نہیں دیکھا اسے	کسی ایک (نے)	کیا ہم نے نہ بنائیں	اس کی

کیا آدمی یہ سمجھتا ہے کہ اسے کسی نے نہ دیکھا ○ کیا ہم نے اس کی دو آنکھیں

عَيۡنَيۡنِ ﴿۸﴾ وَ لِسَانًا وَّ شَفَتَيۡنِ ﴿۹﴾ وَ هَدَيۡنٰهُ

عَيۡنَيۡنِ ﴿۸﴾	وَ	لِسَانًا	وَّ	شَفَتَيۡنِ ﴿۹﴾	وَ	هَدَيۡنٰهُ
دو آنکھیں	اور	ایک زبان	اور	دو ہونٹ	اور	ہم نے دکھائے اسے

نہ بنائیں ○ اور ایک زبان اور دو ہونٹ ○ اور ہم نے اسے دو راستے

اعمالِ صالحہ کی گھاٹی کی تفصیل

النَّجۡدَيۡنِ ﴿۱۰﴾ فَلَا اقۡتَحَمَ الۡعَقَبَةَ ﴿۱۱﴾ وَ

النَّجۡدَيۡنِ ﴿۱۰﴾ [2]	فَلَا اقۡتَحَمَ	الۡعَقَبَةَ ﴿۱۱﴾	وَ
دو راستے	پھر کیوں نہ سوچے سمجھے بغیر کود پڑا	گھاٹی (میں)	اور

دکھائے ○ پھر بغیر سوچے سمجھے کیوں نہ گھاٹی میں کود پڑا ○ اور

مَاۤ اَدۡرٰىكَ مَا الۡعَقَبَةُ ﴿۱۲﴾ فَكُّ رَقَبَةٍ ﴿۱۳﴾ اَوۡ اِطۡعٰمٌ

مَاۤ اَدۡرٰىكَ	مَا	الۡعَقَبَةُ ﴿۱۲﴾	فَكُّ رَقَبَةٍ ﴿۱۳﴾	اَوۡ	اِطۡعٰمٌ
کیا معلوم تجھے	کیا (ہے)	(وہ) گھاٹی	(کسی کی غلامی سے) گردن چھڑانا	یا	کھانا کھلانا

تجھے کیا معلوم کہ وہ گھاٹی کیا ہے؟ ○ کسی بندے کی گردن چھڑانا ○ یا بھوک کے دن میں

1 ...... بری نیت سے اور بری جگہ پر مال خرچ کرنے کا انجام بہت سخت ہے، اس سے وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو رشوت کے ذریعے دنیا کا عہدہ اور منصب حاصل کرنے اور شادی کی ناجائز رسمیں پوری کرنے کے لئے بے تحاشہ مال خرچ کرتے ہیں اسی طرح وہ لوگ بھی درس حاصل کریں کہ جو ظاہری طور پر تو نیک کاموں میں اپنا مال خرچ کر رہے ہیں لیکن ان کی نیت یہ ہے کہ اس عمل سے لوگ ان کی واہ واہ کریں اور لوگوں میں ان کی نیک نامی مشہور ہو۔

2 ...... مفسرین کا ایک قول یہ ہے کہ اس سے اچھائی اور برائی کے دو راستے مراد ہیں جو جنت یا جہنم تک پہنچاتے ہیں۔

فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ﴿١٤﴾ يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ﴿١٥﴾ اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ﴿١٦﴾

فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ﴿١٤﴾ (1)	يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ﴿١٥﴾	اَوْ	مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ﴿١٦﴾ (2)
بھوک والے دن میں	رشتہ دار یتیم (کو)	یا	خاک نشین مسکین (کو)

کھانا دینا ○ رشتہ دار یتیم کو ○ یا خاک نشین مسکین کو ○

اعمالِ صالحہ قبول ہونے کی بنیادی شرط

ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ

ثُمَّ	كَانَ	مِنَ الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا (3)	وَ	تَوَاصَوْا	بِالصَّبْرِ
پھر	وہ ہو	ان لوگوں میں سے جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے آپس میں نصیحتیں کیں	صبر کی

پھر یہ ان میں سے ہو جو ایمان لائے اور انہوں نے آپس میں صبر کی نصیحتیں کیں اور

باعمل مسلمانوں اور کفار کے انجام میں فرق

وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ﴿١٧﴾ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ﴿١٨﴾

وَ	تَوَاصَوْا	بِالْمَرْحَمَةِ ﴿١٧﴾	اُولٰٓئِكَ	اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ﴿١٨﴾
اور	آپس میں تاکیدیں کیں	مہربانی کی	یہ لوگ	دائیں طرف والے (ہیں)

آپس میں مہربانی کی تاکیدیں کیں ○ یہی لوگ دائیں طرف والے ہیں ○

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا هُمْ

وَ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	بِاٰيٰتِنَا	هُمْ
اور	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	ہماری آیتوں کے ساتھ	وہ

اور جنہوں نے ہماری آیتوں کے ساتھ کفر کیا وہی

اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ﴿١٩﴾ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ﴿٢٠﴾

اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ﴿١٩﴾	عَلَيْهِمْ	نَارٌ	مُّؤْصَدَةٌ ﴿٢٠﴾
بائیں طرف والے (ہیں)	ان پر	آگ (ہوگی)	(ہر طرف سے) بند کی ہوئی

بائیں طرف والے ہیں ○ ان پر ہر طرف سے بند کی ہوئی آگ ہوگی ○

ع ۱۵

1 ...... حدیثِ پاک میں ہے: جو مسلمان کسی بھوکے مسلمان کو کھانا کھلائے، اللہ تعالیٰ اُسے جنت کے پھل کھلائے گا اور جو مسلمان کسی پیاسے مسلمان کو پانی پلائے گا، اللہ تعالیٰ اُسے رحیق مختوم (یعنی جنت کی سر بند شراب) پلائے گا۔(ترمذی، ۴/۲۰۴، الحدیث: ۲۴۵۷) 2 ...... حدیثِ پاک میں ہے: یتیموں اور مسکینوں کی مدد کرنے والا جہاد میں سعی کرنے والے اور بے تھکے مسلسل شب بیداری کرنے والے اور ہمیشہ روزہ رکھنے والے کی مثل ہے۔(مسلم، ص۱۵۹۲، الحدیث: ۴۱(۲۹۸۲))

3 ...... ایمان کے بغیر اچھی جگہوں پر مال خرچ کرنے کا ثواب نہیں ملے گا، لہٰذا جو کافر راہِ خدا میں خرچ پر ثواب چاہتا ہو تو اسے پہلے توحید و رسالت پر ایمان لانا

آیات:15 — رکوع:01

سُوْرَةُ الشَّمْسِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

وَالشَّمْسِ وَضُحٰىهَا ۝۱ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰىهَا ۝۲ وَ

وَالشَّمْسِ (1)	وَ	ضُحٰىهَا ۝۱	وَ	الْقَمَرِ	اِذَا	تَلٰىهَا ۝۲	وَ
سورج کی قسم	اور	اس کی روشنی (کی)	اور	چاند (کی)	جب	وہ پیچھے آئے اس کے	اور

سورج اور اس کی روشنی کی قسم ۝ اور چاند کی جب وہ اس کے پیچھے آئے ۝ اور

النَّهَارِ اِذَا جَلّٰىهَا ۝۳ وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰىهَا ۝۴ وَ

النَّهَارِ	اِذَا	جَلّٰىهَا ۝۳	وَ	الَّيْلِ	اِذَا	يَغْشٰىهَا ۝۴	وَ
دن (کی)	جب	وہ چمکائے اس (سورج) کو	اور	رات (کی)	جب	وہ چھپادے اسے	اور

دن کی جب وہ سورج کو چمکائے ۝ اور رات کی جب وہ سورج کو چھپادے ۝ اور

السَّمَآءِ وَمَا بَنٰىهَا ۝۵ وَالْاَرْضِ وَمَا

السَّمَآءِ	وَ	مَا	بَنٰىهَا ۝۵	وَ	الْاَرْضِ	وَ	مَا
آسمان (کی)	اور	(اس کی) جس نے	بنایا اسے	اور	زمین (کی)	اور	(اس کی) جس نے

آسمان کی اور اس کے بنانے والے کی قسم ۝ اور زمین کی اور اس کے

مخلوقات کی قسمیں ارشاد فرما کر کامیاب اور ناکام انسان کی پہچان

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ضروری ہے ورنہ دنیا میں تو بدلہ مل جائے گا لیکن آخرت میں نہیں۔

1 ......اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت اور وحدانیت کا اظہار کرنے کے لئے متعدد چیزوں کی قسم ارشاد فرمائی ہے اور یہ چیزیں ایسی ہیں کہ ان کے ساتھ مخلوق کے عظیم منافع وابستہ ہیں اور ان میں غور و فکر کرکے ہر انسان اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کی وحدانیت کے بارے میں جان سکتا ہے۔

قومِ ثمود کے احوال اور انجام کی طرف اشارہ

طَحٰىهَا ۪ۙ﴿٦﴾ وَ نَفۡسٍ وَّ مَا سَوّٰىهَا ۪ۙ﴿٧﴾ فَاَلۡهَمَهَا

طَحٰىهَا ﴿٦﴾	وَ	نَفۡسٍ	وَّ	مَا	سَوّٰىهَا ﴿٧﴾	فَاَلۡهَمَهَا
پھیلایا اسے	اور	جان (کی)	اور	(اس کی) جس نے	ٹھیک بنایا اسے	پھر دل میں ڈالی اس کے

پھیلانے والے کی قسم ○ اور جان کی اور اس کی جس نے اسے ٹھیک بنایا ○ پھر اس کی نافرمانی

فُجُوۡرَهَا وَ تَقۡوٰىهَا ۪ۙ﴿٨﴾ قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ

فُجُوۡرَهَا	وَ	تَقۡوٰىهَا ﴿٨﴾	قَدۡ	اَفۡلَحَ	مَنۡ
اس کی نافرمانی	اور	اس کی پرہیز گاری (کی سمجھ)	بیشک	وہ کامیاب ہوا	جس نے

اور اس کی پرہیز گاری کی سمجھ اس کے دل میں ڈالی ○ بیشک جس نے نفس کو پاک کر لیا

زَكّٰىهَا ۪ۙ﴿٩﴾ وَ قَدۡ خَابَ مَنۡ دَسّٰىهَا ؕ﴿١٠﴾

زَكّٰىهَا ﴿٩﴾ [1]	وَ	قَدۡ	خَابَ	مَنۡ	دَسّٰىهَا ﴿١٠﴾
پاک کر لیا اس (نفس) کو	اور	بیشک	وہ ناکام ہوا	جس نے	(گناہوں میں) چھپا دیا اسے

وہ کامیاب ہو گیا ○ اور بیشک جس نے نفس کو گناہوں میں چھپا دیا وہ ناکام ہو گیا ○

كَذَّبَتۡ ثَمُوۡدُ بِطَغۡوٰىهَاۤ ۪ۙ﴿١١﴾ اِذِ انۡۢبَعَثَ اَشۡقٰىهَا ۪ۙ﴿١٢﴾

كَذَّبَتۡ	ثَمُوۡدُ	بِطَغۡوٰىهَاۤ ﴿١١﴾	اِذِ انۡۢبَعَثَ	اَشۡقٰىهَا ﴿١٢﴾ [2]
جھٹلایا	(قوم) ثمود (نے)	اپنی سرکشی سے	جس وقت اٹھ کھڑا ہوا	اس کا سب سے بڑا بدبخت آدمی

قومِ ثمود نے اپنی سرکشی سے جھٹلایا ○ جس وقت ان کا سب سے بڑا بدبخت آدمی اٹھ کھڑا ہوا ○

فَقَالَ لَهُمۡ رَسُوۡلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَ

فَقَالَ	لَهُمۡ	رَسُوۡلُ اللّٰهِ	نَاقَةَ اللّٰهِ	وَ
تو فرمایا	ان سے	اللہ کے رسول (نے)	(بچو) اللہ کی اونٹنی	اور

تو اللہ کے رسول نے ان سے فرمایا: اللہ کی اونٹنی اور

1 ...... اپنے نفس کو برائیوں سے پاک کرنا کامیابی حاصل کرنے کا ذریعہ اور اسے گناہوں میں چھپا دینا ناکامی کا سبب ہے۔ نفس برائیوں سے اسی وقت پاک ہو سکتا ہے جب اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت کی جائے، لہٰذا جو شخص حقیقی کامیابی حاصل کرنا اور ناکامی سے بچنا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت کر کے اپنے نفس کو برائیوں سے پاک کرے۔

2 ...... یہ سب سے بڑا بدبخت آدمی قدار بن سالف تھا۔

سُقْيٰهَا ﴿۱۳﴾ؕ فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا ۙ۬

سُقْيٰهَا ﴿۱۳﴾	فَكَذَّبُوْهُ	فَعَقَرُوْهَا
اس کے پینے کی باری (سے)	تو انہوں نے جھٹلایا اسے	تو انہوں نے ٹانگوں کی رگیں کاٹ دیں اس (اونٹنی) کی

اس کی پینے کی باری سے بچو ○ تو انہوں نے اسے جھٹلایا پھر اونٹنی کی کوچیں کاٹ دیں

فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ

فَدَمْدَمَ	عَلَيْهِمْ	رَبُّهُمْ	بِذَنْۢبِهِمْ
تو تباہی ڈال دی	ان پر	ان کے رب (نے)	ان کے گناہ کے سبب

تو ان پر ان کے رب نے ان کے گناہ کے سبب تباہی ڈال کر

فَسَوّٰىهَا ﴿۱۴﴾ۙ وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ﴿۱۵﴾ع

ع ١٥ / ١٢

فَسَوّٰىهَا ﴿۱۴﴾	وَ	لَا يَخَافُ	عُقْبٰهَا ﴿۱۵﴾ [1]
پھر برابر کر دیا اس (بستی) کو	اور	وہ نہیں ڈرتا	اس (بستی والوں) کے پیچھا کرنے (سے)

ان کی بستی کو برابر کر دیا ○ اور اسے ان کے پیچھا کرنے کا خوف نہیں ○

آیات: 21 | رکوع: 01

سُوْرَةُ الَّيْل مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

[1]..... اس آیت کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ان کے پیچھا کرنے کا خوف نہیں کیونکہ کسی کو اس کے آگے دم مارنے کی مجال نہیں۔ بعض مفسرین نے اس آیت کے معنی یہ بھی بیان کئے ہیں کہ حضرت صالح عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو ان میں سے کسی کا خوف نہیں کہ عذاب نازل ہونے کے بعد وہ انہیں ایذا پہنچا سکے۔

لوگوں کی کوشش مختلف ہونے کا قسمیہ بیان

وَ الَّیْلِ اِذَا یَغْشٰىۙ(۱) وَ النَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰىۙ(۲) وَ مَا

وَالَّیْلِ	اِذَا	یَغْشٰى(۱)	وَ	النَّهَارِ[1]	اِذَا	تَجَلّٰى(۲)	وَ	مَا
رات کی قسم	جب	وہ چھاجائے	اور	دن (کی)	جب	وہ روشن ہو	اور	(اس کی) جس نے

رات کی قسم جب وہ چھاجائے ○ اور دن کی جب وہ روشن ہو ○ اور

آسانی کا اہل بنانے والے اعمال

خَلَقَ الذَّكَرَ وَ الْاُنْثٰۤىۙ(۳) اِنَّ سَعْیَكُمْ لَشَتّٰىؕ(۴) فَاَمَّا

خَلَقَ	الذَّكَرَ	وَ	الْاُنْثٰى(۳)	اِنَّ	سَعْیَكُمْ	لَشَتّٰى(۴)	فَاَمَّا
پیدا کیا	مذکر	اور	مؤنث (کو)	بیشک	تمہاری کوشش	ضرور مختلف (ہے)	پس بہر حال

مذکر اور مؤنث کو پیدا کرنے والے کی ○ بیشک تمہاری کوشش ضرور مختلف قسم کی ہے ○ تو بہر حال وہ

مَنْ اَعْطٰى وَ اتَّقٰىۙ(۵) وَ صَدَّقَ بِالْحُسْنٰىۙ(۶)

مَنْ	اَعْطٰى	وَ	اتَّقٰى(۵)	وَ	صَدَّقَ	بِالْحُسْنٰى(۶)[2]
جس نے	دیا	اور	پرہیز گار بنا	اور	سچا مانا	سب سے اچھی (راہ) کو

جس نے دیا اور پرہیز گار بنا ○ اور سب سے اچھی راہ کو سچا مانا ○

تنگی میں مبتلا کرنے والے اعمال

فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْیُسْرٰىؕ(۷) وَ اَمَّا مَنْۢ بَخِلَ

فَسَنُیَسِّرُهٗ	لِلْیُسْرٰى(۷)	وَ	اَمَّا	مَنْ	بَخِلَ
تو عنقریب ہم آسانی دیں گے اسے	سب سے آسان چیز کے لئے	اور	بہر حال	جس نے	بخل کیا

تو بہت جلد ہم اسے آسانی مہیا کر دیں گے ○ اور رہا وہ جس نے بخل کیا

وَ اسْتَغْنٰىۙ(۸) وَ كَذَّبَ بِالْحُسْنٰىۙ(۹) فَسَنُیَسِّرُهٗ

وَ	اسْتَغْنٰى(۸)	وَ	كَذَّبَ	بِالْحُسْنٰى(۹)	فَسَنُیَسِّرُهٗ
اور	بے پرواہ بنا	اور	جھٹلایا	سب سے اچھی (راہ) کو	تو عنقریب ہم مہیا کر دیں گے اسے

اور بے پرواہ بنا ○ اور سب سے اچھی راہ کو جھٹلایا ○ تو بہت جلد ہم اسے

1 ...... رات اور دن اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمتیں اور اس کی قدرت کی عظیم نشانیاں ہیں، اسی طرح رات کے بعد دن کا آنا اور دن کے بعد رات کا آنا بھی اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے کیونکہ اگر قیامت تک ہمیشہ رات ہی رہے تو مخلوق کے لئے اپنی معاشی ضروریات پورا کرنا ممکن نہ رہے گا اور اگر قیامت تک ہمیشہ دن ہی رہے تو مخلوق کا چین، سکون اور راحت ختم ہو جائے گی۔ عقلمند لوگ اس میں بھی غور کر کے اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کی وحدانیت کے بارے میں جان سکتے ہیں۔ 2 ...... اس سے مراد ملت اسلام ہے۔

بخل کرنے والوں کو تنبیہ

لِلْعُسْرٰى ﴿۱۰﴾ وَ مَا یُغْنِیْ عَنْهُ مَالُهٗۤ اِذَا

لِلْعُسْرٰى ﴿۱۰﴾	وَ	مَا یُغْنِیْ	عَنْهُ	مَالُهٗۤ	اِذَا
سب سے بڑی مشکل کا (راستہ)	اور	کام نہیں آئے گا	اس سے (اسے)	اس کا مال	جب

دشواری مہیا کردیں گے ○ اور جب وہ ہلاکت میں پڑے گا تو اس کا مال

ہدایت کی ذمہ داری اور دنیا و آخرت کی ملکیت

تَرَدّٰى ﴿۱۱﴾ اِنَّ عَلَیْنَا لَلْهُدٰى ﴿۱۲﴾ وَ اِنَّ

تَرَدّٰى ﴿۱۱﴾	اِنَّ	عَلَیْنَا	لَلْهُدٰى ﴿۱۲﴾	وَ	اِنَّ
وہ ہلاکت میں پڑے گا	بیشک	ہمارے (ذمہ) پر (ہے)	ضرور ہدایت فرمانا	اور	بیشک

اسے کام نہ آئے گا ○ بیشک ہدایت فرمانا ہمارے ہی ذمہ ہے ○ اور بیشک

جہنم کا حقدار شخص

لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَ الْاُوْلٰى ﴿۱۳﴾ فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا

لَنَا	لَلْاٰخِرَةَ	وَ	الْاُوْلٰى ﴿۱۳﴾	فَاَنْذَرْتُكُمْ	نَارًا
ہماری ہی ملک (ہے)	ضرور آخرت	اور	دنیا	تو میں ڈرا چکا تمہیں	(اس) آگ (سے)

آخرت اور دنیا دونوں کے ہم ہی مالک ہیں ○ تو میں تمہیں اس آگ سے ڈرا چکا

تَلَظّٰى ﴿۱۴﴾ لَا یَصْلٰىهَاۤ اِلَّا الْاَشْقَى ﴿۱۵﴾ الَّذِیْ

تَلَظّٰى ﴿۱۴﴾	لَا یَصْلٰىهَاۤ	اِلَّا	الْاَشْقَى ﴿۱۵﴾	الَّذِیْ
جو بھڑک رہی ہے	نہیں داخل ہوگا اس میں	مگر	بڑا بدبخت	وہ جس نے

جو بھڑک رہی ہے ○ اس میں بڑا بدبخت ہی داخل ہوگا ○ جس نے

جہنم سے بچائے جانے والا شخص

كَذَّبَ وَ تَوَلّٰى ﴿۱۶﴾ وَ سَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ﴿۱۷﴾

كَذَّبَ	وَ	تَوَلّٰى ﴿۱۶﴾	وَ	سَیُجَنَّبُهَا	الْاَتْقَى ﴿۱۷﴾ [1]
جھٹلایا	اور	منہ پھیرا	اور	دور رکھا جائے گا اس (آگ) سے	سب سے بڑا پرہیز گار

جھٹلایا اور منہ پھیرا ○ اور عنقریب سب سے بڑے پرہیز گار کو اس آگ سے دور رکھا جائے گا ○

1 ...... تمام مفسرین کے نزدیک اس آیت میں سب سے بڑے پرہیز گار سے مراد حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں۔ اس سے حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے 6 فضائل معلوم ہوئے (1) گناہوں سے محفوظ رہیں گے کیونکہ سب سے بڑے متقی ہیں۔ (2) انہیں جہنم سے بہت دور رکھا جائے گا۔ (3) جہنم سے دور رکھے جانے میں ان کے لئے جنتی ہونے کی بشارت ہے۔ (4) سیّدُ المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی امت میں سب سے بڑے متقی اور پرہیز گار حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں۔ (5) حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے تمام صدقات و خیرات قبول ہیں۔ (6) حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَهٗ یَتَزَكّٰى ﴿۱۸﴾ۚ وَ مَا

الَّذِیْ	یُؤْتِیْ	مَالَهٗ	یَتَزَكّٰى ﴿۱۸﴾	وَ	مَا
وہ جو	دیتا ہے	اپنا مال	(تاکہ) پاکیزگی حاصل کرے	اور	نہیں (ہے)

جو اپنا مال دیتا ہے تاکہ اسے پاکیزگی ملے ○ اور کسی کا

لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰۤى ﴿۱۹﴾ۙ اِلَّا

لِاَحَدٍ	عِنْدَهٗ	مِنْ نِّعْمَةٍ (1)	تُجْزٰۤى ﴿۱۹﴾	اِلَّا
کسی ایک کے لئے	اس کے نزدیک (پر)	کچھ احسان	(جس کا) بدلہ دیا جاتا ہو	لیکن

اس پر کچھ احسان نہیں جس کا بدلہ دیا جاتا ہو ○ صرف

ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ﴿۲۰﴾ۚ وَ لَسَوْفَ یَرْضٰى ﴿۲۱﴾ع

ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ﴿۲۰﴾	وَ	لَسَوْفَ یَرْضٰى ﴿۲۱﴾
اپنے سب سے بلند (شان والے) رب کی رضا چاہنے (کے لئے)	اور	ضرور عنقریب وہ خوش ہو جائے گا

اپنے سب سے بلند شان والے رب کی رضا تلاش کرنے کے لئے ○ اور بیشک قریب ہے کہ وہ خوش ہو جائے گا ○

ع ۲۱ / ۷

آیات:11 — رکوع:01

سُوْرَةُ الضُّحٰى مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) تَعَالٰی عَنْه کے ہر صدقے میں اعلیٰ درجے کا اخلاص ہے جس کی گواہی رب تعالیٰ دے رہا ہے۔

1 ......جب حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْه نے حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْه کو بہت مہنگی قیمت پر خرید کر آزاد کیا تو کفار کو حیرت ہوئی اور انہوں نے کہا کہ حضرتِ صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْه نے ایسا کیوں کیا؟ شاید حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْه کا ان پر کوئی احسان ہوگا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ظاہر فرما دیا گیا کہ حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْه کا یہ فعل محض رضائے الٰہی کے لئے ہے کسی کے احسان کا بدلہ نہیں۔

قسموں کے ساتھ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان کا بیان

وَالضُّحٰىۙ ﴿۱﴾ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰىۙ ﴿۲﴾ مَا وَدَّعَكَ

وَالضُّحٰى ﴿۱﴾ (1)	وَ	الَّيْلِ	اِذَا	سَجٰى ﴿۲﴾	مَا وَدَّعَكَ
چڑھتے دن کے وقت کی قسم	اور	رات (کی)	جب	وہ ڈھانپ دے	نہیں چھوڑا تجھے

چڑھتے دن کے وقت کی قسم ○ اور رات کی جب وہ ڈھانپ دے ○ تمہارے رب نے

رَبُّكَ وَمَا قَلٰىؕ ﴿۳﴾ وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ

رَبُّكَ	وَ	مَا قَلٰى ﴿۳﴾	وَ	لَلْاٰخِرَةُ	خَيْرٌ
تیرے رب (نے)	اور	نہ ناپسند کیا	اور	بیشک آخرت (یا) ہر پچھلی (گھڑی)	بہتر (ہے)

نہ تمہیں چھوڑا اور نہ ناپسند کیا ○ اور بیشک تمہارے لئے ہر پچھلی گھڑی

لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰىؕ ﴿۴﴾ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ

لَّكَ	مِنَ الْاُوْلٰى ﴿۴﴾ (2)	وَ	لَسَوْفَ يُعْطِيْكَ	رَبُّكَ
تمہارے لئے	دنیا (یا) پہلی (گھڑی) سے	اور	ضرور عنقریب دے گا تجھے	تیرا رب

پہلی سے بہتر ہے ○ اور بیشک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر خاص فضلِ الٰہی کا بیان

فَتَرْضٰىؕ ﴿۵﴾ اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى۪ ﴿۶﴾ وَوَجَدَكَ

فَتَرْضٰى ﴿۵﴾	اَلَمْ يَجِدْكَ	يَتِيْمًا	فَاٰوٰى ﴿۶﴾	وَوَجَدَكَ
تو تم راضی ہو جاؤ گے	کیا اس نے نہیں پایا تجھے	یتیم	پھر جگہ دی	اور اس نے پایا تجھے

کہ تم راضی ہو جاؤ گے ○ کیا اس نے تمہیں یتیم نہ پایا پھر جگہ دی ○ اور اس نے تمہیں

ضَآلًّا فَهَدٰى۪ ﴿۷﴾ وَوَجَدَكَ عَآىِٕلًا فَاَغْنٰىؕ ﴿۸﴾

ضَآلًّا	فَهَدٰى ﴿۷﴾	وَوَجَدَكَ	عَآىِٕلًا	فَاَغْنٰى ﴿۸﴾
(اپنی محبت میں) گم	تو (اپنی طرف) راہ دی	اور اس نے پایا تجھے	حاجت مند	تو غنی کر دیا

اپنی محبت میں گم پایا تو اپنی طرف راہ دی ○ اور اس نے تمہیں حاجت مند پایا تو غنی کر دیا ○

1 ...... بعض مفسرین کے نزدیک "ضُحٰی" سے وہ وقت مراد ہے جس وقت سورج بلند ہوتا ہے اور بعض کے نزدیک یہاں "ضُحٰی" سے پورا دن مراد ہے۔

2 ...... اس آیت کا ایک معنی یہ ہے کہ اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، بیشک تمہارے لئے آخرت دنیا سے بہتر ہے کیونکہ وہاں آپ کے لئے بے انتہا عزتیں اور کرامتیں ہیں اور ایک معنی یہ ہے کہ آنے والے احوال آپ کے لئے گزشتہ سے بہتر و برتر ہیں گویا کہ حق تعالٰی کا وعدہ ہے کہ وہ روز بروز آپ کے درجے بلند کرے گا اور عزت پر عزت اور منصب پر منصب زیادہ فرمائے گا اور ہر آنے والی گھڑی میں آپ کے مراتب ترقیوں میں رہیں گے۔

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یتیم و سائل پر شفقت کا حکم

فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْهَرْؕ(۹) وَ اَمَّا السَّآىٕلَ

فَاَمَّا	الْیَتِیْمَ	فَلَا تَقْهَرْؕ(۹)	وَ	اَمَّا	السَّآىٕلَ
تو بہر حال	یتیم (پر)	تو تم سختی نہ کرو	اور	بہر حال	مانگنے والے (کو)

تو کسی بھی صورت یتیم پر سختی نہ کرو○ اور کسی بھی صورت مانگنے والے کو

نعمتِ الٰہی کے چرچے کا حکم

ع

فَلَا تَنْهَرْؕ(۱۰) وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ۠(۱۱)

فَلَا تَنْهَرْ(۱۰)	وَ	اَمَّا	بِنِعْمَةِ رَبِّكَ[1]	فَحَدِّثْ(۱۱)
تو تم نہ جھڑکو	اور	بہر حال	اپنے رب کی نعمت کا	تو تم خوب چرچا کرو

نہ جھڑکو○ اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو○

آیات: 08 — رکوع: 01

سُوْرَةُ الْمَ نَشْرَحْ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر انعاماتِ الٰہیہ

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَۙ(۱) وَ وَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَۙ(۲)

اَلَمْ نَشْرَحْ	لَكَ	صَدْرَكَ(۱)	وَ وَضَعْنَا	عَنْكَ	وِزْرَكَ(۲)[2]
کیا ہم نے کشادہ نہ کر دیا	تمہارے لئے	تمہارا سینہ	اور ہم نے اتار دیا	تم سے	تمہارا بوجھ

کیا ہم نے تمہاری خاطر تمہارا سینہ کشادہ نہ کر دیا؟○ اور ہم نے تمہارے اوپر سے تمہارا بوجھ اتار دیا○

1 ...... یہاں نعمت سے مراد وہ نعمتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عطا فرمائیں اور وہ نعمتیں بھی مراد ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے وعدہ فرمایا ہے اور نعمتوں کا چرچا کرنے کا اس لئے حکم فرمایا کہ نعمت کو بیان کرنا شکر گزاری ہے۔

2 ...... اس بوجھ سے وہ غم مراد ہے جو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کفار کے ایمان نہ لانے کی وجہ سے رہتا تھا اور ایک قول یہ ہے کہ اس سے اُمت کے گناہوں کا غم مراد ہے جس میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قلبِ مبارک مشغول رہتا تھا۔

الَّذِیۡۤ اَنۡقَضَ ظَهۡرَكَ ۙ﴿۳﴾ وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ ؕ﴿۴﴾

الَّذِیۡۤ	اَنۡقَضَ	ظَهۡرَكَ ﴿۳﴾	وَ	رَفَعۡنَا	لَكَ	ذِكۡرَكَ ﴿۴﴾ [1]
جس نے	توڑی تھی	تمہاری پیٹھ	اور	ہم نے بلند کر دیا	تمہارے لئے	تمہارا ذکر

جس نے تمہاری پیٹھ توڑی تھی ○ اور ہم نے تمہاری خاطر تمہارا ذکر بلند کر دیا ○

تنگی کے بعد آسانی کی بشارت

فَاِنَّ مَعَ الۡعُسۡرِ یُسۡرًا ۙ﴿۵﴾ اِنَّ مَعَ الۡعُسۡرِ یُسۡرًا ؕ﴿۶﴾ فَاِذَا

فَاِنَّ	مَعَ الۡعُسۡرِ	یُسۡرًا ﴿۵﴾	اِنَّ	مَعَ الۡعُسۡرِ	یُسۡرًا ﴿۶﴾	فَاِذَا
تو بیشک	دشواری کے ساتھ	آسانی (ہے)	بیشک	دشواری کے ساتھ	آسانی (ہے)	تو جب

تو بیشک دشواری کے ساتھ آسانی ہے ○ بیشک دشواری کے ساتھ آسانی ہے ○ تو جب

عبادت کا حکم

فَرَغۡتَ فَانۡصَبۡ ۙ﴿۷﴾ وَاِلٰی رَبِّكَ فَارۡغَبۡ ﴿۸﴾ ع

فَرَغۡتَ	فَانۡصَبۡ ﴿۷﴾	وَ	اِلٰی رَبِّكَ	فَارۡغَبۡ ﴿۸﴾
تم فارغ ہو	تو محنت کرو	اور	اپنے رب ہی کی طرف	تو تم رغبت رکھو

تم فارغ ہو تو خوب کوشش کرو ○ اور اپنے رب ہی کی طرف رغبت رکھو ○

ع ١ ٨ ١٩

آیات:08 | رکوع:01

سُوۡرَةُ التِّیۡنِ مَکِّیَّۃٌ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بِسۡمِ	اللّٰهِ	الرَّحۡمٰنِ	الرَّحِیۡمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

1 ...... مفسرین نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذکر بلند ہونے کی مختلف توجیہات بیان کی ہیں، ان میں سے دو یہ ہیں (1) اللہ تعالیٰ نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لانا اور ان کی اطاعت کرنا مخلوق پر لازم کر دیا ہے حتّٰی کہ کسی کا اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا، اس کی وحدانیت کا اقرار اور اس کی عبادت کرنا اس وقت تک مقبول نہیں جب تک وہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان نہ لے آئے اور ان کی اطاعت نہ کرنے لگے۔ (2) اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذکر کیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اذان، اقامت، نماز، تشہد، خطبے وغیرہ میں اپنے ذکر کے ساتھ آپ کا ذکر کیا ہے۔

تخلیقِ انسان کا قسمیہ بیان

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۱ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۲ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۳

وَالتِّيْنِ	وَ	الزَّيْتُوْنِ ۱	وَ	طُوْرِ سِيْنِيْنَ ۲	وَ	هٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۳
انجیر کی قسم	اور	زیتون (کی)	اور	طور سینا (کی)	اور	اس امن والے شہر (مکہ کی)

انجیر کی قسم اور زیتون کی ○ اور طور سینا کی ○ اور اس امن والے شہر کی ○

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْۤ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۴

لَقَدْ	خَلَقْنَا	الْاِنْسَانَ	فِيْۤ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۴
ضرور بیشک	ہم نے پیدا کیا	آدمی (کو)	سب سے اچھی صورت میں

بیشک یقیناً ہم نے آدمی کو سب سے اچھی صورت میں پیدا کیا ○

باعمل مسلمانوں کے لیے بے انتہا اجر کی بشارت

ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ۵ اِلَّا

ثُمَّ	رَدَدْنٰهُ	اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ۵ [1]	اِلَّا
پھر	ہم نے پھیر دیا اسے	سب نیچوں سے زیادہ نیچے (حال کی طرف)	مگر

پھر اسے ہر نیچی سے نیچی حالت کی طرف پھیر دیا ○ مگر

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ

الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوْا	الصّٰلِحٰتِ	فَلَهُمْ
وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے	اچھے، نیک	تو ان کے لئے

وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے تو ان کے لئے

کافر کو تنبیہ

اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۶ فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ

اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۶	فَمَا	يُكَذِّبُكَ	بَعْدُ
نہ ختم ہونے والا ثواب (ہے)	تو کیا چیز	جھٹلانے پر آمادہ کرتی ہے تجھے	(ان دلائل کے) بعد

بے انتہاء ثواب ہے ○ تو اب کون سی چیز تجھے انصاف کے جھٹلانے پر

[1]......اس کا ایک معنی یہ ہے کہ انسان کو سب سے اچھی صورت پر پیدا کرنے کے بعد اسے بڑھاپے کی طرف پھیر دیا اور اس وقت بدن کمزور، اعضاء ناکارہ، عقل ناقص، پشت خم، بال سفید ہو جاتے اور جلد میں جھریاں پڑ جاتی ہیں اور وہ اپنی ضروریات انجام دینے میں دوسروں کا محتاج ہو جاتا ہے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ جب اس نے اچھی شکل وصورت کی شکر گزاری نہ کی، اللہ تعالٰی کی نافرمانی پر جما رہا اور ایمان نہ لایا تو اس کا انجام یہ ہوا کہ ہم نے جہنم کے سب سے نچلے درکات کو اس کا ٹھکانہ کر دیا۔

٤٨/٢ ع

بِالدِّیۡنِ ؕ﴿۷﴾ اَلَیۡسَ اللّٰہُ بِاَحۡکَمِ الۡحٰکِمِیۡنَ ﴿۸﴾ ع

بِالدِّیۡنِ ﴿۷﴾	اَلَیۡسَ	اللّٰہُ	بِاَحۡکَمِ الۡحٰکِمِیۡنَ ﴿۸﴾ (1)
انصاف، جزاء (کے دن) کو	کیا نہیں ہے	اللہ	سب حاکموں سے بڑا حاکم

آمادہ کرتی ہے ○ کیا اللہ سب حاکموں سے بڑھ کر حاکم نہیں؟ ○

آیات:19 — رکوع:01

سُوۡرَۃُ الۡعَلَقِ مَکِّیَّۃٌ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بِسۡمِ	اللّٰہِ	الرَّحۡمٰنِ	الرَّحِیۡمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

رب کے نام سے پڑھنے کا حکم

اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّکَ الَّذِیۡ خَلَقَ ۚ﴿۱﴾ خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ

اِقۡرَاۡ (2)	بِاسۡمِ رَبِّکَ	الَّذِیۡ	خَلَقَ ﴿۱﴾	خَلَقَ	الۡاِنۡسَانَ
پڑھو	اپنے رب کے نام سے	جس نے	پیدا کیا	اس نے بنایا	آدمی (کو)

اپنے رب کے نام سے پڑھو جس نے پیدا کیا ○ انسان کو خون کے لوتھڑے

رب تعالیٰ کی کرم نوازیاں

مِنۡ عَلَقٍ ۚ﴿۲﴾ اِقۡرَاۡ وَ رَبُّکَ الۡاَکۡرَمُ ۙ﴿۳﴾ الَّذِیۡ

مِنۡ عَلَقٍ ﴿۲﴾	اِقۡرَاۡ	وَ	رَبُّکَ	الۡاَکۡرَمُ ﴿۳﴾	الَّذِیۡ
خون کے لوتھڑے سے	پڑھو	اور	تمہارا رب (ہی)	سب سے بڑا کریم (ہے)	جس نے

سے بنایا ○ پڑھو اور تمہارا رب ہی سب سے بڑا کریم ہے ○ جس نے

1 ...... حدیثِ پاک میں ہے: جو سورۂ "وَالتِّیۡنِ وَالزَّیۡتُوۡنِ" پڑھتے ہوئے "اَلَیۡسَ اللّٰہُ بِاَحۡکَمِ الۡحٰکِمِیۡنَ" پڑھے تو اسے چاہئے کہ وہ یہ کہے "بَلٰی وَاَنَا عَلٰی ذٰلِکَ مِنَ الشّٰهِدِیۡنَ" یعنی کیوں نہیں، یقیناً ہے اور میں اس بات پر گواہوں میں سے ہوں۔ (ترمذی، ۵/۲۳۰، الحدیث: ۳۳۵۸)

2 ...... دوبارہ پڑھنے کا حکم تاکید کے لئے ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ دوبارہ قراءت کے حکم سے مراد یہ ہے کہ تبلیغ اور اُمت کی تعلیم کے لئے پڑھے۔

انسان کی سرکشی اور اسے تنبیہ

عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ﴿۴﴾ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ؕ﴿۵﴾ كَلَّاۤ اِنَّ

عَلَّمَ	بِالْقَلَمِ ﴿۴﴾	عَلَّمَ	الْاِنْسَانَ (1)	مَا	لَمْ یَعْلَمْ ﴿۵﴾	كَلَّاۤ	اِنَّ
(لکھنا) سکھایا	قلم سے	اس نے سکھایا	آدمی (کو)	جو	وہ نہ جانتا تھا	ہاں ہاں	بیشک

قلم سے لکھنا سکھایا○ انسان کو وہ سکھایا جو وہ نہ جانتا تھا○ ہاں ہاں، بیشک

الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰۤی ۙ﴿۶﴾ اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰی ؕ﴿۷﴾

الْاِنْسَانَ (2)	لَیَطْغٰۤی ﴿۶﴾	اَنْ	رَّاٰهُ	اسْتَغْنٰی ﴿۷﴾
آدمی	ضرور سرکشی کرتا ہے	(اس بنا پر) کہ	اس نے سمجھ لیا اپنے آپ کو	غنی، بے نیاز

آدمی ضرور سرکشی کرتا ہے○ اس بنا پر کہ اپنے آپ کو غنی سمجھ لیا○

ایک خاص کافر کا رویّہ اور اسے تنبیہ

اِنَّ اِلٰی رَبِّكَ الرُّجْعٰی ؕ﴿۸﴾ اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یَنْهٰی ۙ﴿۹﴾

اِنَّ	اِلٰی رَبِّكَ	الرُّجْعٰی ﴿۸﴾	اَرَءَیْتَ	الَّذِیْ	یَنْهٰی ﴿۹﴾
بیشک	تیرے رب ہی کی طرف	لوٹنا (ہے)	کیا تو نے دیکھا	(اس کو) جو	منع کرتا ہے

بیشک تیرے رب ہی کی طرف لوٹنا ہے○ کیا تو نے اس شخص کو دیکھا جو منع کرتا ہے○

عَبْدًا اِذَا صَلّٰی ؕ﴿۱۰﴾ اَرَءَیْتَ اِنْ كَانَ عَلَی الْهُدٰۤی ۙ﴿۱۱﴾

عَبْدًا	اِذَا	صَلّٰی ﴿۱۰﴾	اَرَءَیْتَ	اِنْ	كَانَ	عَلَی الْهُدٰۤی ﴿۱۱﴾
بندے (کو)	جب	وہ نماز پڑھے	بھلا دیکھو تو	اگر	وہ ہوتا	ہدایت پر

بندے کو جب وہ نماز پڑھے○ بھلا دیکھو تو اگر وہ ہدایت پر ہوتا○

اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰی ؕ﴿۱۲﴾ اَرَءَیْتَ اِنْ كَذَّبَ

اَوْ	اَمَرَ	بِالتَّقْوٰی ﴿۱۲﴾	اَرَءَیْتَ	اِنْ	كَذَّبَ
یا	وہ حکم دیتا	پرہیز گاری کا (تو کیا ہی اچھا تھا)	بھلا دیکھو تو	اگر	اس نے جھٹلایا

یا پرہیز گاری کا حکم دیتا (تو کیا ہی اچھا تھا)○ بھلا دیکھو تو اگر اس نے جھٹلایا

1 ...... یہاں انسان سے حضرت آدم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام مراد ہیں اور جو انہیں سکھایا اس سے مراد اشیاء کے ناموں کا علم ہے۔ یا، یہاں انسان سے حضور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مراد ہیں کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء کے علوم عطا فرمائے۔

2 ...... یہاں آدمی سے مراد ابوجہل ہے، اس کے پاس کچھ مال آ گیا تو اس نے لباس، سواری اور کھانے پینے میں تکلفات شروع کر دیئے اور اس کا غرور و تکبر بہت بڑھ گیا تھا اور عموماً اکثر لوگوں کے ساتھ یہی ہوتا ہے کہ مال کی فراوانی سرکشی اور گناہوں میں ڈال دیتی ہے۔

وَ تَوَلّٰى ﴿۱۳﴾ اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ

وَ	تَوَلّٰى ﴿۱۳﴾	اَلَمْ يَعْلَمْ	بِاَنَّ	اللّٰهَ
اور	منہ پھیرا (تو کیا حال ہوگا)	کیا وہ جانتا نہیں	کہ	اللہ

اور منہ پھیرا (تو کیا حال ہو گا) ○ کیا اسے معلوم نہیں کہ اللہ

يَرٰى ﴿۱۴﴾ كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًۢا

يَرٰى ﴿۱۴﴾	كَلَّا	لَئِنْ	لَّمْ يَنْتَهِ	لَنَسْفَعًا [1]
دیکھ رہا ہے	ہاں ہاں	ضرور اگر	وہ باز نہ آیا	(تو) ضرور ہم پکڑ کر کھینچیں گے

دیکھ رہا ہے ○ ہاں ہاں یقیناً اگر وہ باز نہ آیا تو ضرور ہم پیشانی کے بال پکڑ کر

بِالنَّاصِيَةِ ﴿۱۵﴾ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ﴿۱۶﴾

بِالنَّاصِيَةِ ﴿۱۵﴾	نَاصِيَةٍ	كَاذِبَةٍ	خَاطِئَةٍ ﴿۱۶﴾
پیشانی (کے بالوں) سے	(وہ) پیشانی (جو)	جھوٹی	خطاکار (ہے)

کھینچیں گے ○ وہ پیشانی جو جھوٹی خطاکار ہے ○

فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ ﴿۱۷﴾ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ﴿۱۸﴾

فَلْيَدْعُ	نَادِيَهٗ ﴿۱۷﴾	سَنَدْعُ [2]	الزَّبَانِيَةَ ﴿۱۸﴾
تو اسے چاہئے کہ پکارے	اپنی مجلس (کو)	ابھی ہم (بھی) بلائیں گے	دوزخ کے فرشتوں (کو)

تو اسے چاہیے کہ اپنی مجلس کو پکارے ○ ہم (بھی) جلد ہی دوزخ کے فرشتوں کو بلائیں گے ○

كَلَّا ؕ لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ﴿۱۹﴾ السجدة ع

كَلَّا	لَا تُطِعْهُ	وَاسْجُدْ [3]	وَاقْتَرِبْ ﴿۱۹﴾
خبردار	تم نہ مانو اس کی (بات)	اور سجدہ کرو	اور (ہم سے) قریب ہو جاؤ

خبر دار! تم اس کی بات نہ مانو اور سجدہ کرو اور (ہم سے) قریب ہو جاؤ ○

ناصیہ کا ذکر و تحقیق الفاظ میں وعید اور الگ پیچ

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ہدایات

ع ۱۹ ۲۱ السجدة ۱۳

1 ...... پیشانی کے بالوں سے گھسیٹنا فرشتوں کا کام ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم گھسیٹیں گے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کے کام اپنی طرف منسوب فرماتا ہے۔ 2 ...... ابو جہل نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دھمکی دی کہ وہ اپنے ہم مجلس لوگوں کو آپ سے مقابلے کیلئے بلالے گا تو اس کے جواب میں خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم زبانیہ فرشتوں کو بلالیں گے۔ اس سے ظاہر ہوا کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دشمن اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے۔ 3 ...... یہ آیت آیاتِ سجدہ میں سے ہے، اسے پڑھنے اور سننے والے پر سجدۂ تلاوت کرنا واجب ہے۔

آیات:05 | رکوع:01

سُوْرَةُ الْقَدْرِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

شبِ قدر میں نزولِ قرآن

شبِ قدر کی فضیلت

اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ۚۖ ① وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ

اِنَّاۤ	اَنْزَلْنٰهُ	فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ① [(1)]	وَ	مَاۤ اَدْرٰىكَ
بیشک	ہم نے نازل کیا اس (قرآن) کو	شبِ قدر میں	اور	کیا معلوم تجھے

بیشک ہم نے اس قرآن کو شبِ قدر میں نازل کیا○ اور تجھے کیا معلوم کہ

مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ ؕ ② لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۙ۬ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ؕؔ ③

مَا	لَیْلَةُ الْقَدْرِ ②	لَیْلَةُ الْقَدْرِ	خَیْرٌ	مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ③
کیا (ہے)	شبِ قدر	شبِ قدر	بہتر (ہے)	ہزار مہینوں سے

شبِ قدر کیا ہے؟○ شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے○

تَنَزَّلُ الْمَلٰٓىٕكَةُ وَ الرُّوْحُ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ

تَنَزَّلُ	الْمَلٰٓىٕكَةُ	وَ	الرُّوْحُ	فِیْهَا	بِاِذْنِ رَبِّهِمْ
اترتے ہیں	فرشتے	اور	جبریل	اس میں	اپنے رب کے حکم سے

اس رات میں فرشتے اور جبریل اپنے رب کے حکم سے

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

1 ......شبِ قدر انتہائی شرف و برکت والی رات ہے، اسے شبِ قدر اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں سال بھر کے احکام نافذ کئے جاتے ہیں اور فرشتوں کو سال بھر کے کاموں اور خدمات پر مامور کیا جاتا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس رات کی دیگر راتوں پر شرافت و قدر کے باعث اس کو شبِ قدر کہتے ہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے: جس نے اس رات میں ایمان اور اخلاص کے ساتھ شب بیداری کر کے عبادت کی تو اللہ تعالیٰ اس کے سابقہ (صغیرہ) گناہ بخش دیتا ہے۔ (بخاری، ۱/ ۲۵، الحدیث: ۳۵)

مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ﴿۴﴾ سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ﴿۵﴾

مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ﴿۴﴾	سَلٰمٌ	هِيَ	حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ﴿۵﴾
ہر کام سے (کے لئے)	سلامتی (ہے)	وہ (رات)	صبح طلوع ہونے تک

ہر کام کے لیے اترتے ہیں ○ یہ رات صبح طلوع ہونے تک سلامتی ہے ○

آیات: 08 — رکوع: 01

سُوْرَةُ الْبَيِّنَة مَدَنِيَّة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ

لَمْ يَكُنِ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ [1]	وَ	الْمُشْرِكِيْنَ
نہ تھے	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	اہلِ کتاب میں سے	اور	مشرکین

کتابی کافر اور مشرک (اپنا دین) چھوڑنے والے

مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ﴿۱﴾ رَسُوْلٌ

مُنْفَكِّيْنَ	حَتّٰى	تَاْتِيَهُمُ	الْبَيِّنَةُ ﴿۱﴾	رَسُوْلٌ
(اپنا دین) چھوڑنے والے	یہاں تک کہ	آجائے ان کے پاس	روشن دلیل	(وہ) رسول (ہے)

نہ تھے جب تک ان کے پاس روشن دلیل نہ آئے ○ (یعنی) اللہ کا

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بعثت سے پہلے کفار اہل کتاب اور مشرکین کا حال

1...... اگرچہ اہلِ کتاب اور مشرکین سب ہی کافر ہیں مگر چونکہ اہلِ کتاب کو کسی پیغمبر اور کتاب سے نسبت ہے اس لئے ان کے احکام نرم ہیں اور اگر یہ ایمان قبول کریں تو انہیں دگنا ثواب ملتا ہے۔ جب کتاب اور پیغمبر سے نسبت کفار کو اتنا فائدہ دے دیتی ہے تو جس مومن کو حضور پر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور قرآن سے خصوصی نسبت ہو جائے تو اس کو کتنا فائدہ ہو گا۔

مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ﴿۲﴾ فِيْهَا كُتُبٌ

مِّنَ اللّٰهِ	يَتْلُوْا	صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ﴿۲﴾ (1)	فِيْهَا	كُتُبٌ
اللہ کی طرف سے	وہ تلاوت کرتا ہے	پاک صحیفوں (کی)	ان میں	لکھی ہوئی (ہیں)

رسول جو پاک صحیفوں کی تلاوت فرماتا ہے ○ ان صحیفوں میں سیدھی باتیں

قَيِّمَةٌ ﴿۳﴾ وَ مَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا

قَيِّمَةٌ ﴿۳﴾	وَ	مَا تَفَرَّقَ (2)	الَّذِيْنَ	اُوْتُوا	الْكِتٰبَ	اِلَّا
سیدھی (باتیں)	اور	پھوٹ میں نہ پڑے	وہ لوگ جنہیں	دی گئی	کتاب	مگر

لکھی ہوئی ہیں ○ اور جن لوگوں کو کتاب دی گئی انہوں نے (آپس میں) تفرقہ نہ ڈالا مگر

مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ﴿۴﴾ وَ مَاۤ اُمِرُوْۤا اِلَّا

مِنْۢ بَعْدِ	مَا	جَآءَتْهُمُ	الْبَيِّنَةُ ﴿۴﴾	وَ	مَاۤ اُمِرُوْۤا	اِلَّا
(اس کے) بعد	کہ	آگئی ان کے پاس	روشن دلیل	اور	انہیں حکم نہ دیا گیا	مگر

اس کے بعد کہ وہ روشن دلیل ان کے پاس آچکی تھی ○ اور ان لوگوں کو تو یہی حکم ہوا

لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ

لِيَعْبُدُوا	اللّٰهَ	مُخْلِصِيْنَ	لَهُ	الدِّيْنَ
یہ کہ وہ عبادت کریں	اللہ (کی)	خالص کرتے ہوئے	اس کے لئے	دین / عبادت

کہ اللہ کی عبادت کریں، اس کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے،

حُنَفَآءَ وَ يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَ ذٰلِكَ

حُنَفَآءَ	وَ	يُقِيْمُوا	الصَّلٰوةَ	وَ	يُؤْتُوا	الزَّكٰوةَ	وَ	ذٰلِكَ
ہر باطل سے جدا (ہو کر)	اور	وہ قائم کریں	نماز	اور	ادا کریں	زکوٰۃ	اور	یہی

ہر باطل سے جدا ہو کر اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور یہ

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بعثت کے بعد اہلِ کتاب کا حال

(1) اس سے مراد قرآنِ کریم ہے جو سب صحیفوں کے مضامین کی جامع کتاب ہے اور یہ ہر طرح سے پاک ہے کہ پاک جگہ سے، پاک فرشتوں کے ذریعے، پاک نبی پر آیا، پھر ہمیشہ پاک زبانوں، پاک سینوں، پاک ہاتھوں میں رہے گا، نیز ملاوٹ اور ردوبدل سے محفوظ ہے۔ (2) اس آیت سے مراد یہ ہے کہ پہلے تو سب اس بات پر متفق تھے کہ جب وہ نبی تشریف لائیں گے جن کی بشارت دی گئی ہے تو ہم ان پر ایمان لائیں گے لیکن جب وہ نبی مکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جلوہ افروز ہوئے تو ان میں پھوٹ پڑ گئی اور ان میں سے بعض ان پر ایمان لائے اور بعض نے حسد اور عناد کی وجہ سے کفر اختیار کیا۔

کفار اہلِ کتاب اور مشرکین کے لیے وعید

دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ۟ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَ الْمُشْرِكِيْنَ

دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ۟	اِنَّ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا (1)	مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ	وَ	الْمُشْرِكِيْنَ
سیدھا دین (ہے)	بیشک	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	اہلِ کتاب میں سے	اور	مشرکین

سیدھا دین ہے ○ بیشک اہلِ کتاب میں جو کافر ہوئے وہ اور مشرک

فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ اُولٰٓئِكَ هُمْ

فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ	خٰلِدِيْنَ	فِيْهَا	اُولٰٓئِكَ	هُمْ
(یہ سب) جہنم کی آگ میں (ہوں گے)	ہمیشہ رہنے والے	اس میں	یہ لوگ	وہی

سب جہنم کی آگ میں ہیں ہمیشہ اس میں رہیں گے، وہی

شَرُّ الْبَرِيَّةِ ۟ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا

شَرُّ الْبَرِيَّةِ ۟	اِنَّ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا
تمام مخلوق میں سب سے بدتر (ہیں)	بیشک	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے

با عمل مسلمانوں کے لیے بشارت

تمام مخلوق میں سب سے بدتر ہیں ○ بیشک جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام

الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۟ؕ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ

الصّٰلِحٰتِ	اُولٰٓئِكَ	هُمْ	خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۟	جَزَآؤُهُمْ	عِنْدَ رَبِّهِمْ
اچھے، نیک	یہ لوگ	وہی	تمام مخلوق میں سب سے بہتر (ہیں)	ان کی جزا	ان کے رب کے پاس

کئے وہی تمام مخلوق میں سب سے بہتر ہیں ○ ان کا صلہ ان کے رب کے پاس

جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ

جَنّٰتُ عَدْنٍ	تَجْرِيْ	مِنْ تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ	خٰلِدِيْنَ
ہمیشہ رہنے کے باغات (ہیں)	بہتی ہیں	ان کے نیچے	نہریں	ہمیشہ رہنے والے

بسنے کے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، ان میں ہمیشہ ہمیشہ

1 ...... اہلِ کتاب میں سے وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کو مانتے اور اس کی عبادت تو کرتے تھے لیکن انہوں نے آخری نبی حضرت محمد مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت کو نہ مانا اور ان کی عزت و توقیر نہ کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں کافر قرار دیا اور کافر چاہے کتابی ہو یا مشرک جہنم میں ہمیشہ رہے گا۔

فِيْهَآ اَبَدًا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ

فِيْهَآ	اَبَدًا	رَضِيَ[1]	اللّٰهُ	عَنْهُمْ	وَ
ان میں	ہمیشہ	راضی ہوا	اللہ	ان سے	اور

رہیں گے، اللہ ان سے راضی ہوا اور

ع ۸ ۲۳

رَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ۠ ۸

رَضُوْا	عَنْهُ	ذٰلِكَ	لِمَنْ	خَشِيَ	رَبَّهٗ ۸
وہ راضی ہوئے	اس سے	یہ (صلہ)	(اس) کے لئے جو	ڈرے	اپنے رب (سے)

وہ اس سے راضی ہوئے، یہ صلہ اس کے لیے ہے جو اپنے رب سے ڈرے ○

آیات:08 — سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ مَدَنِيَّةٌ — رکوع:01

سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

قیامت قائم ہوتے وقت کی ہولناکیاں

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۙ ۱ وَ

اِذَا	زُلْزِلَتِ	الْاَرْضُ	زِلْزَالَهَا ۱ [2]	وَ
جب	تھرتھرادی جائے گی	زمین	(جیسے) اس کا تھرتھرانا (طے ہے)	اور

جب زمین تھرتھرادی جائے گی جیسے اس کا تھرتھرانا طے ہے ○ اور

1 ...... ہر ولی اور بزرگ کو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کہہ سکتے ہیں، یہ لفظ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے ساتھ خاص نہیں۔ اس آیت میں یہ مضمون صاف موجود ہے۔

2 ...... زمین کا یہ تھرتھرانا اس وقت ہوگا جب قیامت نزدیک ہوگی یا قیامت کے دن زمین تھرتھرائے گی۔

اَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۝٢ وَ قَالَ الْاِنْسَانُ

اَخْرَجَتِ	الْاَرْضُ	اَثْقَالَهَا ۝٢ [1]	وَ	قَالَ	الْاِنْسَانُ
باہر نکال دے گی	زمین	اپنے بوجھ	اور	کہے گا	آدمی

زمین اپنے بوجھ باہر پھینک دے گی ۝ اور آدمی کہے گا:

مَا لَهَا ۝٣ یَوْمَىٕذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۝٤

مَا	لَهَا ۝٣	یَوْمَىٕذٍ	تُحَدِّثُ	اَخْبَارَهَا ۝٤ [2]
کیا ہوا	اس کو	اس دن	وہ بتائے گی	اپنی خبریں

اسے کیا ہوا؟ ۝ اس دن وہ اپنی خبریں بتائے گی ۝

بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ۝٥ یَوْمَىٕذٍ

بِاَنَّ	رَبَّكَ	اَوْحٰى	لَهَا ۝٥	یَوْمَىٕذٍ
(اس) لئے کہ	تیرے رب (نے)	حکم بھیجا	اس کو	اس دن

اس لیے کہ تمہارے رب نے اسے حکم بھیجا ۝ اس دن

یَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ لِّیُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ۝٦

یَّصْدُرُ	النَّاسُ	اَشْتَاتًا	لِّیُرَوْا	اَعْمَالَهُمْ ۝٦
لوٹیں گے	لوگ	مختلف (حالتوں میں)	تاکہ انہیں دکھائے جائیں	ان کے اعمال

لوگ مختلف حالتوں میں لوٹیں گے تاکہ انہیں ان کے اعمال دکھائے جائیں ۝

فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ ۝٧

فَمَنْ	یَّعْمَلْ	مِثْقَالَ ذَرَّةٍ	خَیْرًا	یَّرَهٗ ۝٧
توجو	کرے	ایک ذرے کے برابر	بھلائی	وہ دیکھے گا اسے

توجو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے وہ اسے دیکھے گا ۝

روزِ قیامت اعمال کا حساب اور مشاہدہ

[1] ......زمین کے بوجھ سے مراد اس کے اندر موجود خزانے اور مردے وغیرہ ہیں۔

[2] ......حدیثِ پاک میں ہے "زمین کی خبریں یہ ہیں کہ وہ ہر مرد و عورت پر اس کے ان اعمال کی گواہی دے گی جو انہوں نے اس کی پیٹھ پر کئے، وہ کہے گی: اِس نے فلاں دن یہ عمل کیا اور اُس نے فلاں دن یہ عمل کیا، یہی اس کی خبریں ہیں۔ (ترمذی، ۴/۱۹۴، الحدیث: ۲۴۳۷) دوسری حدیثِ پاک میں ہے "زمین سے محتاط رہو کہ یہ تمہاری اصل ہے اور جو کوئی اس پر اچھا یا برا عمل کرے گا یہ اس کی خبر دے گی۔ (معجم الکبیر، ۵/۶۵، الحدیث: ۴۵۹۶)

عٍ ۸ | ۲۴

وَ مَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ ﴿۸﴾

یَّرَهٗ ﴿۸﴾	شَرًّا (1)	مِثْقَالَ ذَرَّةٍ	یَّعْمَلْ	مَنْ	وَ
وہ دیکھے گا اسے	برائی	ایک ذرے کے برابر	کرے	جو	اور

اور جو ایک ذرہ بھر برائی کرے وہ اسے دیکھے گا ○

آیات: 11 — رکوع: 01

سُوْرَةُ الْعٰدِیٰتِ مَکِّیَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الرَّحِیْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

انسان کی ناشکری کا تذکرہ و بیان

وَ الْعٰدِیٰتِ ضَبْحًا ﴿۱﴾ فَالْمُوْرِیٰتِ قَدْحًا ﴿۲﴾

فَالْمُوْرِیٰتِ قَدْحًا ﴿۲﴾	وَ الْعٰدِیٰتِ ضَبْحًا ﴿۱﴾ (2)
پھر سم مار کر پتھروں سے چنگاریاں نکالنے والوں (کی)	ہانپتے ہوئے تیز دوڑنے والے (گھوڑوں) کی قسم

ان گھوڑوں کی قسم جو ہانپتے ہوئے دوڑتے ہیں ○ پھر سم مار کر پتھروں سے چنگاریاں نکالنے والوں کی ○

فَالْمُغِیْرٰتِ صُبْحًا ﴿۳﴾ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ﴿۴﴾

نَقْعًا ﴿۴﴾	بِهٖ	فَاَثَرْنَ	فَالْمُغِیْرٰتِ صُبْحًا ﴿۳﴾
غبار	اس وقت	پھر اڑاتے ہیں	پھر صبح کے وقت غارت کر دینے والوں (کی)

پھر صبح کے وقت غارت کر دینے والوں کی ○ پھر اس وقت غبار اڑاتے ہیں ○

1 ......نیکی تھوڑی سی بھی کارآمد ہے اور گناہ چھوٹا سا بھی وبال ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے "بندہ کبھی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی بات کہتا ہے اور اُس کی طرف توجہ بھی نہیں کرتا (یعنی بعض باتیں انسان کے نزدیک نہایت معمولی ہوتی ہیں) اللہ تعالیٰ اُس (بات) کی وجہ سے اس کے بہت سے درجے بلند کرتا ہے اور کبھی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی بات کرتا ہے اور اُس کا خیال بھی نہیں کرتا اِس (بات) کی وجہ سے جہنم میں گرتا ہے۔ (بخاری، ۴/۲۴۱، الحدیث: ۶۴۷۸)

2 ......"عادیات" سے مراد غازیوں کے گھوڑے ہیں جو جہاد میں دوڑتے ہیں تو ان کے سینوں سے آوازیں نکلتی ہیں۔

انسان کی محبتِ مال اور اس کا نتیجہ

فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۟ۙ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ

فَوَسَطْنَ	بِهٖ	جَمْعًا ۝٥	اِنَّ	الْاِنْسَانَ	لِرَبِّهٖ
پھر بیچ میں گھس جاتے ہیں	اسی وقت	(دشمن کے) لشکر (کے)	بیشک	آدمی	اپنے رب کا

پھر اسی وقت دشمن کے لشکر میں گھس جاتے ہیں ○ بیشک انسان ضرور اپنے رب کا

لَكَنُوْدٌ ۚ۝٦ وَ اِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۚ۝٧ وَ اِنَّهٗ

لَكَنُوْدٌ ۝٦ [1]	وَ	اِنَّهٗ	عَلٰى ذٰلِكَ	لَشَهِيْدٌ ۝٧	وَ	اِنَّهٗ
ضرور بڑا ناشکرا (ہے)	اور	بیشک وہ	اس (بات) پر	ضرور گواہ (ہے)	اور	بیشک وہ

بڑا ناشکرا ہے ○ اور بیشک وہ اس بات پر ضرور خود گواہ ہے ○ اور بیشک وہ

لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ؕ۝٨ اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ

لِحُبِّ الْخَيْرِ [2]	لَشَدِيْدٌ ۝٨	اَفَلَا يَعْلَمُ	اِذَا	بُعْثِرَ
بھلائی (یعنی مال) کی محبت میں	ضرور سخت (ہے)	تو کیا وہ نہیں جانتا	جب	اٹھایا جائے گا

مال کی محبت میں ضرور بہت شدید ہے ○ تو کیا وہ نہیں جانتا جب وہ اٹھائے جائیں گے

مَا فِي الْقُبُوْرِ ۙ۝٩ وَ حُصِّلَ مَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ۝١٠

مَا	فِي الْقُبُوْرِ ۝٩	وَ	حُصِّلَ	مَا	فِي الصُّدُوْرِ ۝١٠
(انہیں) جو	قبروں میں (ہیں)	اور	کھول دیا جائے گا	جو	سینوں میں (ہے)

جو قبروں میں ہیں ؟ ○ اور جو سینوں میں ہے وہ کھول دی جائے گی ○

اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ۝١١ ع

اِنَّ	رَبَّهُمْ	بِهِمْ	يَوْمَئِذٍ	لَّخَبِيْرٌ ۝١١
بیشک	ان کا رب	ان کی	اس دن	ضرور خوب خبر رکھنے والا (ہے)

بیشک ان کا رب اس دن ان کی یقیناً خوب خبر رکھنے والا ہے ○

ع ١١ ٢٥

[1]...... ناشکرے سے مراد وہ انسان ہے جو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے مکر جاتا ہے۔ یا، اس سے مراد گناہگار انسان ہے۔ یا، اس سے مراد وہ انسان ہے جو مصیبتوں کو یاد رکھے اور نعمتوں کو بھول جائے۔ [2]...... محبتِ مال چار طرح کی ہے: (1) ایمانی محبت، جیسے حج وغیرہ کے لئے مال کی چاہت۔ (2) نفسانی محبت: جیسے اپنے آرام وراحت کے لیے مال سے رغبت۔ (3) طغیانی محبت، جیسے محض جمع کرنے اور چھوڑ جانے کے لئے مال سے محبت۔ (4) شیطانی محبت، جیسے گناہ وسرکشی کے لیے مال کی محبت۔ مال سے محبت تو مطلقاً ہوتی ہے لیکن مذموم وہ ہے جو خدا سے دور کردے۔

آیات:11 | رکوع:01

سُوْرَةُ الْقَارِعَة مَكِّيَّة

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

قیامت کی ہولناکیاں

اَلْقَارِعَةُ ۙ﴿۱﴾ مَا الْقَارِعَةُ ۚ﴿۲﴾ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ

اَلْقَارِعَةُ ﴿۱﴾ (1)	مَا	الْقَارِعَةُ ﴿۲﴾	وَ	مَاۤ اَدْرٰىكَ (2)
دل دہلا دینے والی	کیا (ہے)	دل دہلا دینے والی	اور	کیا معلوم تجھے

وہ دل دہلا دینے والی ○ وہ دل دہلا دینے والی کیا ہے ؟ ○ اور تجھے کیا معلوم

مَا الْقَارِعَةُ ؕ﴿۳﴾ يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ

مَا	الْقَارِعَةُ ﴿۳﴾	يَوْمَ	يَكُوْنُ	النَّاسُ
کیا (ہے)	دل دہلا دینے والی	(جس) دن	ہوں گے	آدمی

کہ وہ دل دہلا دینے والی کیا ہے ؟ ○ جس دن آدمی پھیلے ہوئے

كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۙ﴿۴﴾ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ؕ﴿۵﴾

كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ﴿۴﴾	وَ	تَكُوْنُ	الْجِبَالُ	كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ﴿۵﴾
پھیلے ہوئے پروانوں کی طرح	اور	ہو جائیں گے	پہاڑ	دھنکی ہوئی اون کی طرح

پروانوں کی طرح ہوں گے ○ اور پہاڑ رنگ برنگی دھنکی ہوئی اون کی طرح ہو جائیں گے ○

(1)...... قیامت کی دہشت، ہولناکی اور سختی سے تمام انسانوں کے دل دہل جائیں گے، اس لئے اسے ”قَارِعَه“ کہتے ہیں اور بعض مفسرین کے نزدیک حضرت اسرافیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی آواز کی وجہ سے قیامت کو ”قَارِعَه“ کہتے ہیں کیونکہ جب وہ صور میں پھونک ماریں گے تو اس کی آواز کی شدت سے تمام مخلوق مر جائے گی۔ (2)...... اگر یہاں خطاب حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہے تو مراد یہ ہے کہ وحی کے بغیر آپ کو قیامت کی ہولناکی کا علم نہیں ہے، مطلق علم کی نفی مراد نہیں۔

فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُهٗ ۙ﴿۶﴾ فَهُوَ فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ ؕ﴿۷﴾

فَاَمَّا	مَنْ	ثَقُلَتْ	مَوَازِیْنُهٗ ﴿۶﴾ (1)	فَهُوَ	فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ ﴿۷﴾
تو بہر حال	وہ جو	بھاری ہوں گے	اس کے ترازو	تو وہ	پسندیدہ زندگی میں (ہوگا)

تو بہر حال جس کے ترازو بھاری ہوں گے ○ وہ تو پسندیدہ زندگی میں ہوگا ○

وَ اَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُهٗ ۙ﴿۸﴾ فَاُمُّهٗ

وَ	اَمَّا	مَنْ	خَفَّتْ	مَوَازِیْنُهٗ ﴿۸﴾	فَاُمُّهٗ
اور	بہر حال	وہ جو	ہلکے پڑیں گے	اس کے ترازو	تو اس کا ٹھکانہ

اور بہر حال جس کے ترازو ہلکے پڑیں گے ○ تو اس کا ٹھکانہ

هَاوِیَةٌ ؕ﴿۹﴾ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا هِیَهْ ؕ﴿۱۰﴾ نَارٌ حَامِیَةٌ ۠﴿۱۱﴾

ع ۱ ۱۱ ۲۶

هَاوِیَةٌ ﴿۹﴾	وَ	مَاۤ اَدْرٰىكَ	مَا هِیَهْ ﴿۱۰﴾	نَارٌ حَامِیَةٌ ﴿۱۱﴾
ہاویہ (ہوگا)	اور	کیا معلوم تجھے	وہ کیا (ہے)	شعلے مارتی ایک آگ (ہے)

ہاویہ ہوگا ○ اور تجھے کیا معلوم کہ وہ کیا ہے؟ ○ ایک شعلے مارتی آگ ہے ○

آیات: 08

رکوع: 01



سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

1 ...... قیامت کے دن مومنوں اور کفار سبھی کے اعمال کا وزن کیا جائے گا، مومن کی نیکیاں اچھی صورت میں لاکر میزان میں رکھی جائیں گی، اگر وہ غالب ہوئیں تو اس کے لئے جنت ہے اور اگر گناہ غالب ہوئے اور اسے معاف نہ فرمایا گیا تو اسے مخصوص مدت تک داخلِ جہنم کر دیا جائے گا۔ کافر کی برائیاں بدترین صورت میں لاکر میزان میں رکھی جائیں گی، پھر اسے داخلِ جہنم کر دیا جائے گا۔ نیز بعض مومن ایسے ہوں گے جنہیں اعمال کا وزن کئے بغیر ہی بے حساب داخلِ جنت کر دیا جائے گا۔

طلبِ مال کی ہوس کا نتیجہ اور تخویفِ عظیم

اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ۝۱ حَتّٰى زُرْتُمُ

زُرْتُمُ	حَتّٰى	التَّكَاثُرُ ۝۱ (1)	اَلْهٰىكُمُ
تم نے منہ دیکھا	یہاں تک کہ	زیادہ مال جمع کرنے کی طلب (نے)	غافل کردیا تمہیں

زیادہ مال جمع کرنے کی طلب نے تمہیں غافل کردیا ۝ یہاں تک کہ تم نے

جہنم کو جاننے اور دیکھنے کا بیان

الْمَقَابِرَ ۝۲ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝۳ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝۴

سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝۴	كَلَّا	ثُمَّ	سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝۳	كَلَّا	الْمَقَابِرَ ۝۲
عنقریب تم جان جاؤ گے	یقیناً	پھر	عنقریب تم جان جاؤ گے	ہاں ہاں	قبروں (کا)

قبروں کا منہ دیکھا ۝ ہاں ہاں اب جلد جان جاؤ گے ۝ پھر یقیناً تم جلد جان جاؤ گے ۝

كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ۝۵ لَتَرَوُنَّ

لَتَرَوُنَّ	عِلْمَ الْيَقِيْنِ ۝۵	تَعْلَمُوْنَ	لَوْ	كَلَّا
بیشک ضرور تم دیکھو گے	یقینی علم (کے ساتھ تو مال سے محبت نہ رکھتے)	تم جانتے	اگر	یقیناً

یقیناً اگر تم یقینی علم کے ساتھ جانتے (تو مال سے محبت نہ رکھتے) ۝ بیشک تم ضرور جہنم کو

الْجَحِيْمَ ۝۶ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۝۷

عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۝۷	لَتَرَوُنَّهَا	ثُمَّ	الْجَحِيْمَ ۝۶
یقین کی آنکھ (سے)	بیشک ضرور تم دیکھو گے اسے	پھر	جہنم (کو)

دیکھو گے ۝ پھر بیشک تم ضرور اسے یقین کی آنکھ سے دیکھو گے ۝

ہر نعمت کے متعلق سوال ہوگا

ع ۴۸ / ۲۷

ثُمَّ لَتُسْــَٔلُنَّ يَوْمَىٕذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ۝۸

عَنِ النَّعِيْمِ ۝۸ (2)	يَوْمَىٕذٍ	لَتُسْــَٔلُنَّ	ثُمَّ
نعمتوں کے متعلق	اس دن	بیشک ضرور تم سے پوچھا جائے گا	پھر

پھر بیشک ضرور اس دن تم سے نعمتوں کے متعلق پوچھا جائے گا ۝

(1)...... کثرتِ مال کی حرص اور اس پر اور اولاد پر فخر کا اظہار کرنا انتہائی مذموم ہے اور اس میں مبتلا ہو کر آدمی اُخروی سعادتوں سے محروم رہ جاتا ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: دو بھوکے بھیڑیئے جو بکریوں میں چھوڑ دیئے جائیں وہ ان بکریوں کو اتنا تباہ نہیں کرتے جتنا مال اور عزت کی حرص انسان کے دین کو خراب کر دیتی ہے۔ (ترمذی، ۴/ ۱۶۶، الحدیث: ۲۳۸۳) اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے محفوظ فرمائے، آمین۔ (2)...... قیامت کے دن ہر نعمت کے بارے میں سوال ہوگا چاہے وہ نعمت جسمانی ہو یا روحانی، ضرورت کی ہو، یا عیش و راحت کی حتی کہ ٹھنڈے پانی، درخت کے سائے اور راحت کی نیند کے بارے میں بھی سوال ہوگا۔

آیات:03 | رکوع:01

سُورَةُ العَصر مَكِّيَّةٌ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

الرَّحِيۡمِ	الرَّحۡمٰنِ	اللّٰهِ	بِسۡمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

زمانے کی قسم کھا کر انسان کے خسارے میں ہونے کا بیان

وَالۡعَصۡرِ ۙ ﴿۱﴾ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَفِىۡ خُسۡرٍ ۙ ﴿۲﴾

لَفِىۡ خُسۡرٍ ﴿۲﴾ (2)	الۡاِنۡسَانَ	اِنَّ	وَالۡعَصۡرِ ﴿۱﴾ (1)
ضرور خسارے میں (ہے)	آدمی	بیشک	زمانے کی قسم

زمانے کی قسم ○ بیشک آدمی ضرور خسارے میں ہے ○

خسارے سے محفوظ لوگ

اِلَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

الصّٰلِحٰتِ	عَمِلُوا	وَ	اٰمَنُوۡا	الَّذِيۡنَ	اِلَّا
اچھے، نیک	انہوں نے عمل کئے	اور	ایمان لائے	وہ لوگ جو	مگر

مگر جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے

وَتَوَاصَوۡا بِالۡحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوۡا بِالصَّبۡرِ ﴿۳﴾ ع

بِالصَّبۡرِ ﴿۳﴾	تَوَاصَوۡا	وَ	بِالۡحَقِّ	تَوَاصَوۡا	وَ
صبر کی	ایک دوسرے کو وصیت کی	اور	حق کی	ایک دوسرے کو تاکید کی	اور

اور ایک دوسرے کو حق کی تاکید کی اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کی ○

ع ۲۸

(1)...... یہاں عصر سے مطلق زمانہ، یا حضور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مخصوص زمانہ مراد ہے، یا اس سے وہ وقت مراد ہے جو سورج غروب ہونے سے پہلے ہوتا ہے، یا اس سے مراد نمازِ عصر ہے۔ (2)...... بیشک آدمی ضرور نقصان میں ہے کہ اس کی عمر جو اس کا سرمایہ اور اصل پُونجی ہے وہ ہر دم کم ہو رہی ہے مگر جو ایمان لائے اور انہوں اچھے کام کئے اور ایک دوسرے کو ایمان اور نیک عمل کی تاکید کی اور ایک دوسرے کو ان تکلیفوں اور مشقتوں پر صبر کرنے کی وصیت کی جو دین کی راہ میں انہیں پیش آئیں تو یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خسارے میں نہیں بلکہ نفع پانے والے ہیں کیونکہ ان کی جتنی عمر گزری وہ نیکی اور طاعت میں گزری ہے۔

آیات:09 — رکوع:01

سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

غیبت، چغلی اور مال جمع کرنے والے کفار کے لیے وعید

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۙ﴿۱﴾ الَّذِيْ جَمَعَ مَالًا

وَيْلٌ (1)	لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ﴿۱﴾	الَّذِيْ	جَمَعَ	مَالًا
خرابی (ہے)	ہر منہ پر عیب نکالنے والے پیٹھ پیچھے برائی کرنے والے کے لئے	جس نے	جمع کیا	مال

اس کے لیے خرابی ہے جو لوگوں کے منہ پر عیب نکالے، پیٹھ پیچھے برائی کرے ○ جس نے مال جوڑا

وَّعَدَّدَهٗ ۙ﴿۲﴾ يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخْلَدَهٗ ۚ﴿۳﴾ كَلَّا

وَّ	عَدَّدَهٗ ﴿۲﴾ (2)	يَحْسَبُ	اَنَّ	مَالَهٗ	اَخْلَدَهٗ ﴿۳﴾	كَلَّا
اور	گن گن کر رکھا اسے	وہ سمجھتا ہے	کہ	اس کا مال	(دنیا میں) ہمیشہ رکھے گا اسے	ہرگز نہیں

اور اسے گن گن کر رکھا ○ وہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال اسے (دنیا میں) ہمیشہ رکھے گا ○ ہرگز نہیں،

جہنم کی آگ کی شدت کا بیان

لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ۖ﴿۴﴾ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا

لَيُنْۢبَذَنَّ	فِي الْحُطَمَةِ ﴿۴﴾	وَ	مَاۤ اَدْرٰىكَ	مَا
وہ ضرور ضرور پھینکا جائے گا	چورا کر دینے والی میں	اور	کیا معلوم تجھے	کیا (ہے)

وہ ضرور ضرور چورا چورا کر دینے والی میں پھینکا جائے گا ○ اور تجھے کیا معلوم کہ

1 ...... یہ آیتیں ان کفار کے بارے میں نازل ہوئیں جو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم پر اعتراضات اور ان کی غیبت کرتے تھے، جیسے اَخنس بن شُریق، اُمیہ بن خلف اور ولید بن مغیرہ وغیرہ۔ نیز اس آیت میں مذکور حکم ہر عیب جو اور غیبت کرنے والے کے لئے عام ہے۔ 2 ...... مال جمع کرنا اور گن گن کر رکھنا چند صورتوں میں برا ہے، (1) حرام ذرائع سے مال جمع کیا جائے۔ (2) جمع شدہ مال سے شرعی حقوق ادا نہ کئے جائیں۔ (3) مال جمع کرنے میں ایسا مشغول ہو جانا کہ اللہ تعالیٰ کو بھول جائے۔ (4) اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے کی بجائے صرف مال کو آفات دور کرنے کا ذریعہ سمجھا جائے۔

اَلۡحُطَمَةُ ؕ﴿۵﴾ نَارُ اللّٰهِ الۡمُوۡقَدَةُ ۙ﴿۶﴾ الَّتِیۡ تَطَّلِعُ

اَلۡحُطَمَةُ ﴿۵﴾	نَارُ اللّٰهِ الۡمُوۡقَدَةُ ﴿۶﴾ (1)	الَّتِیۡ	تَطَّلِعُ
چورا کردینے والی	اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ (ہے)	وہ جو	چڑھ جائے گی

وہ چورا چورا کردینے والی کیا ہے؟○ وہ اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے ○ وہ جو دلوں پر

عَلَى الۡاَفۡـِٕدَةِ ؕ﴿۷﴾ اِنَّهَا عَلَیۡهِمۡ مُّؤۡصَدَةٌ ۙ﴿۸﴾ فِیۡ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ﴿۹﴾ ع ۹ | ۲۹

عَلَى الۡاَفۡـِٕدَةِ ﴿۷﴾ (2)	اِنَّهَا	عَلَیۡهِمۡ	مُّؤۡصَدَةٌ ﴿۸﴾	فِیۡ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ﴿۹﴾
دلوں پر	بیشک وہ	ان پر	بند کردی جائے گی	لمبے لمبے ستونوں میں

چڑھ جائے گی ○ بیشک وہ ان پر بند کردی جائے گی ○ لمبے لمبے ستونوں میں ○

آیات: 05 | رکوع: 01

سُوۡرَةُ الۡفِیۡلِ مَکِّیَّۃٌ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بِسۡمِ	اللّٰهِ	الرَّحۡمٰنِ	الرَّحِیۡمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اَلَمۡ تَرَ کَیۡفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصۡحٰبِ الۡفِیۡلِ ؕ﴿۱﴾ اَلَمۡ یَجۡعَلۡ اصحابِ فیل کا واقعہ

اَلَمۡ تَرَ	کَیۡفَ	فَعَلَ	رَبُّكَ	بِاَصۡحٰبِ الۡفِیۡلِ ﴿۱﴾ (3)	اَلَمۡ یَجۡعَلۡ
کیا تم نے نہ دیکھا	کیسا	کیا	تیرے رب (نے)	ہاتھی والوں کے ساتھ	کیا اس نے نہ ڈالا

کیا تم نے نہ دیکھا کہ تمہارے رب نے ان ہاتھی والوں کا کیا حال کیا؟○ کیا اس نے

1 ...... جہنم کی آگ عام آگ کی طرح نہیں ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: جہنم کی آگ ہزار برس بھڑکائی گئی یہاں تک کہ وہ سرخ ہوگئی، پھر ہزار برس بھڑکائی گئی یہاں تک کہ وہ سفید ہوگئی، پھر ہزار برس بھڑکائی گئی حتی کہ وہ سیاہ ہوگئی، تو اب وہ سیاہ اور اندھیری ہے۔ (ترمذی، ۴/۲۶۶، الحدیث: ۲۶۰۰) 2 ...... دل ایسی چیز ہے جس میں ذراسی گرمی برداشت کرنے کی تاب نہیں تو جب جہنم کی آگ ان پر چڑھ جائے گی اور موت آئے گی نہیں تو اس وقت کیا حال ہوگا اور دلوں کو جلانا اس لئے ہے کہ وہ کفر، باطل عقائد اور فاسد نیتوں کے مقام ہیں۔ 3 ...... اس واقعے کا خلاصہ یہ ہے کہ یمن اور حبشہ کے بادشاہ ابرہہ نے صنعاء میں اس غرض سے

كَیْدَهُمْ فِیْ تَضْلِیْلٍۙ(۲) وَّ اَرْسَلَ عَلَیْهِمْ طَیْرًا اَبَابِیْلَۙ(۳)

كَیْدَهُمْ	فِیْ تَضْلِیْلٍ (۲)	وَّ	اَرْسَلَ	عَلَیْهِمْ	طَیْرًا	اَبَابِیْلَ (۳)
ان کا مکروفریب	تباہی میں	اور	بھیجے	ان پر	پرندے	فوج در فوج

ان کے مکروفریب کو تباہی میں نہ ڈالا ○ اور ان پر فوج در فوج پرندے بھیجے ○

تَرْمِیْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّیْلٍﭪ(۴) فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ۠(۵)

تَرْمِیْهِمْ	بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّیْلٍ (۴)	فَجَعَلَهُمْ	كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ (۵)
وہ مارتے تھے انہیں	کنکر کے پتھروں سے	تو اس نے کر ڈالا انہیں	کھائے ہوئے بھوسے کی طرح

جو انہیں کنکر کے پتھروں سے مارتے تھے ○ تو انہیں جانوروں کے کھائے ہوئے بھوسے کی طرح کر دیا ○

سُوْرَةُ قُرَیْشٍ مَكِّيَّةٌ

آیات:04 رکوع:01

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍۙ(۱) اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَ الصَّیْفِۚ(۲)

لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ (۱)	اٖلٰفِهِمْ	رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَ الصَّیْفِ (۲)
قریش کو مانوس کرنے کی وجہ سے	انہیں مانوس کرنے (کی وجہ سے)	گرمی اور سردی کے سفر (سے)

قریش کو مانوس کرنے کی وجہ سے ○ انہیں سردی اور گرمی دونوں کے سفر سے مانوس کرنے کی وجہ سے ○

قریش پر احسانِ الٰہی اور حکمِ عبادت

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ایک کنیسہ (عبادت خانہ) بنایا کہ حج کرنے والے مکہ مکرمہ جانے کی بجائے یہیں آئیں اور اسی کنیسہ کا طواف کریں۔ اہلِ عرب کو یہ بات بہت ناگوار گزری اور قبیلہ بنی کنانہ کے ایک شخص نے موقع پا کر اس کنیسہ میں قضائے حاجت کرکے اسے آلودہ کر دیا۔ معلوم ہونے پر ابرہہ طیش میں آیا اور کعبہ معظمہ کو گرانے کی قسم کھالی۔ پھر یہ اپنے لشکر کے ساتھ جس میں بہت سے ہاتھی بھی تھے، مکۂ مکرمہ پہنچا، یہاں جب اس نے فوج کو تیاری کا حکم دیا تو اللہ تعالیٰ نے پرندوں کی فوجیں بھیجیں جنہوں نے کنکر کے پتھروں سے ابرہہ اور اس کے لشکریوں کو مارا اور انہیں جانوروں کے کھائے ہوئے بھوسے کی طرح کر دیا۔

فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ۙ﴿۳﴾ الَّذِيْٓ		
فَلْيَعْبُدُوْا	رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ﴿۳﴾	الَّذِيْٓ
تو انہیں چاہئے کہ عبادت کریں	اس گھر کے رب (کی)	جس نے
تو انہیں اِس گھر کے رب کی عبادت کرنی چاہیے ○ جس نے		

اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ۬ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ﴿۴﴾				
اَطْعَمَهُمْ	مِّنْ جُوْعٍ	وَّ	اٰمَنَهُمْ	مِّنْ خَوْفٍ ﴿۴﴾ (1)
کھانا دیا انہیں	بھوک سے (میں)	اور	امن عطا کیا انہیں	خوف سے
انہیں بھوک میں کھانا دیا اور انہیں خوف سے امن بخشا ○				

ع ۳۱

آیات: 07 — رکوع: 01

سُوْرَةُ الْمَاعُوْن مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ			
بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔			

انکارِ آخرت کا نتیجہ
بے حسی اور بخل کی مذمت

اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ۙ﴿۱﴾ فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ						
اَرَءَيْتَ	الَّذِيْ	يُكَذِّبُ	بِالدِّيْنِ ﴿۱﴾	فَذٰلِكَ	الَّذِيْ	يَدُعُّ
کیا تم نے دیکھا	(اسے) جو	جھٹلاتا ہے	دین کو	پھر وہ	(ایسا ہے) جو	دھکے دیتا ہے
کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جو دین کو جھٹلاتا ہے ○ پھر وہ ایسا ہے جو یتیم کو						

1 ......بھوک اور خوف معاشرے میں گناہوں اور بدکاریوں کی تعداد میں اضافے، جرائم کی شرح بڑھانے، بدامنی اور بے سکونی پھیلانے میں انتہائی خطرناک کردار ادا کرتے ہیں جبکہ بھوک کا ختم ہونا اور خوف کا دور ہو جانا معاشرے میں پاکیزہ ماحول اور امن وامان کی فضا قائم کرنے میں بہت معاون ہے۔ دینِ اسلام کے احکام اور تعلیمات پر نظر کی جائے تو یہ حقیقت روشن دن سے زیادہ صاف نظر آئے گی کہ لوگوں کی بھوک کو ختم کرنا، انہیں سہولیات فراہم کرنا، پاکیزہ معاشرے کا قیام اور امن قائم کرنا اسلام کی بنیادی ترجیحات اور خصوصیات میں سے ہے، لہٰذا ان احکام پر عمل پیرا ہونا چاہیے۔

الْيَتِيْمَ ۝۲	وَ	لَا يَحُضُّ	عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝۳	فَوَيْلٌ
یتیم (کو)	اور	وہ ترغیب نہیں دیتا	مسکین کو کھانا دینے پر	تو خرابی (ہے)

الْيَتِيْمَ ۝۲ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝۳ فَوَيْلٌ

دھکے دیتا ہے ۝ اور مسکین کو کھانا دینے کی ترغیب نہیں دیتا ۝ تو ان نمازیوں کے لئے

لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝۴ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝۵ الَّذِيْنَ

لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝۴ [1]	الَّذِيْنَ	هُمْ	عَنْ صَلَاتِهِمْ	سَاهُوْنَ ۝۵ [2]	الَّذِيْنَ
(ان) نمازیوں کے لئے	جو	وہ	اپنی نماز سے	غفلت کرنے والے (ہیں)	وہ لوگ جو

خرابی ہے ۝ جو اپنی نماز سے غافل ہیں ۝ وہ جو

هُمْ يُرَآءُوْنَ ۝۶ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝۷ ع

هُمْ	يُرَآءُوْنَ ۝۶ [3]	وَ	يَمْنَعُوْنَ	الْمَاعُوْنَ ۝۷
وہ	دکھاوا کرتے ہیں	اور	(مانگنے پر) منع کر دیتے ہیں	برتنے کی معمولی چیزوں (سے)

دکھاوا کرتے ہیں ۝ اور برتنے کی معمولی چیزیں بھی نہیں دیتے ۝

ع ۳۲

آیات:03

سُوْرَةُ الْكَوْثَر مَكِّيَّة

رکوع:01

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

1 ...... یہاں سے منافقوں کی عملی حالت بیان کی جارہی ہے۔

2 ...... نماز سے غفلت کی چند صورتیں ہیں، جیسے پابندی سے نہ پڑھنا، صحیح وقت پر نہ پڑھنا، فرائض وواجبات کو صحیح طریقے سے ادا نہ کرنا، شرعی عذر کے بغیر باجماعت نہ پڑھنا، نماز کی پرواہ نہ کرنا، تنہائی میں قضا کر دینا اور لوگوں کے سامنے پڑھ لینا وغیرہ۔

3 ...... ریاکاری یہ ہے کہ اپنے اچھے عمل کو اس ارادے سے ظاہر کرنا کہ لوگ اسے دیکھ کر اس کی عبادت گزاری کی تعریف کریں یا اسے اچھا سمجھیں۔

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عطائے کوثر

نماز و قربانی کا حکم

اِنَّآ اَعۡطَيۡنٰكَ الۡكَوۡثَرَ ؕ﴿۱﴾ فَصَلِّ لِرَبِّكَ				
اِنَّآ	اَعۡطَيۡنٰكَ	الۡكَوۡثَرَ ﴿۱﴾ (1)	فَصَلِّ	لِرَبِّكَ
بیشک	ہم نے عطا کیں تمہیں	بے شمار خوبیاں	تو تم نماز پڑھو	اپنے رب کے لئے
اے محبوب! بیشک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں ○ تو تم اپنے رب کے لیے نماز پڑھو				

الربع

دشمنِ رسول کے لئے وعید

وَانۡحَرۡ ؕ﴿۲﴾ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الۡاَبۡتَرُ ﴿۳﴾ ع					
وَ	انۡحَرۡ ﴿۲﴾	اِنَّ	شَانِئَكَ	هُوَ	الۡاَبۡتَرُ ﴿۳﴾ (2)
اور	قربانی کرو	بیشک	تمہارا دشمن	وہی	ہر خیر سے محروم (ہے)
اور قربانی کرو ○ بیشک جو تمہارا دشمن ہے وہی ہر خیر سے محروم ہے ○					

آیات:06 | رکوع:01

سُوۡرَةُ الۡكٰفِرُوۡنَ مَكِّيَّةٌ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ			
بِسۡمِ	اللّٰهِ	الرَّحۡمٰنِ	الرَّحِيۡمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔			

عبادت سے متعلق کفار سے دو ٹوک کلام

قُلۡ يٰۤاَيُّهَا الۡكٰفِرُوۡنَ ۙ﴿۱﴾ لَاۤ اَعۡبُدُ مَا تَعۡبُدُوۡنَ ۙ﴿۲﴾ وَ						
قُلۡ	يٰۤاَيُّهَا	الۡكٰفِرُوۡنَ ﴿۱﴾ (3)	لَاۤ اَعۡبُدُ	مَا	تَعۡبُدُوۡنَ ﴿۲﴾	وَ
تم کہو	اے	کافرو	میں عبادت نہیں کرتا	(ان کی) جنہیں	تم پوجتے ہو	اور
تم فرماؤ! اے کافرو! ○ میں ان کی عبادت نہیں کرتا جنہیں تم پوجتے ہو ○ اور						

(1)...... کوثر سے متعلق مفسرین کے مختلف اقوال ہیں، ایک قول یہ ہے کہ اس سے دنیا اور آخرت کی بے شمار خوبیاں مراد ہیں۔ (2)...... حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرزند حضرت قاسم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا وصال ہوا تو کفار نے یہ کہا کہ ان کی نسل ختم ہو گئی، ان کے بعد اب ان کا ذکر بھی نہ رہے گا اور یہ سب چرچا ختم ہو جائے گا، اس پر سورۂ کوثر نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے ان کفار کا رد فرمایا۔ اس سورت کا ایک ایک لفظ بلکہ نفسِ نزول حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مقامِ محبوبیت کو بیان کرتا ہے کہ آپ کے گستاخ کو جواب خود رب تعالیٰ دیتا ہے۔ (3)...... قریش کی ایک جماعت نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کہا کہ

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

لَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۚ﴿۳﴾ وَلَآ اَنَا

لَآ	اَنْتُمْ	عٰبِدُوْنَ	مَآ	اَعْبُدُ ﴿۳﴾	وَ	لَآ	اَنَا
نہ	تم (اس کی)	عبادت کرنے والے (ہو)	جس کی	میں عبادت کرتا ہوں	اور	نہ	میں (اس کی)

تم اس کی عبادت کرنے والے نہیں جس کی میں عبادت کرتا ہوں ○ اور نہ میں

عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۙ﴿۴﴾ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ

عَابِدٌ	مَّا	عَبَدْتُّمْ ﴿۴﴾	وَ	لَآ	اَنْتُمْ	عٰبِدُوْنَ
عبادت کرنے والا (ہوں)	جسے	تم نے پوجا	اور	نہ	تم (اس کی)	عبادت کرنے والے (ہو)

اس کی عبادت کروں گا جسے تم نے پوجا ○ اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو

ع ۱ ۶ ۳۴ مَآ اَعْبُدُ ۗ﴿۵﴾ لَكُمْ دِیْنُكُمْ وَلِیَ دِیْنِ ﴿۶﴾ ع

مَآ	اَعْبُدُ ﴿۵﴾	لَكُمْ	دِیْنُكُمْ	وَلِیَ	دِیْنِ ﴿۶﴾
جس کی	میں عبادت کرتا ہوں	تمہارے لئے	تمہارا دین	اور میرے لئے	میرا دین (ہے)

جس کی میں عبادت کرتا ہوں ○ تمہارے لئے تمہارا دین ہے اور میرے لئے میرا دین ہے ○

آیات:03 | رکوع:01

سُوْرَةُ النَّصْرِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) آپ ہمارے دین کی پیروی کیجئے ہم آپ کے دین کی پیروی کریں گے۔ ایک سال آپ ہمارے معبودوں کی عبادت کریں ایک سال ہم آپ کے معبود کی عبادت کریں گے۔ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے فرمایا: اس بات سے اللہ تعالیٰ کی پناہ کہ میں اس کے ساتھ اس کے غیر کو شریک کروں۔ کفار کہنے لگے: تو آپ ایسا کیجئے کہ ہمارے کسی معبود کو ہاتھ ہی لگا دیجئے ہم آپ کی تصدیق کر دیں گے اور آپ کے معبود کی عبادت کریں گے۔ اس پر یہ سورۂ مبارکہ نازل ہوئی۔

مددِ الٰہی اور فتح کی بشارت

[illegible]

تسبیح، حمد اور استغفار کی تلقین

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ ۙ﴿۱﴾ وَ رَاَيْتَ

اِذَا	جَآءَ	نَصْرُ اللّٰهِ	وَ	الْفَتْحُ ﴿۱﴾ (1)	وَ	رَاَيْتَ
جب	آئے گی	اللہ کی مدد	اور	فتح	اور	تم دیکھو گے

جب اللہ کی مدد اور فتح آئے گی ○ اور تم لوگوں کو

النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۙ﴿۲﴾ فَسَبِّحْ

النَّاسَ	يَدْخُلُوْنَ	فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ	اَفْوَاجًا ﴿۲﴾ (2)	فَسَبِّحْ
لوگوں (کو)	وہ داخل ہورہے ہیں	اللہ کے دین میں	فوج در فوج	تو تم پاکی بیان کرو

دیکھو گے کہ اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہورہے ہیں ○ تو اپنے رب کی

بِحَمْدِ رَبِّكَ وَ اسْتَغْفِرْهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ﴿۳﴾ ع

وقف النبی ﷺ — ع ٣٥

بِحَمْدِ رَبِّكَ	وَ	اسْتَغْفِرْهُ (3)	اِنَّهٗ	كَانَ	تَوَّابًا ﴿۳﴾
اپنے رب کی حمد کے ساتھ	اور	بخشش چاہو اس سے	بیشک وہ	ہے	بہت توبہ قبول کرنے والا

تعریف کرتے ہوئے اس کی پاکی بیان کرو اور اس سے بخشش چاہو، بیشک وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے ○

آیات: 05 — رکوع: 01

سُوْرَةُ اللَّهَب مَكِّيَّة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

1...... یہاں فتح سے خاص فتح مکہ یا اسلام کی عام فتوحات مراد ہیں۔

2...... اس آیت میں غیبی خبر دی گئی ہے۔ یہ غیبی خبر فتح مکہ کے موقع پر پوری ہوئی اور لوگ مختلف جگہوں سے قبولِ اسلام کیلئے گروہ در گروہ آکر شرفِ اسلام سے باریاب ہوئے۔ 3...... یہ سورت نازل ہونے کے بعد حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ" کی بہت کثرت فرمائی۔ ہمیں بھی اس کی کثرت کرنی چاہیے۔ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم روزانہ ستر یا سو مرتبہ استغفار کرتے تھے۔

ابولہب اور اس کی بیوی کی ہلاکت وانجام کا بیان

تَبَّتْ یَدَاۤ اَبِیْ لَهَبٍ وَّ تَبَّ ﴿۱﴾ مَاۤ اَغْنٰی عَنْهُ

تَبَّتْ (۱)	یَدَاۤ اَبِیْ لَهَبٍ	وَّ	تَبَّ ﴿۱﴾	مَاۤ اَغْنٰی	عَنْهُ
تباہ ہو جائیں	ابولہب کے دونوں ہاتھ	اور	وہ تباہ ہو گیا	کوئی فائدہ نہ دیا	اس سے (اسے)

ابولہب کے دونوں ہاتھ تباہ ہو جائیں اور وہ تباہ ہو ہی گیا ○ اس کا مال اور اس کی کمائی

مَالُهٗ وَ مَا كَسَبَ ﴿۲﴾ سَیَصْلٰی نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ﴿۳﴾ وَّ

مَالُهٗ	وَ	مَا	كَسَبَ ﴿۲﴾	سَیَصْلٰی	نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ﴿۳﴾	وَّ
اس کے مال (نے)	اور	جو	اس نے کمایا	عنقریب وہ داخل ہو گا	شعلوں والی آگ (میں)	اور

اس کے کچھ کام نہ آئی ○ اب وہ شعلوں والی آگ میں داخل ہو گا ○ اور

امْرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ﴿۴﴾ فِیْ جِیْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ﴿۵﴾

امْرَاَتُهٗ	حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ﴿۴﴾	فِیْ جِیْدِهَا	حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ﴿۵﴾
اس کی بیوی	لکڑیوں کا گٹھا اٹھانے والی (ہے)	اس کے گلے میں	کھجور کی چھال کی رسی (ہے)

اس کی بیوی لکڑیوں کا گٹھا اٹھانے والی ہے ○ اس کے گلے میں کھجور کی چھال کی رسی ہے ○

رکوع ۵ / ۳۶

آیات:04 | رکوع:01

سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

1 ......جب حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کوہِ صفا پر عرب کے لوگوں کو دعوت دی تو ہر طرف سے لوگ آئے اور حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن سے اپنے صدق و امانت کی شہادتیں لینے کے بعد فرمایا "اِنِّیْ لَكُمْ نَذِیْرٌ بَیْنَ یَدَیْ عَذَابٍ شَدِیْدٍ" اس پر ابولہب نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کہا کہ تم تباہ ہو جاؤ کیا تم نے ہمیں اس لئے جمع کیا تھا۔ اس پر یہ سورت شریف نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے خود اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف سے اس گستاخ کو جواب دیا۔

وحدانیتِ الٰہی کا جامع بیان

قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ ۝١ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ ۝٢ لَمۡ یَلِدۡ ۙ

قُلۡ	هُوَ	اللّٰهُ	اَحَدٌ ۝١ (1)	اَللّٰهُ	الصَّمَدُ ۝٢	لَمۡ یَلِدۡ
تم کہو	وہ	اللہ	ایک (ہے)	اللہ	بے نیاز (ہے)	نہ اس نے (کسی کو) جنم دیا

تم فرماؤ: وہ اللہ ایک ہے ○ اللہ بے نیاز ہے ○ نہ اس نے کسی کو جنم دیا

وَ لَمۡ یُوۡلَدۡ ۙ ۝٣ وَ لَمۡ یَكُنۡ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝٤ ع

وَ	لَمۡ یُوۡلَدۡ ۝٣	وَ	لَمۡ یَكُنۡ	لَّهٗ	كُفُوًا	اَحَدٌ ۝٤
اور	نہ وہ کسی سے پیدا ہوا	اور	نہیں ہے	اس کے	برابر	کوئی

اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ○ اور کوئی اس کے برابر نہیں ○

ع ٢٧

آیات: 05 — رکوع: 01

سُوۡرَةُ الۡفَلَقِ مَكِّيَّةٌ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بِسۡمِ	اللّٰهِ	الرَّحۡمٰنِ	الرَّحِیۡمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

مختلف چیزوں کے شر سے پناہِ الٰہی طلب کرنے کی تعلیم

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ ۙ ۝١ مِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ ۝٢ وَ

قُلۡ (2)	اَعُوۡذُ	بِرَبِّ الۡفَلَقِ ۝١	مِنۡ شَرِّ	مَا	خَلَقَ ۝٢	وَ
تم کہو	میں پناہ لیتا ہوں	صبح کے رب کی	(اس مخلوق کے) شر سے	جو	اس نے پیدا کیا	اور

تم فرماؤ: میں صبح کے رب کی پناہ لیتا ہوں ○ اس کی تمام مخلوق کے شر سے ○ اور

1 ...... کفار نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اللہ رب العزت کے متعلق طرح طرح کے سوال کئے، کوئی کہتا تھا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نسب کیا ہے؟ کوئی کہتا تھا کہ وہ سونے کا ہے یا چاندی کا ہے یا لوہے کا ہے یا لکڑی کا ہے؟ کس چیز کا ہے؟ کسی نے کہا، وہ کیا کھاتا ہے؟ کیا پیتا ہے؟ ربوبیت اس نے کس سے ورثہ میں پائی؟ اور اس کا کون وارث ہوگا؟ ان کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی کہ وہ بے نیاز اور ولادت و اولاد سے پاک ہے۔ 2 ...... لبید بن اعصم یہودی اور اس کی بیٹیوں نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر جادو کیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جسمِ مبارک اور ظاہری اعضاء پر اس کا اثر ہوا، البتہ

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

جادو کے شر سے پناہ

مِنۡ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ﴿۳﴾ وَ مِنۡ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ

مِنۡ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ	وَ	وَقَبَ ﴿۳﴾	اِذَا	مِنۡ شَرِّ غَاسِقٍ
پھونکیں مارنے والی عورتوں کے شر سے	اور	وہ چھاجائے	جب	سخت اندھیری رات کے شر سے

سخت اندھیری رات کے شر سے جب وہ چھاجائے ○ اور ان عورتوں کے شر سے جو

حاسد کے شر سے پناہ

فِی الۡعُقَدِ ۙ﴿۴﴾ وَ مِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿۵﴾ ع

ع۵ ۳۸

حَسَدَ ﴿۵﴾	اِذَا	مِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ[1]	وَ	فِی الۡعُقَدِ ﴿۴﴾
وہ حسد کرے	جب	حسد کرنے والے کے شر سے	اور	گرہوں میں

گرہوں میں پھونکیں مارتی ہیں ○ اور حسد والے کے شر سے جب وہ حسد کرے ○

آیات:06 — رکوع:01

سُوۡرَةُ النَّاسِ مَكِّيَّةٌ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

الرَّحِيۡمِ	الرَّحۡمٰنِ	اللّٰهِ	بِسۡمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

وسوسہ ڈالنے والے کے شر سے پناہ مانگنے کی تعلیم

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ﴿۱﴾ مَلِكِ النَّاسِ ۙ﴿۲﴾

مَلِكِ النَّاسِ ﴿۲﴾	بِرَبِّ النَّاسِ ﴿۱﴾	اَعُوۡذُ	قُلۡ
(جو) سب لوگوں کا بادشاہ	تمام لوگوں کے رب کی	میں پناہ لیتا ہوں	تم کہو

تم کہو: میں تمام لوگوں کے رب کی پناہ لیتا ہوں ○ تمام لوگوں کا بادشاہ ○

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) دل، عقل اور اعتقاد پر کچھ اثر نہ ہوا۔ حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس کی خبر دی اور جادو کے سامان کا مقام بتایا۔ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو بھیج کر یہ سامان نکلوایا۔ اللہ تعالیٰ نے سورۂ فلق اور سورۂ ناس نازل فرمائی، ان کی برکت سے جادو کا اثر ختم ہوا اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بالکل تندرست ہوگئے۔

1 ...... حسد والا وہ ہے جو دوسرے کی نعمت چھن جانے کی تمنا کرے۔ یہاں حاسد سے بطورِ خاص یہودی مراد ہیں جو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے حسد

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

اِلٰـهِ النَّاسِ ﴿۳﴾ مِنۡ شَرِّ الۡوَسۡوَاسِ ۙ۬ الۡخَنَّاسِ ﴿۴﴾ الَّذِیۡ		
اِلٰهِ النَّاسِ ﴿۳﴾	مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ﴿۴﴾ (1)	الَّذِیْ
تمام لوگوں کا معبود (ہے)	بار بار وسوسے ڈالنے والے، دبک جانے والے کے شر سے	وہ جو
تمام لوگوں کا معبود ○ بار بار وسوسے ڈالنے والے، چھپ جانے والے کے شر سے (پناہ لیتا ہوں) ○ وہ جو		

جن اور انسان دونوں کی طرف سے اذیتیں آتی ہیں

ع ۲ / ۱ / ۳۹

یُوَسۡوِسُ فِیۡ صُدُوۡرِ النَّاسِ ﴿۵﴾ مِنَ الۡجِنَّةِ وَ النَّاسِ ﴿۶﴾		
یُوَسْوِسُ	فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ﴿۵﴾	مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ ﴿۶﴾
وسوسے ڈالتا ہے	لوگوں کے دلوں میں	جنوں اور انسانوں میں سے
لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے ○ جنوں اور انسانوں میں سے ○		

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کرتے تھے یا خاص لبید بن اعصم یہودی مراد ہے اور عمومی طور پر ہر حاسد سے پناہ کیلئے یہ آیت مبارکہ کافی ہے۔

1 ......وسوسے ڈالنے والے اور دبک جانے والے سے مراد شیطان ہے اور یہ اس کی عادت ہے کہ انسان جب غافل ہوتا ہے تو اس کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے اور جب انسان اللہ تعالٰی کا ذکر کرتا ہے تو شیطان دبک رہتا ہے اور ہٹ جاتا ہے۔